سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

(منگل10، بدھ11، جمعرات12، جمعتہ المبارک13، سوموار16۔فروری2015)
(یوم الثلاثہ20، یوم الاربعاء21، یوم الخمیس22، یوم الجمع23، یوم الاثنین26۔ربیع الثانی1436ھ)

سولھویں اسمبلی: بارھواں اجلاس

جلد12(حصہ اوّل): شمارہ جات : 1تا5

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

بارھواں اجلاس

منگل،10۔فروری2015

جلد 12:شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	------------	1
2۔	ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ	------------	3
3۔	ایجنڈا	------------	5
4۔	ایوان کے عہدے دار	------------	7
5۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	13
6۔	نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	------------	14
7۔	چیئرمینوں کا پینل	------------	15

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
8۔	کورم کی نشاندہی ------------	16
	سوالات (محکمہ جات لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)	
9۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	16
10۔	کورم کی نشاندہی ------------	29
11۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (۔۔۔جاری) ------------	30
12۔	کورم کی نشاندہی ------------	45
13۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (۔۔۔جاری) ------------	45
14۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	48
15۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	74
	تحاریک استحقاق	
16۔	ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ایجوکیشن) لیاقت پور کا معزز ممبر اسمبلی کا فون سننے سے انکار ------------	80
	تحاریک التوائے کار	
17۔	پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں دس فیصد مستحق اور غریب بچوں کو مفت تعلیم کی حکومتی شرط کو پی پی ایس ایم اے کے صدر کا یکسر مسترد کرنا (۔۔۔جاری) ------------	84
18۔	پنجاب میں منرل واٹر کی اکیس فیکٹریوں کے منرل واٹر کو مضر صحت قرار دیئے جانے سے عوام الناس میں خوف واشتعال کا پایا جانا (۔۔۔جاری) ------------	90
19۔	پنجاب میں میٹرک اور انٹر میڈیٹ کے امتحانی پیپروں کی غیر معیاری مارکنگ اور ناقص نظام کی وجہ سے طلباء وطالبات کا مستقبل تاریک ہونے کا خدشہ (۔۔۔جاری) ------------	96
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قرار دادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
20۔	صوبہ میں جعلی ادویات بنانے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ ------------	106

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
21۔	سبزیوں پر مضر کرم کش ادویات کے سپرے پر پابندی کا مطالبہ ----------	108
22۔	صوبہ کے تمام پرائیویٹ تعلیمی اداروں کا سالانہ آڈٹ کروانے کا مطالبہ ----------	108
23۔	صوبہ میں آرمی اور پولیس کی یونیفارم بغیر لائسنس فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ ----------	110
24۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	111
	قرارداد	
25۔	فرانسیسی جریدے کی طرف سے توہین آمیز خاکے شائع کرنے کی شدید مذمت ----------	112
26۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	114
	قرارداد	
27۔	سعودی عرب کے شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار ----------	115
	تعزیت	
28۔	شکارپور سندھ میں امام بارگاہ میں ہونے والی دہشت گردی میں جاں بحق ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت ----------	116
	بدھ، 11۔فروری 2015	
	جلد 12: شمارہ 2	
29۔	ایجنڈا ----------	119
30۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------	121
31۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	122
	تعزیت	
32۔	محترمہ شمیلہ اسلم ایم پی اے کے خاوند اور معزز ممبر اسمبلی جناب امجد علی جاوید کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت ----------	123

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ جات ٹرانسپورٹ اور منصوبہ بندی وترقیات)		
33۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	-----------	124
34۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	162
35۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	-----------	169
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)		
36۔	تحاریک استحقاق بابت سال 14-2013 کے بارے مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	171
37۔	مسودہ قانون (ترمیم) سٹریٹجک کوآرڈینیشن 2014 کے بارے مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	171
38۔	مسودہ قانون NUR انٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور 2014، مسودہ قانون نصاب تعلیم پنجاب اور ٹیکسٹ بک بورڈ 2014 کے بارے مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	172
39۔	مسودہ قانون (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2014 کے بارے مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	172
	تحاریک استحقاق		
40۔	ڈی سی او بھکر کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز روّیہ	-----------	173
	تحاریک التوائے کار		
41۔	تحصیل جڑانوالہ کے چک نمبر 69 رب رحمان پورہ کی پانی کی ٹینکی پر بااثر افراد کے قبضہ سے مکین پینے کے پانی سے محروم (---جاری)	-----------	175
42۔	ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ کے شعبہ انجیو گرافی کو ختم کرنے کے فیصلہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا (---جاری)	-----------	176
43۔	تحصیل سرگودھا و دیگر تحصیلوں میں محکمہ اوقاف کی کروڑوں روپے کی زمینیں من پسند افراد کو کوڑیوں کے بھاؤ ٹھیکے پر دینے کا انکشاف	-----------	178

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
44۔	برالہ برانچ کینال فیصل آباد میں ناقص مٹیریل کے استعمال سے 2۔ارب روپے کی کرپشن کا انکشاف ------------	179
45۔	لاہور میں پلازوں اور شادی ہالوں کی تعمیر سے متعلقہ بلڈنگ by Laws پر عملدرآمد کروانے میں حکومت کی ناکامی ------------	181
46۔	محکمہ ماہی پروری پنجاب مچھلی کے معیار کے تعین کے بارے کوالٹی کنٹرول قواعد تشکیل دینے میں ناکام ------------	182
	پوائنٹ آف آرڈر	
47۔	معزز ممبران اسمبلی کے نام پر ادویات کی لوکل پرچیز میں کروڑوں روپے کی خُورد بُرد کا انکشاف ------------	185
48۔	میو ہسپتال لاہور کے Cardiac Center میں انجیو گرافی مشین اور آئی سی یو میں مانیٹرنگ مشین کا نہ ہونا ------------	187
49۔	کورم کی نشاندہی ------------	189
	سرکاری کارروائی	
	آرڈیننسز (جو پیش ہوئے)	
50۔	آرڈیننس غیر محفوظ اداروں کی سکیورٹی پنجاب 2015 ------------	189
51۔	آرڈیننس عارضی رہائش پذیر افراد کی معلومات پنجاب 2015 ------------	190
52۔	آرڈیننس (ترمیم) پنجاب آرمز 2015 ------------	190
53۔	آرڈیننس (ترمیم) دیواروں پر اظہار رائے کی ممانعت پنجاب 2015 ------------	191
	جمعرات، 12۔فروری 2015	
	جلد 12: شمارہ 3	
54۔	ایجنڈا ------------	195
55۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	197
56۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	198

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تعزیت	
57۔	معزز ممبر اسمبلی محترمہ سلطانہ شاہین کی ہمشیرہ کی وفات پر دعائے مغفرت ------------	199
	پوائنٹ آف آرڈر	
58۔	چنیوٹ میں زیر زمین خزانے دریافت ہونے پر وزیر اعظم پاکستان، وزیر اعلیٰ پنجاب اور پوری قوم کو مبارکباد کا پیش کیا جانا ------------	199
59۔	صوبہ میں پولیس کا ایمپلی فائر ایکٹ میں دیئے گئے اختیارات سے تجاوز کرنا ------------	201
	سوالات (محکمہ جات سماجی بہبود و بیت المال)	
60۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	202
61۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	236
62۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	244
	توجہ دلاؤ نوٹس	
63۔	(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا) ------------	252
	تحاریک استحقاق	
64۔	(کوئی تحریک استحقاق پیش نہ ہوئی) ------------	253
	تحاریک التوائے کار	
65۔	تحصیل جڑانوالہ، چک نمبر 77ر۔ب کے کسان مالیہ اور آبیانہ ادا کرنے کے باوجود پانی سے محروم ------------	256
66۔	حسین چوک گلبرگ لاہور میں واقع ژینو امال کی تیسری منزل سے گر کر ہلاک ہونے والی بچی کا مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ ------------	258
67۔	لاہور کے قبرستانوں میں جگہ ختم ہونے کی وجہ سے لوگوں کو اپنے پیاروں کی میت دفنانے میں پریشانی اور مشکلات کا سامنا ------------	259

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی		
	آرڈیننسز (جو پیش ہوئے)		
68۔	آرڈیننس (ریگولیشن) ساؤنڈ سسٹم پنجاب 2015	------------	261
69۔	کورم کی نشاندہی	------------	261
	آرڈیننسز (جو پیش ہوئے) (۔۔۔جاری)		
70۔	آرڈیننس (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2015	------------	262
71۔	آرڈیننس (ترمیم) (تشکیل، فرائض واختیارات) کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب 2015	------------	262
72۔	آرڈیننس سوشل پروٹیکشن اتھارٹی پنجاب 2015	------------	263
73۔	آرڈیننس (ترمیم) لاہور آرٹس کونسل 2015	------------	263
	جمعۃ المبارک، 13۔فروری 2015		
	جلد 12: شمارہ 4		
74۔	ایجنڈا	------------	267
75۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	269
76۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	270
	سوالات (محکمہ جات خوراک، صنعت، تجارت وسرمایہ کاری)		
77۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	------------	271
78۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	308
79۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	------------	330
	تحاریک استحقاق		
80۔	ڈسٹرکٹ آفیسر پلاننگ راولپنڈی کا معزز خاتون ممبر اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز روّیہ	------------	343

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
81۔	رجوعہ چنیوٹ میں زیرزمین نکلنے والی قیمتی معدنیات پر اظہار خیال ------------------------	346
82۔	کورم کی نشاندہی ------------	350
	تحاریک التوائے کار	
83۔	لاہور میں خسرہ کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے جاری کئے گئے	
	کروڑوں روپے خُورد بُرد کرنے کا انکشاف ------------	351
84۔	کورم کی نشاندہی ------------	354
	سوموار،16۔فروری2015	
	جلد 12:شمارہ 5	
85۔	ایجنڈا ------------	357
86۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	359
87۔	نعت رسول مقبولﷺ ------------	360
	سوالات (محکمہ جات اوقاف اور انسانی حقوق و اقلیتی امور)	
88۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	361
89۔	کورم کی نشاندہی ------------	369
90۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (۔۔۔جاری) ------------	370
91۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	394
92۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	404
	توجہ دلاؤ نوٹسز	
93۔	گجرات: دوران ڈکیتی شہری سے کار چھیننے اور نقدی لوٹنے سے متعلقہ تفصیلات ------------------------	414
94۔	سرگودھا: نامعلوم افراد کی فائرنگ سے شہری اور خاتون کی ہلاکت ------------	416
95۔	احمد پور شرقیہ دہم کلاس کی طالبہ یتیم بچی سے اجتماعی زیادتی اور	
	ذہنی توازن کھو جانے سے متعلقہ تفصیلات ------------	420

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
	تحاریک استحقاق	
421	ڈی سی او نارووال کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز روّیہ ------------	96۔
	پوائنٹ آف آرڈر	
	اپریل 2012 میں منعقد ہونے والی پنجاب اسمبلی کی فنانس کمیٹی	97۔
423	کی میٹنگ میں کئے گئے فیصلوں پر عملدرآمد کا مطالبہ ------------	
	تحاریک التوائے کار	
	میڈیکل اور انجینئرنگ میں داخلہ کے لئے انٹری ٹیسٹ کی شرط	98۔
425	سے طلباء اور والدین کو پریشانی کا سامنا (۔۔۔جاری) ------------	
	لاہور میں خسرہ کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے جاری کئے گئے	99۔
426	کروڑوں روپے خُورد بُرد کرنے کا انکشاف (۔۔۔جاری) ------------	
	لاہور کے قبرستانوں میں جگہ ختم ہونے کی وجہ سے لوگوں کو اپنے پیاروں	100۔
427	کی میت دفنانے میں پریشانی اور مشکلات کا سامنا (۔۔۔جاری) ------------	
	بند روڈ لاہور پر قائم سرکاری و غیر سرکاری بس سٹینڈز پر سکیورٹی	101۔
428	کے ناقص انتظامات کی وجہ سے مسافروں کو پریشانی کا سامنا ------------	
	پوائنٹ آف آرڈر	
	سرکاری بھرتی میں اقلیتوں کے لئے پانچ فیصد مختص کوٹا اور اقلیتی سٹوڈنٹس	102۔
429	کے لئے بیس نمبروں کی پالیسی پر عملدرآمد کا مطالبہ ------------	
	سرگودھا میں گنے کے کاشتکاروں کو شوگر ملوں کی جانب سے گورنمنٹ	103۔
432	پالیسی کے تحت بروقت ادائیگیوں کا مطالبہ ------------	
433	ممانعت لاؤڈ سپیکر ایکٹ پر عملدرآمد کے سلسلے میں پولیس کا تجاوز کرنا ------------	104۔
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹیں (جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)	
	محکمہ جنگلات حکومت پنجاب کے بارے میں مدبندی حسابات	105۔
435	برائے مالی سال 13-2012 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ------------	

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
106۔	حکومت پنجاب کے حسابات کے بارے میں مدبندی حسابات برائے مالی سال13۔2012کاایوان کی میز پر رکھاجانا ------------	436
107۔	حکومت پنجاب کامالی گوشوارہ برائے مالی سال13۔2012 کاایوان کی میز پر رکھاجانا ------------	437
108۔	حکومت پنجاب کے سول محکموں کے حسابات کے بارے میں آڈٹ رپورٹ برائے سال14۔2013کاایوان کی میز پر رکھاجانا ------------	438
109۔	حکومت پنجاب کی ریونیو وصولیوں کے حسابات کے بارے میں آڈٹ رپورٹ برائے سال14۔2013کاایوان کی میز پر رکھاجانا ------------	439
110۔	حکومت پنجاب کی سرکاری شعبے میں تجارت کے حسابات کے بارے میں آڈٹ رپورٹ برائے سال14۔2013کاایوان کی میز پر رکھاجانا ------------	439
111۔	حکومت پنجاب کے محکمہ جات سی اینڈ ڈبلیو،ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای، آبپاشی، پنجاب دانش سکولوں اور سنٹر زآف ایکسیلینس اتھارٹی کے حسابات کے بارے میں آڈٹ رپورٹ برائے سال14۔2013 کاایوان کی میز پر رکھاجانا ------------	440
112۔	فیصل آباد، ملتان، راولپنڈی، گوجرانوالہ کے ترقیاتی اداروں کی سرگرمیوں کی سالانہ رپورٹیں برائے سال14۔2013کاایوان کی میز پر رکھاجانا ------------	441
113۔	پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور کی سرگرمیوں کی سالانہ رپورٹ برائے سال14۔2013کاایوان کی میز پر رکھاجانا ------------	441
114۔	انڈکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(55)/2015/1178. 3rd February, 2015. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> "In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Rana Muhammad Iqbal Khan,** Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on Tuesday, 10th February, 2015 at 3:00 pm in Provincial Assembly Chambers, Lahore.

Dated Lahore, the 02.02.2015

RANA MUHAMMAD IQBAL KHAN
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(12)/2013/1177. Dated: 30th, January, 2015 Pursuant to the provisions of clause (3) of Article 53 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, Sardar Sher Ali Gorchani, Deputy Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, shall act as Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, with immediate effect, vice Rana Muhammad Iqbal Khan, Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, who has assumed office of the Acting Governor.

RAI MUMTAZ HUSSAIN BABAR
Secretary

5

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،10۔فروری2015

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اوراُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

(مورخہ30۔دسمبر2014کے ایجنڈے سے زیرالتواء رکھی گئی قرارداد)

چودھری عامر سلطان چیمہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں جعلی ادویات بنانے والی فیکٹریوں اوران کے ساتھ گٹھ جوڑ کرنے والے میڈیکل سٹوروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور ایسے سنگین دھندے میں ملوث افراد کو سخت سے سخت سزا دینے کے لئے قانونی اقدامات کئے جائیں۔

(موجودہ قراردادیں)

1۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب کے تمام سکولوں اور کالجوں میں سول ڈیفنس کی تربیت لازمی قرار دی جائے۔

2۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر: اس ایوان کی رائے ہے کہ سبزیوں پر انسانی صحت کے لئے مضر کرم کش ادویات کے سپرے پر پابندی عائد کی جائے۔

3۔ محترمہ نگہت شیخ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تمام پرائیویٹ تعلیمی اداروں کا سالانہ آڈٹ کروایا جائےاوراس سالانہ آڈٹ کی بنیاد پران پر ٹیکس عائد کیاجائے۔

4۔ چودھری عامر سلطان چیمہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں آرمی اورپولیس کی یونیفارم بغیر لائسنس فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے۔

5۔ محترمہ لبنیٰ فیصل: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام انڈسٹریل زونز میں خواتین ورکرز کے حقوق کے تحفظ کے لئے خاتون لیبر انسپکٹرز تعینات کی جائیں۔

7

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار شیر علی گورچانی
وزیراعلیٰ	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	میاں محمود الرشید

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	انجینئر قمرالاسلام راجہ، ایم پی اے	پی پی۔5
2۔	میاں مرغوب احمد، ایم پی اے	پی پی ۔150
3۔	محترمہ راحیلہ خادم حسین، ایم پی اے	ڈبلیو۔345
4۔	قاضی احمد سعید، ایم پی اے	پی پی۔286

3۔ کابینہ

1۔	راجہ اشفاق سرور	:	وزیر محنت وانسانی وسائل
2۔	کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ	:	وزیر تحفظ ماحول، داخلہ *
3۔	جناب شیر علی خان	:	وزیر کان کنی ومعدنیات / توانائی *
4۔	جناب تنویر اسلم ملک	:	وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات وتعمیرات *

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 11۔جون 2013 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (10۔فروری تا 9۔مارچ 2015) تفویض کیا گیا۔

8

5۔	جناب محمد آصف ملک	:	وزیر جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری
6۔	محترمہ حمیدہ وحیدالدین	:	وزیر ترقی خواتین
7۔	جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک
8۔	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر خزانہ، آبکاری و محصولات * قانون و پارلیمانی امور *
9۔	رانا مشہود احمد خان	:	وزیر سکولز ایجوکیشن، ہائر ایجوکیشن *، امور نوجواناں * کھیلیں *، آثار قدیمہ اور سیاحت *
10۔	میاں یاور زمان	:	وزیر آبپاشی
11۔	جناب عبدالوحید چودھری	:	وزیر جیل خانہ جات
12۔	ملک ندیم کامران	:	وزیر زکوٰۃ وعشر
13۔	میاں عطاء محمد خان مانیکا	:	وزیر اوقاف اور مذہبی امور
14۔	ڈاکٹر فرخ جاوید	:	وزیر زراعت
15۔	جناب آصف سعید منیس	:	وزیر سپیشل ایجوکیشن
16۔	سید ہارون احمد سلطان بخاری	:	وزیر سماجی بہبود اور بیت المال
17۔	ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر امداد باہمی
18۔	چودھری محمد شفیق	:	وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
19۔	محترمہ ذکیہ شاہنواز خان	:	وزیر بہبود آبادی
20۔	جناب خلیل طاہر سندھو	:	وزیر انسانی حقوق اور اقلیتی امور

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-II)10/2013 مورخہ 13۔اکتوبر 2014 میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو قانون و پارلیمانی امور کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔

9

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	چودھری سرفراز افضل	امور نوجواناں، کھیل، آثار قدیمہ و سیاحت
2۔	راجہ محمد اویس خان	زکوٰۃ و عشر
3۔	جناب نذر حسین	قانون و پارلیمانی امور
4۔	صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی	لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ
5۔	حاجی محمد الیاس انصاری	سماجی بہبود و بیت المال
6۔	جناب محمد ثقلین انور سپرا	اوقاف و مذہبی امور
7۔	محترمہ راشدہ یعقوب	ترقی خواتین
8۔	محترمہ نازیہ راحیل	ریونیو
9۔	جناب عمران خالد بٹ	صنعت، کامرس و تجارت
10۔	جناب محمد نواز چوہان	ٹرانسپورٹ
11۔	جناب اکمل سیف چٹھہ	تحفظ ماحول
12۔	چودھری محمد اسد اللہ	خوراک
13۔	نوابزادہ حیدر مہدی	مینجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ
14۔	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان	کالونیز، اشتمال املاک، پی ڈی ایم اے
15۔	خواجہ عمران نذیر	صحت
16۔	جناب رمضان صدیق بھٹی	لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
17۔	چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ)	ایس اینڈ جی اے ڈی
18۔	جناب سجاد حیدر گجر	ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر PA:4-18/2013 مورخہ 12۔دسمبر 2013 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

10

19۔	رانا محمد ارشد	: اطلاعات وثقافت
20۔	میاں محمد منیر	: آبکاری ومحصولات
21۔	رانا اعجاز احمد نون	: زراعت
22۔	محترمہ نغمہ مشتاق	: بہبود آبادی
23۔	جناب احمد خان بلوچ	: پبلک پراسیکیوشن
24۔	جناب عامر حیات ہراج	: کان کنی ومعدنیات
25۔	رانا بابر حسین	: خزانہ
26۔	میاں نوید علی	: محنت وانسانی وسائل
27۔	جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا	: مواصلات وتعمیرات
28۔	جناب محمود قادر خان	: چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
29۔	سردار عاطف حسین خان مزاری	: خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم
30۔	ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	: منصوبہ بندی وترقیات
31۔	سردار عامر طلال گوپانگ	: سپیشل ایجوکیشن
32۔	مہر اعجاز احمد اچلانہ	: داخلہ
33۔	چوہدری خالد محمود ججہ	: آبپاشی
34۔	میاں فدا حسین	: جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری
35۔	چوہدری زاہد اکرم	: کالونیز
36۔	محترمہ شاہین اشفاق	: امداد باہمی
37۔	محترمہ مہوش سلطانہ	: ہائر ایجوکیشن
38۔	محترمہ جوئس رُوفن جُولیس	: سکولز ایجوکیشن
39۔	جناب طارق مسیح گل	: انسانی حقوق واقلیتی امور

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر PA:4-18/5902 مورخہ 8۔دسمبر 2014 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

11

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

چودھری محمد حنیف کھٹانہ

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	رائے ممتاز حسین بابر
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک
سپیشل سیکرٹری	:	حافظ محمد شفیق عادل

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بارھواں اجلاس

منگل،10۔فروری 2015

(یوم الثلاثہ،20۔ربیع الثانی 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز،لاہور میں شام 4 بج کر 10 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِo

وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ
اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِىۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿۳۳﴾
وَلَا تَسۡتَوِى الۡحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدۡفَعۡ بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ
فَاِذَا الَّذِىۡ بَيۡنَكَ وَبَيۡنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِىٌّ حَمِيۡمٌ ﴿۳۴﴾
وَمَا يُلَقّٰٮهَاۤ اِلَّا الَّذِيۡنَ صَبَرُوۡا ۚ وَمَا يُلَقّٰٮهَاۤ اِلَّا ذُوۡ حَظٍّ
عَظِيۡمٍ ﴿۳۵﴾

سورۃ حٰمٓ السجدۃ 33 تا 35

اور اس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں (33) اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی۔ تو (سخت کلامی کا) ایسے طریقہ سے جواب دو جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی گویا وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے (34) اور یہ بات ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں۔ اور اُن ہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیں (35)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

گزر ہو جائے میرا بھی اگر طیبہ کی گلیوں میں
تو ساری زندگی کر دوں بسر طیبہ کی گلیوں میں
ہوائیں رحمت حق کی چلتی ہیں وہاں روز و شب
برستا نُور ہے شام و سحر طیبہ کی گلیوں میں
جدھر دیکھی اُسی ماہ مبین کی چاندنی دیکھی
جمال مُصطفٰے آیا نظر طیبہ کی گلیوں میں
وہاں کی شام بھی صُبح درخشاں کا نظارہ ہے
نظر آتا ہے ہر ذرہ قمر طیبہ کی گلیوں میں

(اذان عصر)

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1۔	انجینئر قمرالاسلام راجہ، ایم پی اے	پی پی۔05
2۔	میاں مرغوب احمد، ایم پی اے	پی پی۔150
3۔	محترمہ راحیلہ خادم حسین، ایم پی اے	ڈبلیو۔345
4۔	قاضی احمد سعید، ایم پی اے	پی پی۔286

شکریہ

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں مجھے بولنے کا موقع دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں سوالات ختم ہونے کے بعد آپ کو موقع دوں گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا سوال سے متعلقہ ہی پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر دوں گا لیکن ذرا wait کریں۔ جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب! آپ اپنا سوال نمبر بولیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگر آپ ایسے کریں گے تو پھر مجھے مجبور کریں گے کہ میں آپ کو ٹنگ کروں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، آپ تشریف رکھیں۔

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پہلے کورم پورا کریں پھر ایوان کی proceeding چلائیں یہ کوئی طریق کار نہیں ہے کہ یہاں پر ایوان کے ممبر کو bulldoze کیا جائے۔ ہماری پانچ چھ ممبران کی اپوزیشن ہے میرے جائز سوالات ہیں جو میں پوچھنا چاہتا ہوں لیکن ایسی کون سی بات ہے کہ ایسا کیا جارہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تشریف رکھیں، میں اس کے بعد آپ کو موقع دوں گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے کورم کی نشاندہی کی ہے، کورم پورا کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ویسے اس طرح کی روایت نہیں رہی ہے۔ کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے اجلاس کی کارروائی آگے بڑھائی جاتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

سوالات

(محکمہ جات لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ پہلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔ سوال کا نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 68 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز پیر 20۔اکتوبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

بہاولپور: وکٹوریہ ہسپتال میں مریضوں کے لواحقین کو حادثات سے بچانے کا معاملہ

*68: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں آنے والے مریضوں کو ادویات لینے کے لئے سڑک پار کر کے میڈیسن مارکیٹ جانا پڑتا ہے، پریشانی کے عالم میں مریضوں کے لواحقین آئے روز حادثات کا شکار ہو رہے ہیں؟

(ب) کیا حکومت پنجاب مذکورہ مسئلہ کے حل کے لئے فوری اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) درست ہے۔

(ب) مذکورہ روڈ ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کے کنٹرول میں آتی ہے لہذا اوور ہیڈ پل بنانے کے لئے متعلقہ محکمہ کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ وہ فوری طور پر سکیم بنا کر فراہمی فنڈز کے لئے تحریر کرے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ روڈ جس کے بارے میں محکمے نے جواب دیا ہے کہ یہ ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کے کنٹرول میں آتی ہے لہذا overhead bridge بنانے کے لئے متعلقہ محکمہ کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ محکمہ لوکل گورنمنٹ نے جو لیٹر محکمہ ہائی وے کو لکھا ہے اس کی ایک نقل مجھے فراہم کی جائے تاکہ میں اس کو pursue کر سکوں۔ وہاں پوزیشن یہ ہے کہ وہ مین روڈ ہے اور جب مریض کا کوئی attendant دوائی لینے کے لئے نکلتا ہے اور روڈ کراس کرتا ہے چونکہ وہ busy road ہے اس لئے وہاں اس حوالے سے کافی deaths ہو گئی ہیں۔ Attendant ذہنی دباؤ میں بھاگا ہوا گیا ٹکر ہوئی اور وہیں فوت ہو گیا اس لئے یہ serious معاملہ ہے۔ محکمے نے یہ کہا ہے کہ ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کو اس حوالے سے لیٹر لکھا ہے تو اس کی ایک نقل مجھے فراہم کی جائے تاکہ میں کیس کو pursue کر سکوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کی نقل ڈاکٹر صاحب کو دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! یہ بہت ہی اہم نوعیت کا مسئلہ ہے جس کی ڈاکٹر صاحب نے نشاندہی کی ہے۔ میں اس حوالے سے بتاتا چلوں کہ یہ بڑی اہم شاہراہ ہے جہاں گاڑیوں کا بہت زیادہ رش ہوتا ہے۔ یہاں پر سکول ٹائم اور آفس ٹائم میں ٹریفک جام رہتی ہے۔ یہاں پر ڈاکٹر صاحب کی request Bristol bridge کی تھی جو پیدل چلنے والے استعمال کرتے ہیں لیکن ٹریفک کے flow کو دیکھتے ہوئے وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کو ہدایت کی کہ اس روڈ کو نہ صرف کھلا کیا جائے بلکہ یہاں پر Bristol bridge بھی بنایا جائے۔ جب اس کا سروے کیا گیا تو ایسا کرنا ممکن نہ تھا کیونکہ دونوں طرف دکانیں، سکول اور ہسپتال بھی تھا جس کی بلڈنگ کو دوسری جگہ شفٹ کرنا پڑنا تھا۔ وزیراعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر اس کا estimate بنالیا گیا ہے وہاں پر اب فلائی اوور بنے گا۔ 60 فیصد ٹریفک اس فلائی اوور کا استعمال کرے گی اس طرح سے نیچے والی سڑک پر رش ختم ہو جائے گا۔ میں اس estimate اور لیٹر کی کاپی ڈاکٹر صاحب کو دے دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس کو second کیا اور اس حوالے سے تعاون کی یقین دہانی بھی کروائی ہے۔ مجھے امید ہے کہ اگلے مالی سال میں جب overhead پل ٹریفک کے لئے بنے گا تو انشاءاللہ تعالیٰ اس کے نتیجے میں یہ مسئلہ کافی حد تک solve ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! یہ اگلا سوال بھی آپ ہی کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 136 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز پیر 20۔اکتوبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

محکمہ کے معاملات کو نمٹانے کے لئے طریق کار طے کرنے کا معاملہ

136*: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے نظام سے پہلے ہر صوبائی محکمہ کا ضلعی وڈویژنل سربراہ اپنے محکمہ کے معاملات کو اپنی سطح پر نمٹانے کے لئے بااختیار تھااور پھر اس کے بعد محکمہ کے صوبائی افسران معاملات کا رنمٹاتے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس وقت ڈی سی اوز صاحبان کے پاس ضلعی سطح پر لازماًہر محکمہ کا معاملہ جاتاہےاور نتیجتاًان فیصلوں میں بہت تاخیر ہو جاتی ہے؟

(ج) کیاحکومت اب عوامی مفاد میں اس طریق کار کی اصلاح کے لئے تیار ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) درست ہے۔

(ب) پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے تحت ڈی سی او ضلعی انتظامیہ کا سربراہ ہوتا ہے اس کے علاوہ ضلعی دفاتر کے روابط کو مربوط کرنا بھی ڈی سی او کی ذمہ داریوں میں شامل ہے محکمہ کو ڈی سی او کے تاخیری فیصلوں کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب عوامی مفاد اور بہبود کی خاطر نیا بلدیاتی نظام متعارف کروانے کے لئے کام کررہی ہے امید کی جاتی ہے کہ نیابلدیاتی نظام جلد ہی ایوان سے منظوری کے بعد نافذالعمل کردیاجائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!میں اس پرضمنی سوال کرناچاہتاہوں۔اس میں، میں نے اپنی بات تو کی ہے اور آپ بھی سارے معاملات سے بخوبی واقف ہیں بلکہ پوراایوان جانتا ہے کہ جنرل مشرف صاحب نے جس لوکل گورنمنٹ سسٹم کو متعارف کرایااس سے تمام تر اختلافات کو اپنے تیئں رکھتے ہوئے میں نے ہمیشہ اس سسٹم کوsecond کیا ہے کیونکہ پہلی دفعہ نچلی سطح پر فیصلے ہونے شروع ہوئے تھے اوراس حوالے سے بڑی سہولت ہوگئی تھی لیکن ظاہر ہے جتنی بھی جمہوری حکومتیں آتی ہیں جس میں صوبائی اور قومی حکومتیں بنتی ہیں ان کو یہdelegation بھاتی نہیں ہیں۔گواس میں مشرف صاحب کاایک اپناmind set تھا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب!ضمنی سوال پر آئیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس میں ضمنی سوال یہ کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کہا ہے کہ جب نئے بلدیاتی انتخابات ہوں گے تو اس سے سسٹم کے اندر کوئی بہتری آجائے گی لیکن مجھے نئے بلدیاتی انتخابات ہوتے ہوئے نظر نہیں آتے۔ سپریم کورٹ بھی اس پر بار بار شور مچا چکی ہے۔ اب اس میں نیا موڑ بھی آگیا ہے کہ یہ معاملہ کورٹ کے حکم پر الیکشن کمیشن کو refer ہو گیا ہے اور اب اسمبلی نے بھی اس کو پاس کر دیا ہے کہ اس حوالے سے حد بندی الیکشن کمیشن کرے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ اس پر ضمنی سوال کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس کے بعد اس میں census کا مسئلہ ڈال دیا جائے گا کہ مردم شماری اور رائے شماری ہونی ہے اور پھر یہ معاملہ اس طرح ایک سال آگے پیسٹ دیا جائے گا۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ نیچے لوگوں کو مشکلات ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ Rules and Procedure میں کوئی amendment لا کر لوگوں کی اس مشکل کو حل کیا جائے کیونکہ ڈی سی او صاحبان کو اس وقت گھنٹہ گھر بنا دیا گیا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ اس پر ضمنی سوال کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سابقہ نظام میں بھی ڈپٹی کمشنر موجود تھا لیکن محکمہ کا سربراہ اپنے معاملات ضلعی سطح پر خود settle کر لیتا تھا۔ اب حکومت نے جو ڈی سی او صاحبان کے اختیارات میں ارتکاز کیا ہے تو کیا حکومت اس طرح کی کوئی ترمیم لانے کے لئے تیار ہے کہ تاوقت اگر کبھی بلدیاتی انتخابات ہوتے ہیں تو اس وقت تک ان کو دیکھا جائے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری موصوف!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! شکریہ۔ ڈاکٹر صاحب نے جو بلدیاتی انتخابات کے حوالے سے نکتہ اٹھایا ہے۔ یہ اس معزز ایوان کے ممبران اور سب لوگ جانتے ہیں کہ بلدیاتی الیکشن کا انعقاد کیا گیا یعنی جب باقاعدہ الیکشن کا نوٹیفکیشن ہوا تو پورے پنجاب سے امیدواروں سے nomination papers بھی وصول کر لئے گئے لیکن پھر ہمارے چند دوست کورٹ میں چلے گئے اور انہوں نے کورٹ میں delimitation کے معاملے کو اٹھایا جب عدالت کا فیصلہ آیا تو پنجاب حکومت نے عدالت کے فیصلے کی روشنی میں قانون میں بھی ترمیم کر لی۔ اب یہ پوزیشن ہے کہ delimitation یعنی حلقہ بندیوں کے اختیارات الیکشن کمیشن کے

پاس چلے گئے ہیں۔ ہم سے الیکشن کمیشن نے جوassistanceمانگی تھی تو پنجاب حکومت مکمل طور پر ان کوassist کر رہی ہے۔ الیکشن کمیشن کو حلقہ بندیوں کے حوالے سے جو ریکارڈ چاہئے تھا اور کسی بھی census کے حوالے سے جوmap چاہئے تھے ہم نے وہ سارےprovide کر دیئے ہیں۔ اب حلقہ بندیوں کا فیصلہ الیکشن کمیشن نے کرنا ہے۔ الیکشن کمیشن جس دن الیکشن شیڈول اعلان کرے گا تو ہم تیس دن کے اندر الیکشن کروادیں گے۔ اگر وہ کل اعلان کرتا ہے تو پنجاب حکومت اگلے تیس دن میں الیکشن کروانے کے لئے بالکل تیار ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ بلدیاتی انتخابات ہونا نہ ہونا علیحدہ مسئلہ ہے کیونکہ انہوں نےlink کیا ہے۔ مجھے تو صرف یہ مطلوب ہے کہ جس طرح سابقہ دور میں ڈی سی او صاحبان ہوتے تھے اور محکمے کے ضلعی سربراہان اپنے معاملات کو ڈی سی او کی طرف بھیجنے کی بجائے اپنےunder final کر دیتے تھے اور اس میںdelay نہیں ہوتا تھا۔ اب یہprocedureڈی سی او صاحبان کے اختیارات کے اندر ارتکاز ہو گیا ہے تو مجھے یہ مطلوب ہے کہ کوئی چھوٹی سیamendmentلا کر وہ سابقہ طرز عمل بحال کیا جائے تاکہ لوگوں کے مسائل جلدی حل ہو سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری موصوف! آپ یہ بتادیں کہ آپ کا اس میں کوئی ترمیم لانے کا ارادہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جی، ہاں!already آپ کے سامنے ایک لوکل گورنمنٹ ایکٹ پاس ہو چکا ہے اور اس کے تحت ہی الیکشن ہونے جارہے ہیں۔ اس سے پہلے بھی جو ڈی سی او نظام اور بلدیاتی سسٹم تھا وہ بھی اسی طرح تھا کہ لوگوں کے مسائل ضلع کی سطح پر حل ہو جائیں۔ ہمیں ڈی سی او کی سطح پر باقاعدہ کوئی شکایت نہیں آئی۔ دیکھیں پچھلا بلدیاتی الیکشن بھیdevolutionکاprocess تھا۔ ہم نے2013 میں یہ اختیارات مزید نیچے دے دیئے ہیں۔ اب کارپوریشنز بن رہی ہیں، میونسپل کمیٹیاں ہیں اور جو اختیارات ٹاؤنز کے پاس تھے ہم وہ یونین کونسل کے چیئرمین کو دینے جارہے ہیں تاکہ ٹاؤنز کے درمیان کاtier بھی ختم ہو جائے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ اختیاراتground level پر آجائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جس طرح پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے بات کی ہے کہ لوگوں کو شکایات نہیں تھیں تو میں اس پر دو گھنٹے کی debate کر سکتا ہوں۔ میں ایک چھوٹی سی مختصر مثال عرض کروں گا کہ وہاں ایک مڈل سکول میں ہیڈ ماسٹر کا تبادلہ ہو گیا تو وہاں Drawing and Disbursing Officer کا تقرر ہونا تھا جس کی وجہ سے چار مہینے تک کسی ٹیچر کو تنخواہ نہیں ملی تو پھر انہوں نے مجھے approach کیا۔ اب اس وقت موجودہ ڈی سی او اچھا کام کر رہے ہیں لیکن ان سے دو tenure جو پہلے ڈی سی او صاحب تھے تو وہ فائل ان کے بیڈ روم میں پڑی تھی۔ میں ڈی سی او صاحب کے پاس گیا اور انہیں کہا کہ اللہ کے بندے آپ کے بیڈ روم میں جو فائل رکھی ہوئی ہے اسے نکال کر لے آؤ۔ وہ اگلے دن فائل لے کر آئے اور اس پر sign کئے تو ڈی ڈی او تعینات ہوا۔ پہلے یہ کام ڈسٹرکٹ ہیڈ ایجوکیشن کر دیتا تھا اور کام چل پڑتے تھے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ آپ اس کے ازالے کے لئے کوئی ترمیم لے آتے اور rules کی تبدیلی کرتے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس کو note کر لیں۔ اگلا سوال نمبر 293 حاجی جاوید اختر انصاری صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 294 بھی حاجی جاوید اختر انصاری صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 307 جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 308 بھی جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 583 میاں طاہر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 662 جناب شوکت علی لا لیکا صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1275 میاں طاہر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 295 حاجی جاوید اختر انصاری صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 309 جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 313 بھی جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب فیضان خالد ورک صاحب کا ہے۔۔۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اتنے زیادہ سوالات take up ہوتے نہیں ہیں اور چار چار سوالات کیسے اس میں add ہوئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: وہ موجود نہیں تھے اس لئے یہ پچھلی دفعہ بھی pending کئے گئے تھے۔ جی، جناب فیضان خالد ورک اپنا سوال نمبر بولیں۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! سوال نمبر 327 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شیخوپورہ: ڈی سی او کے پاس زیر التواء انکوائریاں و دیگر تفصیلات

*327: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈی سی او شیخوپورہ کے پاس پچھلے دو سال سے کن کن اہلکاران و افسران کی انکوائریاں زیر التواء ہیں ان کے نام، عہدہ و محکمہ کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) کتنی انکوائریاں مکمل ہو چکی ہیں اور ان میں کیا کیا سزائیں کن کن ملازمین کو دی گئیں ان کے نام و عہدہ سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا حکومت جو انکوائریاں زیر التواء ہیں ان کو فائنل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) ضلع شیخوپورہ میں پچھلے دو سال سے صرف ایک اہلکار خالد محمود سیکرٹری یونین کونسل نمبر 58 کدلتھی تحصیل و ضلع شیخوپورہ کی انکوائری زیر التوا ء ہے۔

(ب) جن اہلکاران کی انکوائریاں مکمل ہو چکی ہیں اور ان کو سزائیں مل چکی ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1۔ رانا عمر دراز جونیئر کلرک ضلع کونسل شیخوپورہ کو نوکری سے برخاست کیا گیا۔
2۔ شفقت حسین بھٹی جونیئر کلرک ضلع کونسل شیخوپورہ کو نوکری سے برخاست کیا گیا۔
3۔ محمد عظمت علی جونیئر کلرک دفتر ای ڈی (فنانس) شیخوپورہ کو نوکری سے برخاست کیا گیا۔
4۔ مسماۃ ثمینہ جولین، پی ایس ٹی، ایم سی پرائمری سکول نوالا مین کالونی شیخوپورہ کو censure کیا گیا۔

(ج) زیر التواء انکوائری کے لئے آئندہ تاریخ پیشی 2015-01-10 مقرر کی گئی ہے جس میں الزام علیہ کو ذاتی شنوائی کا موقع دیا گیا ہے جس کے بعد انکوائری مکمل ہو جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میں صرف ایک چیز پوچھنا چاہوں گا کیونکہ جز(الف) میں، میں نے پوچھا تھا کہ دو سال میں کتنے ملازمین کو سزائیں دی گئیں؟ انہوں نے اس کے جواب میں صرف ایک یونین کونسل سیکرٹری کا بتایا ہے تو کیا ہمارا اتنا اچھا کلیریکل سٹاف ہے اور ڈی سی او آفس اتنا اچھا چل رہا تھا، اگر یہ کہہ دیں کہ اچھا چل رہا تھا تو میں مان لیتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! معزز ممبر نے پوچھا تھا کہ ڈی سی او شیخوپورہ کے پاس پچھلے دو سال سے کن کن اہلکاران اور افسران کی انکوائریاں زیر التواء ہیں ان کے نام، عہدہ اور محکمہ کی تفصیل سے آگاہ کریں؟ تو اس میں ہم نے بتایا تھا کہ صرف ایک یونین کونسل سیکرٹری کی انکوائری زیر التواء ہے۔ انہوں نے جز(ب) میں پوچھا ہے کہ کتنی انکوائریاں مکمل ہو چکی ہیں اور ان میں کیا کیا سزائیں کن کن ملازمین کو دی گئی ہیں ان کے نام و عہدہ سے آگاہ کریں؟ تو جواب میں نہ صرف ان کے نام دیئے گئے ہیں بلکہ ان کو جو سزا دی گئی ہے وہ بھی اس میں درج ہے۔ ایک انکوائری جو pending تھی اس کا بھی ڈی سی او صاحب نے فیصلہ کر دیا ہے اور اس یونین کونسل سیکرٹری کی پانچ سال کی سروس کو ضبط کر لیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 360 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کی کارکردگی و دیگر تفصیلات

***360: محترمہ عائشہ جاوید:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کا ضلع لاہور میں کون انچارج ہے اور اس کے زیر انتظام ٹاؤنز میں کون کون انچارج ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے عملہ کی ٹاؤنز کے مطابق ذمہ داریاں تفویض کی جاتی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تمام ٹاؤنز میں کوڑا کرکٹ اکٹھا کرکے ایک مقام پرdispose کیا جاتا ہے نیز کوڑا کرکٹdispose کرنے کے مقامات کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کوڑا کرکٹ کوdispose کرنے کے لئے پلانٹ بھی لگائے گئے ہیں اگر ہاں تو کتنے، کہاں کہاں پر لگائے گئے ہیں اور ایک دن میں کتنا کوڑا کرکٹ ایک پلانٹ سے dispose کیا جاتا ہے اگر نہیں تو پلانٹ نہ لگانے کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) LWMC میں مینجنگ ڈائریکٹر خالد مجید بطور سربراہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں جبکہ لاہور کے 9ٹاؤنز میں کام کرنے والے مینجرز اور اسسٹنٹ مینجرز تعینات ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ ضلع لاہور میں روزانہ پیدا ہونے والے 5000 ٹن کوڑا کرکٹ کو ڈمپ کرنے کے دو مقامات ہیں ایک مقام محمود بوٹی اور دوسرا لکھوڈیر کے مقام پر dispose of کیا جاتا ہے۔

(د) درست ہے۔ لاہور میںLWMC نے پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت دو پلانٹ لگائے ہیں جو کہ لکھوڈیر اور محمود بوٹی کے مقام پر واقع ہیں اور روزانہ پیدا ہونے والا 5000 ٹن کوڑا کرکٹ میں سے ڈی جی سیمنٹ کے آر ڈی ایف (Refused derived Fuel) پلانٹ کے لئے 1000 ٹن کوڑا کرکٹ فراہم کیا جاتا ہے جس سے کوئلے کے متبادل بطور ایندھن تیار کیا جاتا ہے جبکہ 800 ٹن کوڑا کرکٹ لاہور کمپوسٹ نامی ادارے کو دیا جاتا ہے جو اس سے کمپوسٹ تیار کرتا ہے جسے زمین کی زرخیزی کے لئے بطور کھاد استعمال کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں صرف یہ پوچھنا چاہوں گی کہ انہوں نے سوال کے جز(د) کے جواب میں کہا ہوا ہے کہ لاہور کا 800 ٹن کوڑا کرکٹ کمپوسٹ نامی کمپنی کو دیا جاتا ہے تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب تھوڑی سی وضاحت کر دیں کہ کیا یہ بیچا جا رہا ہے اگر بیچا جا رہا ہے تو اس کا کیا ریٹ ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!آپ کے پاس اس کی تفصیل موجود ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر!میرے پاس اس کی تفصیل موجود ہے۔اس وقت دو کمپنیاں ایسی ہیں جن کے پاس agreement کے مطابق کوڑا کرکٹ بیچا جارہا ہے ان میں سے ایک کا نام ڈی جی سیمنٹ ہے جس کے پاس تقریباً پانچ سو سے ہزار ٹن کوڑا بیچا جاتا ہے،اس کمپنی سے 52 روپے فی ٹن کے حساب سے رقم وصول کی جاتی ہے اور ڈی جی سیمنٹ سے ہمیں ایک کروڑ 36 لاکھ روپے کا ریونیو اکٹھا ہوا ہے۔اسی طرح لاہور کمپوسٹ کمپنی بھی پانچ سو سے ہزار ٹن کوڑا لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی سے لیتی ہے۔اس کے ساتھ جو agreement ہے اس کے مطابق 10 فیصد منافع لیا جاتا ہے،اس حساب سے تقریباً 29 لاکھ روپے کا ریونیو اکٹھا ہوا ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر!مزید کوئی سوال نہیں ہے۔شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ!

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر!سوال نمبر 412 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: موبائل فون ٹاورز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*412: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں 2012 میں موبائل فون ٹاورز کی تعداد کیا تھی اور اب کتنی ہے؟

(ب) کیا تمام ٹاورز حکومت کی پالیسی،قانون اور شرائط کے مطابق نصب ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ رہائشی کالونیوں اور گھروں کی چھتوں پر انسٹال کئے گئے انٹینا کی radiation سے انسانی صحت پر مضر اثرات پڑرہے ہیں؟

(د) کیا حکومت ایسے اقدامات اٹھانے کو تیار ہے کہ مذکورہ ٹاورز اور انٹینے کمپنیاں رہائشی بستیوں سے شفٹ کر کے کھلے ایریاز میں انسٹال کریں،اگر نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) BTS ٹاورز 2003تا2012 کے دوران لگائے گئے اس سلسلے میں لوکل گورنمنٹ کی پہلی پالیسی 21۔اکتوبر2006 اور دوسری جنوری2009 اور تیسری اگست2013 کو جاری کی گئی۔2012 کے بعد بہت کم تعداد میں ٹاورز لگائے گئے۔اندازاًاب تک کمپنیوں کے ٹاورز کی تعداددرج ذیل ہیں:

زونگ700، موبی لنک750، ٹیلی نار720، وارد550، U-fone 600، ورلڈکال126، PTCL 50، Wi-Tribe 130،اس طرح لگنے والے ٹاورز کی تعداد تقریباً4626ہے۔

(ب) کچھ ٹاورز توحکومت کی پالیسی قانون اور شرائط کے مطابق نصب ہیں جبکہ کچھ ٹاورز کمپنیوں نے محکمہ جات کی اجازت کے بغیر نصب کر رکھے ہیں۔ پالیسی کے مطابق این او سی محکمہ تحفظ ماحول سول ایوی ایشن اتھارٹی (صرف زیادہ اونچائی اور ائرپورٹ کے قریب کی صورت میں) متعلقہ ٹی ایم اے سے درکار ہوتا ہے چونکہ BTS ٹاورز کے سلسلے میں مختلف محکمہ جات کے قواعد و ضوابط پہلے سے موجود نہ تھے اس لئے زیادہ تر ٹاورز زمین مالکان اور کمپنیوں کے درمیان معاہدوں کی صورت میں لگائے گئے۔ موجودہ پالیسی کے مطابق ٹاورز صرف اور صرف کمرشل عمارت پر ہی لگائے جاسکتے ہیں۔

(ج) BTS ٹاورز کی کمیونیکیشن فریکوئنسی (مواصلاتی فریکوئنسی) ہر کمپنی کے لئے وفاقی حکومت کا frequency ایلوکیشن بورڈ منظور کرتا ہے جو کہ پی ٹی سی ایل کا ایک ذیلی ادارہ ہے۔ مواصلاتی مقاصد کے لئے اس frequency کی پوری دنیا میں قانونی اجازت ہے۔ تکنیکی طور پر non frequency آیئونائزنگ ریڈی ایشن ہے جو کہ برقی مقناطیسی نوعیت کی ہوتی ہیں اور اس کے ابھی تک صحت پر کوئی مضر اثرات سامنے نہ آئے ہیں۔

(د) تکنیکی بنیادوں پر ٹاورز کے نیٹ ورک کی جگہ مخصوص ہوتی ہے جس میں ردوبدل کی بہت کم گنجائش ہوتی ہے اس لئے ٹاورز کو شہری آبادی سے باہر منتقل کرنا تکنیکی بنیادوں پر ممکن نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میرا محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے سوال ہے کہ جز(ب) میں جو میں نے پوچھا ہے کہ کیا تمام ٹاور حکومت کی پالیسی قانون اور شرائط کے مطابق نصب

ہیں؟ ڈیپارٹمنٹ یہ جواب دے رہا ہے کہ کچھ ٹاور اجازت کے بغیر نصب کر دیئے جاتے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جب بغیر اجازت کے ٹاور نصب کر دیئے جاتے ہیں تو محکمہ ان کے خلاف کوئی ایکشن بھی لیتا ہے یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! جو ٹاورز اجازت کے بغیر نصب کئے جاتے ہیں ان کے خلاف ڈیپارٹمنٹ ایکشن لیتا ہے otherwise rules & regulation کے مطابق ہی کیا جاتا ہے، اس کی اجازت کے لئے تحصیل کا جو ٹی ایم او ہوتا ہے اس کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو ان ٹاورز کو نصب کرنے کی اجازت دیتی ہے، اسی طرح جہاں پر authorities ہیں جیسے ایل ڈی اے اور ایم ڈی اے ہیں، وہاں پر اس اتھارٹی کا جو ڈی جی ہوتا ہے وہ اس کا جائزہ لیتا ہے، زیادہ تر ان کو کمرشل ایریاز میں allow کیا گیا ہے

۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! اگر وہاں پر کوئی ایسی کمیٹی بنادی گئی ہے تو پھر محکمہ نے اس قسم کا جواب کیوں دیا کہ بغیر اجازت بھی ٹاور نصب کر دیئے جاتے ہیں اگر ڈیپارٹمنٹ اس پر ایکشن لے رہا ہے تو ہمیں جواب میں بتایا جاتا کہ ہم نے ایکشن لیا ہے اور اتنے ٹاور جو غیر قانونی لگے ہوئے تھے ہم نے ان کو پکڑ لیا ہے۔ محکمہ نے تو اس قسم کا جواب دیا ہی نہیں ہے بلکہ یہ قبول کر لیا ہے کہ غیر قانونی ٹاور موجود ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جن کے خلاف ایکشن لیا گیا ہے ان کے متعلق کوئی detail آپ کے پاس موجود ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اس وقت تو میرے پاس اس کی تفصیل موجود نہیں ہے اگر محترمہ نشاندہی کریں گی تو ہم اس پر بھی کارروائی کریں گے اور مزید تفصیل بھی میں محترمہ کے ساتھ share کر لوں گا۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! انہوں نے تو محکمہ کو بچا لیا ہے، حالانکہ تفصیل تو محکمہ نے ان کو بھی نہیں دی اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ان کو نہیں دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ وہ تو کہہ رہے ہیں کہ اس کی تفصیل وہ آپ کو دے دیں گے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! محکمہ اس پر ایکشن لیتا ہی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب آپ کو اس کی تفصیل بتائیں گے کہ اس وقت تک کتنے ایکشن لئے ہیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! اسی سوال کے جز (ب) کے متعلق میرا ضمنی سوال ہے کہ محکمہ نے کہا ہے کہ تمام جو ایسے ٹاور ہیں یہ زمین مالکان اور کمپنیوں کے درمیان معاہدوں کی صورت میں لگائے جاتے ہیں، میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا یہ کمپنیاں گورنمنٹ کو ٹیکس دیتی ہیں جو اس قسم کے غیر قانونی ٹاور لگا لیتی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: ان کو آپ allow کرتے ہیں، آپ سے permission لی جاتی ہے کیا آپ ان سے ٹیکس وصول کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! یہاں پر چونکہ غیر ملکی investment آ رہی تھی تو اس لئے گورنمنٹ نے اس پر کوئی taxes نہیں رکھے یہاں تک کہ زمین کی جو کمرشلائزیشن فیس تھی وہ بھی ان کے لئے ختم کر دی گئی ہے، باہر سے کمیونیکیشن کمپنیاں آ رہی تھیں اس لئے ان کو allow بھی کیا گیا اور ٹیکس فری بھی کیا گیا۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! یہ کمپنیاں جو پاکستان کے اندر کما رہی ہیں، ایسے میں گورنمنٹ کو ٹیکس نہ دینا زیادتی نہیں ہے؟ ہمارے پاس تو پہلے ہی یہ problem ہے کہ ہماری عوام ٹیکس کم دیتی ہے، ایسے میں اتنی بڑی بڑی کمپنیوں کو ٹیکس کی چھوٹ دے دینا زیادتی ہے یا ڈیپارٹمنٹ اپنی نااہلی چھپانے کے لئے ایسی بات کرتا ہے تو بڑے افسوس کی بات ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! یہ تو انہوں نے بتا دیا ہے، انہوں نے آپ کو جواب تو detail میں دے دیا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! Rules kindly کے مطابق کورم پورا کروا دیں کیونکہ اس وقت کورم پورا نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔ ویسے فتیانہ صاحب ایسا کبھی ہوتا نہیں ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کیا رولز اس بات کی اجازت دیتے ہیں؟
جناب قائم مقام سپیکر: رولز آپ کو بالکل اجازت دیتے ہیں لیکن بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ کورم point out نہیں کرے گا۔ سوالات بھی آپ ہی کے ہیں اور آپ کے متعلقہ ہیں۔
جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگر ہمارے پوائنٹ آف آرڈرز کو bulldoze کیا جائے گا تو پھر ہم بھی ایسا ہی کریں گے۔
جناب قائم مقام سپیکر: میں نے آپ کو کہا تھا کہ میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر دوں گا، ایک چیز decided ہے، بہر حال گنتی کی جائے۔۔۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
کورم پورا نہیں ہے اس لئے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔
(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)
جناب قائم مقام سپیکر: گنتی کی جائے۔۔۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
کورم پورا ہے۔ اجلاس کی کارروائی آگے چلائی جاتی ہے۔ وزیر موصوف چودھری شفیق صاحب پیرا میڈیکل سٹاف کے لوگ باہر آئے ہوئے ہیں، انہوں نے روڈ بلاک کی ہوئی تھی، میں نے ان کے وفد کو اندر بلالیا ہے۔ آپ اور خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ ان کے پاس چلے جائیں ان کی بات سنیں وہ کیا کہتے ہیں؟
اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(۔۔۔جاری)

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! سوال نمبر 414 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: یو سی۔37 میں فلٹریشن پلانٹس کی تعداد و دیگر تفصیلات

*414: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) پی پی۔144 یو سی۔37 لاہور میں صاف پینے کے پانی کے لئے کتنے فلٹریشن پلانٹس کس کس جگہ پر لگائے گئے؟

(ب) ان فلٹریشن پلانٹس پر کل کتنا خرچہ آیا؟

(ج) ان فلٹریشن پلانٹس کو کتنے عرصے بعد صاف کیا جاتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) پی پی-144 یو سی-37 میں صاف پینے کے لئے پانی کا ایک فلٹریشن پلانٹ چوک محمود بوٹی تکیہ میں لگایا گیا ہے۔

(ب) اس پلانٹ کو لگانے پر مبلغ-/16,12,930 روپے لاگت آئی تھی۔

(ج) نمائندہ تنصیب فلٹریشن پلانٹ (KSB) کمپنی کے مطابق پلانٹ کا پانی ماہانہ کی بنیادوں پر ٹیسٹ کیا جاتا ہے اور اس کے فلٹر ہر تین ماہ بعد تبدیل کئے جاتے ہیں جبکہ بیرونی صفائی روزانہ کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: سوال کے جز(ب) میں انہوں نے کہا ہے یونین کونسل۔۔۔

MR ACTING SPEAKER: Order please, Order please. Order in the House.

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! ایک واٹر فلٹریشن پلانٹ اس پوری یونین کونسل میں موجود ہے، میری معزز پارلیمانی سیکرٹری سے گزارش ہے کہ ہزاروں کی آبادی ہے جہاں پینے کے صاف پانی کے لئے پائپ تک موجود نہیں ہیں، ایسے میں کیا ایک واٹر فلٹریشن پلانٹ کافی ہے؟

جناب سپیکر! اس پوری یونین کونسل میں صرف ایک واٹر فلٹریشن پلانٹ موجود ہے۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے میری گزارش ہے کہ یہ ہزاروں کی آبادی ہے جہاں صاف پانی پینے کے پائپ تک موجود نہیں ہیں۔ کیا ایسے حالات میں وہاں پر صرف ایک واٹر فلٹریشن پلانٹ کافی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میں یہاں پر بتانا چاہوں گا کہ لاہور شہر کے لئے تقریباً 187 نئے واٹر فلٹریشن پلانٹس کی منظوری ہو چکی ہے، بہت جلد ان پر کام شروع ہو جائے گا اور تقریباً ہر یونین کونسل میں ایک نیا واٹر فلٹریشن پلانٹ ضرور لگے گا۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں نے تو یونین کونسل 37 کا پوچھا ہے لیکن انہوں نے پورے لاہور کے واٹر فلٹریشن پلانٹس کا بتا دیا۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ محکمے کا اس یونین کونسل میں کوئی نیا واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ ہے ؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس یونین کونسل میں کوئی نیا فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ ہے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ ڈی سی او لاہور کے ذریعے یہ واٹر فلٹریشن پلانٹس لگوا رہا ہے۔ اگر محترمہ وہاں پر نشاندہی کر دیں اور ہمیں feasible site دے دیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: خواجہ منشاء اللہ بٹ صاحب! پیرامیڈیکل سٹاف نے باہر روڈ بلاک کیا ہوا تھا آپ بھی چودھری صاحب کے ساتھ ان کے پاس چلے جائیں اور دیکھیں کہ کیا مسئلہ ہے۔

(اس مرحلہ پر وزیر صنعت چودھری محمد شفیق اور خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ
پیرامیڈیکل سٹاف کی بات سننے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! محترمہ! ہمیں feasible site دے دیں تو ہم اس کی feasibility تیار کروا لیتے ہیں اگر وہاں پر فلٹریشن پلانٹ install ہو سکتا ہوا تو لگوا دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ انہیں بتا دیں۔ جی، باؤ اختر صاحب!

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! جیسا کہ پارلیمانی سیکرٹری نے فرمایا کہ identify کر دیں تو میں پی پی۔144 کی یونین کونسل نمبر 37 میں تقریباً چار دفعہ جگہ identify کر کے دے چکا ہوں کیا اس پر عملدرآمد ہونے جا رہا ہے ؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جی، بالکل۔ جہاں جہاں sites identify تھیں ہم سپیشل وہاں پر کر رہے ہیں جہاں آرسانک کا مسئلہ ہے ، جہاں سینکھیا ملا پانی آ رہا ہے وہاں پر ہماری priority ہے۔ باؤ جی نے جن جگہوں کی نشاندہی کی ہے کئی

جگہوں پر پچھلے دو تین دنوں سے فلٹریشن پلانٹ start ہو گئے ہیں انشاء اللہ ان کے صوبائی حلقے میں بھی اگلے ہفتے کے اندر اندر کام شروع ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ ایک صاف پانی پراجیکٹ شروع کرنے لگے تھے اس کے لئے بجٹ میں کوئی amount بھی رکھی گئی تھی۔اس پر کیا ہوا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! لاہور میں اسی پراجیکٹ کے تحت 187 کے قریب واٹر فلٹریشن پلانٹ لگ رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: باقی علاقوں کے بارے میں بھی بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! پورے پنجاب میں تقریباً 1300 کے قریب واٹر فلٹریشن پلانٹ لگیں گے۔

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! میں ایک ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباس راں صاحب! جواب تو آ گیا ہے۔(شور وغل)

Order in the House, order in the House.

جی، عباس راں صاحب!

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! لاہور میں تو صاف پانی کمپنی کے تحت فلٹریشن پلانٹس کی installation ہو رہی ہے لیکن ہمارے جنوبی پنجاب میں کہیں بھی یہ سلسلہ شروع نہیں ہوا اور خاص طور پر دیہاتوں پر تو کوئی توجہ ہی نہیں دی جا رہی جبکہ ہم اکثر ممبران دیہاتوں سے تعلق رکھتے ہیں اور ہمارا بھی حق ہے، ہمیں بھی آبادیوں کے لئے صاف پانی چاہئے تو پارلیمانی سیکرٹری بتائیں کہ یہ کب تک شروع کرنا چاہتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! اس کا کوئی time limit دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! پورے پنجاب میں مزید 1300 کے قریب نئے فلٹریشن پلانٹ approve ہوئے ہیں۔ جہاں پر پینے کا پانی بالکل کھارا ہے اور بالکل ہی پینے کے قابل نہیں ہے وہاں پر ہماری priority ہے تو ہم ان دیہاتوں اور ایسے شہروں میں priority پر واٹر فلٹریشن پلانٹ لگا رہے ہیں۔انشاء اللہ ہر شہر میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جلدی شروع کروادیں۔اگلا سوال محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 534 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: تجاوزات کو ختم کرنے کی تفصیلات

*534: **محترمہ عائشہ جاوید:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اسلام پورہ بازار، نوری بلڈنگ چوک نیلی بار، لاہور میں تجاوزات کی بھر مار ہو چکی ہے؟

(ب) کیا محکمہ مذکورہ تجاوزات کو فوری ختم کروانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) ٹاؤن انتظامیہ داتا گنج بخش ٹاؤن لاہور تجاوزات کے خاتمہ کے لئے دو شفٹوں میں مصروف عمل ہے۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں اسلام پورہ بازار، نوری بلڈنگ چوک نیلی بار کے علاقہ میں بھی روزانہ کی بنیاد پر تجاوزات کا تدارک کیا جارہا ہے۔

(ب) ٹاؤن انتظامیہ داتا گنج بخش ٹاؤن لاہور تجاوزات کے خاتمہ کے لئے دو شفٹوں میں بمطابق شیڈول پوری ذمہ داری سے ڈیوٹی انجام دے رہی ہے تاکہ ٹریفک کا بہاؤ برقرار رہے اور عوام الناس کو پیدل چلنے میں کوئی رکاوٹ پیش نہ آئے۔ تجاوزات کے خاتمہ کے لئے پچھلے تیس دنوں کی کارروائی میں ناجائز تجاوز کنندگان کو۔/1,55,000 روپے جرمانہ کیا گیا۔ اٹھائے گئے سامان کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! محکمے نے جواب دیا ہے کہ تجاوزات کے خاتمے کے لئے دو شفٹیں دن رات کام کر رہی ہیں۔ یہ بہت اچھی بات ہے لیکن میں تھوڑا سا یہاں عرض کرنا چاہوں گی کہ ابھی تک ویسی کی ویسی ہی صورتحال ہے جس کی وجہ سے یہ سوال اٹھایا گیا تھا۔ ابھی بھی تجاوزات کی بہت بھرمار ہے، وہاں بس چل سکتی ہے اور نہ ہی ایمبولینس گزر سکتی ہے۔ کچھ عرصہ پہلے وہاں ایک ایمبولینس stuck

ہونے کی وجہ سے ایک بچے کی موت واقع ہو گئی تھی جو کہ ایک افسوسناک بات ہے۔میں پارلیمانی سیکرٹری سے استدعا کروں گی کہ اس کے لئے کوئی ٹھوس قسم کے اقدامات اٹھائے جائیں تاکہ ہم لوگ اس کا کوئی حل نکال سکیں۔جب ٹیمیں جاتی ہیں تو یہ اپنی ریڑھیاں اٹھا لیتے ہیں اور ان کے بعد دوبارہ انہی جگہوں پر آ جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! محترمہ فرما رہی ہیں کہ وہاں پر تجاوزات ویسے ہی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میں نے خود اس ایریا کا دو سے تین بار visit کیا ہے اور میں نے گزشتہ روز بھی visit کیا ہے، وہ ایک بہت ہی traditional بازار ہے جس طرح پرانے شہروں میں بازار ہوتے ہیں اسی طرح کا بازار ہے۔ہم نے روڈ اور walkway کو clear کروا دیا ہے۔اب روڈ پر اس طرح کی کوئی encroachment نہیں ہے اور لوگوں کے پیدل چلنے کے لئے جو walkway ہے اسے بھی clear کروا دیا ہے چونکہ روڈ تنگ ہے تو جب دونوں طرف گاڑیاں پارک ہوتی ہیں تو اس سے ٹریفک کا flow ذرا slow ہو جاتا ہے otherwise وہاں اس طرح کی encroachment نہیں ہے میں نے خود ٹی ایم او اور اس کا عملہ ساتھ لے کر visit کیا ہے۔ہم ensure کریں گے کہ انشاء اللہ وہاں دوبارہ اس طرح کی encroachments نہ آئیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! پچھلے اجلاس میں ایک سوال آیا تھا جس کے جواب میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کہا تھا کہ ایک ٹاؤن کے اندر کوئی غیر قانونی عمارت موجود نہ ہے چونکہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کا بھی اس ٹاؤن سے تعلق تھا تو میں نے پوچھا کہ کیا آپ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ یہ جواب ٹھیک ہے تو انہوں نے فرمایا تھا کہ یہ ٹھیک نہیں ہے تو یہ assurance کرائی گئی تھی کہ جس متعلقہ ٹاؤن کے ٹی ایم او نے یہ غلط جواب بھیجا ہے اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔اب اگلا سیشن آ گیا ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس معزز ایوان کو جو غلط جواب بھیجا گیا تھا اس بارے اب تک کوئی قانونی کارروائی ہوئی ہے یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! اس سے متعلقہ تو نہیں لیکن آپ نے جواب دینے کے لئے commit کیا تھا اس لئے آپ جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے وہ سوال لاہور میں dangerous یا illegal بلڈنگز کے حوالے سے تھا۔ اس سے پہلے لاہور کا یہ والڈ سٹی ایریا راوی ٹاؤن کا controlled area تھا لیکن جب سے والڈ سٹی اتھارٹی بنی ہے تو یہ ایریا والڈ سٹی اتھارٹی کے حوالے کر دیا گیا ہے اور اسے راوی ٹاؤن کی jurisdiction سے ختم کر دیا گیا ہے۔ اب اسے والڈ سٹی اتھارٹی ہی کنٹرول کر رہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس میں ٹی ایم او نے غلط جواب بھیجا تھا اور آپ نے اس کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کے لئے commit کیا تھا کیا آپ نے اس کے خلاف کوئی انکوائری کی تھی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اس حوالے سے مجھے اسمبلی کی طرف سے جو لیٹر آیا تھا میں نے وہ سیکرٹری صاحب کو forward کر دیا تھا کہ اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگر اس کے خلاف کارروائی کی گئی ہے تو یہاں پر اس کی detail بتا دیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس وقت تو یہ جواب نہیں دیا گیا تھا کہ یہ والڈ سٹی ہے۔ جب جواب دیا گیا تھا اس وقت یہ بتایا گیا تھا کہ کارروائی کی جائے گی لیکن آج بتایا جا رہا ہے کہ وہ والڈ سٹی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اس وقت اس ایریا پر دونوں ڈیپارٹمنٹ کا dispute تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ چیک کر کے اگلے وقفہ سوالات میں بتائیں گے کہ کیا کارروائی ہوئی ہے، اس پر سیکرٹری صاحب نے کیا action لیا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! پچھلے اجلاس میں بھی پارلیمانی سیکرٹری نے یہی کہا کہ تجاوزات کے خلاف action لیا گیا ہے۔ انہوں نے شالامار ٹاؤن کے ٹی ایم اے کو instructions دیں تو ٹی ایم اے کے پورے سٹاف نے تمام تجاوزات کرنے والوں کو میرے گھر کے دروازے پر لا کر کھڑا کر دیا کہ کسی طرح ان سے معافی لے لو۔ یہ کیسی instructions جاتی ہیں، ٹی ایم اے کیسا کام کرتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! instructions تو گئی ہیں کہ وہ آپ کے دروازے پر آ گئے تھے۔ آپ اس بات کو تو مانیں کہ instructions گئی تھیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! ٹی ایم اے کو ایسی instructions جاتی ہیں۔ ٹی ایم اے خود تجاوزات کا کام کراتا ہے، وہ action نہیں لیتے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ایسی بات نہیں ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 705 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں بلدیاتی انتخابات کروانے کی تفصیلات

*705: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت پنجاب نے صوبہ میں کونسا بلدیاتی نظام تجویز کیا ہے؟

(ب) حکومت پنجاب کب تک پنجاب میں بلدیاتی انتخاب کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) یہ انتخاب جماعتی بنیادوں پر ہوں گے یا غیر جماعتی بنیادوں پر، ایوان کو آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) نئے بلدیاتی نظام کا مسودہ ایوان سے منظوری کے بعد official gazette میں شائع کر دیا گیا ہے۔ مذکورہ قانون The Punjab Local Government Act 2013 مورخہ 13-09-2013 سے نافذالعمل ہو چکا ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سپریم کورٹ آف پاکستان و الیکشن کمیشن آف پاکستان کے احکامات کی تعمیل کرتے ہوئے پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 میں مناسب ترامیم کی گئی ہیں اب حلقہ بندیوں کا اختیار الیکشن کمیشن آف پاکستان کو تفویض کر دیا گیا ہے الیکشن کمیشن بعد از حلقہ بندیاں صوبہ پنجاب میں الیکشن کا انعقاد کرے گا۔

(ج) مذکورہ بالا قانون کے تحت بلدیاتی انتخاب جماعتی بنیادوں پر ہوں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مجھے جز(ب) کے حوالے سے عرض کرنا ہے کہ سپریم کورٹ کی instructions پر لوکل گورنمنٹ ایکٹ کے اندر ہم نے یہاں اسمبلی سے ترمیم بھی پاس کی جس کے تحت حلقہ بندیوں کا اختیار الیکشن کمیشن کو تفویض ہو گیا ہے۔ اس محکمے اور لوکل الیکشن کمیشن نے مل کر اس

کوfollow کرنا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ الیکشن کمیشن کب تک حلقہ بندیوں کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اس حوالے سے محکمے کا کیا update ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! پنجاب حکومت نے الیکشن کمیشن کے ساتھ مکمل معاونت کی ہے اور ان کو delimitation کے حوالے سے تمام ریکارڈ، ڈیٹا اور دوسری ضروریات مہیا کر دی گئی ہیں۔ اب الیکشن کمیشن نے حلقہ بندیوں کا فیصلہ کرنا اور الیکشن شیڈول کا اعلان کرنا ہے۔ میں on the floor of the House پہلے بھی بیان دے چکا ہوں کہ اگر الیکشن کمیشن کل شیڈول announce کر دیتا ہے تو حکومت 30 دن کے اندر اندر الیکشن کروانے کی پوزیشن میں ہے اور ہم 30 دن میں الیکشن کروا دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرا خیال ہے کہ تفصیلی جواب آگیا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں پہلے بھی اس حوالے سے ایک point raise کر چکا ہوں کہ ہم نے 2013 میں لوکل باڈیز کے حوالے سے جو Act پاس کیا تھا وہ گزٹ میں بھی شائع ہو چکا ہے لیکن ابھی تک ٹی ایم ایز اور ضلعی حکومتیں کام کر رہی ہیں۔ ہم نے اس Act کے حوالے سے نظام بنایا تھا کہ اب میونسپل کمیٹی، ٹاؤن کمیٹی اور میونسپل کارپوریشن کام کریں گی لیکن بیوروکریسی نے ابھی تک اس پر عملدرآمد نہیں ہونے دیا۔ پنجاب حکومت کے تحت جو ٹی ایم ایز کام کر رہی ہیں ان کی کوئی active participation نہیں ہے۔ میں لیہ کی مثال دیتا ہوں کہ ہفتہ پہلے کوٹ سلطان میں ایک بچہ جوہڑ میں ڈوب کر جاں بحق ہو گیا۔ اسی طرح میں ایک سال سے point out کر رہا ہوں کہ ٹی ایم اے لیہ اتنی نااہل ہے کہ لیہ شہر کے وسط میں ریلوے روڈ پر پچھلے سال سے ایک جوہڑ بنا ہوا ہے۔ اب پھر ڈینگی مچھر کا سیزن آنے والا ہے لیکن اس جوہڑ کو ختم کرنے کا انہوں نے کوئی انتظام نہیں کیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! سردار شہاب الدین خان کی بات پر ایکشن لیں۔ وہ بتا رہے ہیں کہ لیّہ میں ایک بچے کی موت واقع ہو گئی ہے۔ آپ سردار صاحب سے تفصیل لیں اور اس حوالے سے متعلقہ محکمہ کو ہدایات جاری کریں۔ اگلا سوال بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 707 ہے جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: ٹی ایم اے کی عمارت کی خستہ حالی و دیگر تفصیلات

*707: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹی ایم اے بہاولپور کی عمارت کو باضابطہ طور پر خطرناک قرار دے دیا گیا ہے، اس کو کب رہائش و دفتری امور کے لئے خستہ حال اور خطرناک قرار دیا گیا؟

(ب) حکومت کب تک اس کی نئی عمارت کی تعمیر کے لئے فنڈ مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) اس حد تک درست ہے کہ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن بہاولپور سٹی کے دفتر کی عمارت قیام پاکستان سے قبل کی تعمیر شدہ ہے اس کی حالت بہت خستہ اور بوسیدہ ہو چکی ہے۔ اس عمارت کی اندرونی دیواریں کچی و پکی تعمیر شدہ ہیں۔ متعدد بار چھتوں کی مرمت کا کام کروایا گیا ہے۔ بارشوں کے موسم میں بارش کا پانی دیواروں کو نقصان پہنچاتا ہے تاحال باضابطہ طور پر اس عمارت کو خطرناک قرار نہ دیا گیا ہے۔

(ب) تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن بہاولپور سٹی کے پاس جدید عمارت تعمیر کرنے کے لئے فنڈز نہ ہیں اگرچہ عمارت بہت خستہ حالت میں ہے مگر تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن بہاولپور سٹی کی مالی پوزیشن بہت کمزور ہے نئی عمارت کی تعمیر کے لئے تقریباً 23 کروڑ کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ ٹی ایم اے کی مالی حالت بہتر ہونے پر اس خستہ حال عمارت کو منہدم کر کے جدید تعمیر عمل میں لائی جا سکے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں سوال نمبر 705 کے حوالے سے ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سندھو صاحب! اب تو ہم اگلے سوال کو take up کر چکے ہیں۔ اب آپ ضمنی سوال تو نہیں کر سکتے لیکن ویسے بات کر لیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے میں ضمنی سوال نہیں کرتا۔ میں اس ایوان کی توجہ اس جانب دلانا چاہتا ہوں کہ آج محکمہ لوکل گورنمنٹ کے سوالات take up ہو رہے ہیں

لیکن اس وقت سیکرٹری لوکل گورنمنٹ گیلری میں موجود نہیں ہیں۔Look at the attitude of the bureaucracy.

جناب قائم مقام سپیکر: سندھو صاحب! سیکرٹری لوکل گورنمنٹ گیلری میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

CH. TAHIR AHMED SINDHU(Advocate): Mr Speaker! I take my words back. I am sorry.

جناب قائم مقام سپیکر: سیکرٹری لوکل گورنمنٹ نئے آئے ہیں اس لئے آپ ان کو پہچان نہیں سکے۔ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب! آپ کوئی ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جواب میں محکمہ نے تسلیم کیا ہے کہ ٹی ایم اے بہاولپور سٹی کی عمارت مخدوش حالت میں ہے اور اسے باقاعدہ طور پر خطرناک قرار دے دیا گیا ہے۔اسی طرح جواب میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کا 23 کروڑ روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے لیکن ٹی ایم اے کی مالی حالت بہتر نہیں ہے اور جب ٹی ایم اے کی مالی حالت بہتر ہو جائے گی تو پھر اس عمارت کی تعمیر عمل میں لائی جا سکتی ہے۔ مجھے یہ گزارش کرنی ہے کہ اگر یہ عمارت working hours کے اندر گرتی ہے اور اس کے نتیجہ میں خدانخواستہ کوئی موت واقع ہو جاتی ہے تو پھر حکومت ان کی امداد کے لئے دو یا پانچ لاکھ روپے کا اعلان ضرور کرے گی لیکن اس عمارت کی تعمیر کے لئے فنڈز مہیا نہیں کر رہی۔ماشاءاللہ ہماری حکومت بہت سمجھدار ہے، یہ بہت سارے funds block allocation میں رکھ لیتی ہے، اپنی مرضی سے منصوبے بناتی ہے اور ان پر یہ رقم خرچ کرتی ہے۔ مجھے پارلیمانی سیکرٹری اس بات کی یقین دہانی کرائیں کہ اگلے مالی سال کے بجٹ میں ٹی ایم اے کی عمارت کی تعمیر کے لئے فنڈز مہیا کر دیئے جائیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب نے جس حوالے سے ابھی نشاندہی فرمائی ہے واقعی ٹی ایم اے کی یہ عمارت بہت پرانی ہے۔یہ عمارت خستہ حال ہے اور شاید پاکستان بننے سے پہلے کی تعمیر شدہ ہے لیکن کسی بھی عمارت کو dangerous declare متعلقہ ڈی سی او کرتے ہیں۔اس حوالے سے ڈی سی او نے ایک کمیٹی بنا دی ہے، کمیٹی کی proceedings ہو رہی ہیں اور جیسے ہی کمیٹی اس عمارت کو dangerous declare کرے گی اس کے فوراً بعد اس عمارت کو نئے سرے سے بنانے کے لئے estimate تیار کیا جائے گا۔ حکومت اس عمارت کا متبادل فراہم کرے گی۔ میں ڈاکٹر صاحب کو ڈی سی او کا خط دے سکتا ہوں جس میں انہوں نے اس عمارت کو dangerous declare کرنے کے لئے کمیٹی تشکیل دی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مجھے خوشی ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب تیاری کے ساتھ بیٹھے ہیں اور اچھے جوابات دے رہے ہیں۔ دیکھیں،اس جواب میں لکھا ہوا ہے کہ "نئی عمارت کی تعمیر کے لئے تقریباً 23کروڑ روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے"یعنی انہوں نے اس حوالے سے estimateتو تیار کر لیا ہے اور اس بات کو تسلیم بھی کیا ہے کہ اس عمارت کی حالت مخدوش ہے۔ میں صرف یہ یقین دہانی چاہتا ہوں کہ اس proceedings کو اگلے دو تین ماہ کے اندر مکمل کیا جائے اور آئندہ مالی سال کے بجٹ میں اس عمارت کی تعمیر کے لئے فنڈز فراہم کئے جائیں تاکہ یہ مسئلہ حل ہو سکے کیونکہ اس مخدوش عمارت سے انسانی جانوں کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اس عمارت کا estimate TMAنے خود لگایا ہے۔ڈی سی او صاحب نے محکمہ بلڈنگ کو لکھا ہے کہ اس عمارت کو چیک کر کے رپورٹ پیش کریں کہ آیا یہ عمارت dangerous ہے،اس عمارت کا کتنا حصہ dangerous ہے یا پھر ساری عمارت ہی dangerous ہے اور اس کو نئے سرے سے بنانے پر کتنی لاگت آئے گی؟صوبائی محکمہ بلڈنگ اس کا جو estimateتیار کرے گا اس کے مطابق آگے proceed کیا جائے گا۔ محکمہ لوکل گورنمنٹ انفرادی طور پر براہ راست اس عمارت کے لئے بجٹ فراہم کرنے کی یقین دہانی نہیں کرا سکتا۔حکومت پنجاب کی طرف سے local level پر ڈی سی او کو جو فنڈز جاتے ہیں اس میں سے اس عمارت کے لئے فنڈز مہیا کئے جائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! اس حوالے سے آپ بھی ان کو ہدایات جاری کریں کہ اس معاملے کو seriously take up کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جی،بہتر ہے۔ان کو ہدایات جاری کر دیتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جواب میں کہا گیا ہے کہ ٹی ایم اے کی مالی حالت خستہ ہے۔ میں اس حوالے سے معاونت کرنے کے لئے تیار ہوں کیونکہ ٹی ایم اے بہاولپور کے پاس اچھی خاصی کمرشل جگہیں موجود ہیں لیکن وہاں فیصلہ کرنے کا فقدان ہے،وہ فیصلہ نہیں کر پاتے اور ڈرتے ہیں۔اگر آپ حکم دیں تو میں ان کو ایسی جگہوں کی نشاندہی کر دیتا ہوں۔ یہ وہاں پر کمرشل پلازے بنا دیں گے تو ٹی ایم اے

کی مالی حالت بہتر ہو جائے گی۔ محکمہ کی ملی بھگت سے لوگ ان جگہوں پر قبضہ کر لیتے ہیں اور اس طرح قیمتی پراپرٹی ضائع ہو جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ساتھ مل بیٹھ کر اس مسئلے کا کوئی حل نکالیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جی، بہتر ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال نمبر 729 پیر کاشف علی چشتی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب فیضان خالد ورک صاحب کا ہے۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1194 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شیخوپورہ: پی پی۔166 کے ترقیاتی کاموں کے لئے جاری کئے گئے فنڈز و دیگر تفصیلات

*1194: **جناب فیضان خالد ورک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حکومت پنجاب نے سال 12-2011 تا 13-2012 میں پی پی۔166 شیخوپورہ کے لئے کتنا فنڈ کس کس کام کے لئے جاری کیا، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا مذکورہ حلقہ کی بنیادی ضروریات گلیوں کا سولنگ، پختہ نالیاں اور پلیاں وغیرہ کے لئے کوئی فنڈز جاری کیا گیا ہے تو کتنا کس کس مد میں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال 12-2011 تا 13-2012 میں مذکورہ حلقہ کی ترقی کے لئے حکومت پنجاب اور ضلعی حکومت نے کوئی توجہ نہ دی، جس کی وجہ سے مذکورہ حلقہ کی گلیاں، نالیاں اور پلیاں جوں کی توں ہیں؟

(د) اگر جز (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب اور ضلعی حکومت مذکورہ حلقہ کی ترقی پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے اس کی گلیاں، نالیاں پختہ کرنے اور پلیاں تعمیر کرنے کو تیار ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) اس حلقہ میں حکومت پنجاب نے سال12۔2011 میں75لاکھ روپے اور ضلعی حکومت نے 6کروڑ 23لاکھ 47ہزار روپے اور مالی سال13۔2012 میں حکومت پنجاب نے 25لاکھ روپے اور ضلعی حکومت شیخوپورہ نے ایک کروڑ 24لاکھ 64ہزار روپے ترقیاتی کاموں پر خرچ کئے جن کی تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 12۔2011 میں ٹی ایم اے شیخوپورہ نے ایک کروڑ11لاکھ32ہزار روپے اور 13۔2012 میں دو کروڑ 77لاکھ 46ہزار روپے گلیوں کی سولنگ ،پختہ نالیاں اور پلیاں وغیرہ پر خرچ کئے جن کی تفصیل تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) درست نہ ہے حکومت پنجاب نے سال12۔2011مالی سال13۔2012 میں مذکورہ حلقہ میں ترقیاتی کام کرائے ہیں جن کی تفصیلات تتمہ (الف وب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حکومت پنجاب نے موجودہ مالی سال14۔2013 میں ایک کروڑ روپے اور ضلعی حکومت نے ایک کروڑ20لاکھ روپے ترقیاتی کاموں کے لئے مختص کئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب فیضان خالد ورک:جناب سپیکر! جز(الف) میں بتایا گیا ہے کہ ضلعی حکومت نے سال 2012-13 میں 6کروڑ23لاکھ 47ہزار روپے پی پی۔166 میں لگائے ہیں۔اس کے بعد دوبارہ ان کو پیسے نہیں ملے یا پھر حلقہ اتنا اچھا بن گیا ہے کہ وہاں پر کسی ترقیاتی کام کی ضرورت ہی نہیں رہی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! معزز ممبر مکمل جواب پڑھیں۔ ضلعی حکومت نے صرف 6کروڑ23لاکھ 47ہزار روپے نہیں لگائے بلکہ اس سے اگلے مالی سال 2012-13 میں حکومت پنجاب کی طرف سے تقریباً25لاکھ روپے کی گرانٹ آئی اور ضلعی حکومت شیخوپورہ نے اس سال پھر ایک کروڑ24لاکھ 64ہزار روپے کے وہاں پر ترقیاتی کام کئے ہیں۔اسی طرح سال 2013-14 کے لئے مزید ایک کروڑ روپے اس حلقے کے ترقیاتی کاموں کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فیضان خالد ورک صاحب!

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری موصوف کو جواب پڑھ کر بتا دیتا ہوں۔ اس جواب میں لکھا ہوا ہے کہ اس حلقہ میں حکومت پنجاب نے سال 12-2011 میں 75 لاکھ روپیہ اور ضلعی حکومت نے 6 کروڑ 23 لاکھ 47 ہزار روپیہ اور مالی سال 13-2012 میں حکومت پنجاب نے 25 لاکھ روپیہ اور ضلعی حکومت شیخوپورہ نے ایک کروڑ 24 لاکھ 64 ہزار روپیہ ترقیاتی کاموں پر خرچ کیا جن کی تفصیل ایوان کی میز پر آ گئی ہے۔

جناب سپیکر! جز(ب) میں ہے کہ سال 12-2011 میں ٹی ایم اے ضلع شیخوپورہ ایک کروڑ 11 لاکھ 32 ہزار روپیہ اور سال 13-2012 میں 2 کروڑ 77 لاکھ 46 ہزار روپیہ گلیوں، سولنگ اور پختہ نالیوں پر خرچ کیا گیا جن کی تفصیل بھی انہوں نے ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے جز(ج) میں جواب دیا ہے کہ درست نہ ہے۔ حکومت پنجاب نے سال 12-2011 اور سال 13-2012 میں مذکورہ ترقیاتی کام کرائے جن کی تفصیل بھی یہاں پر آ گئی ہے۔ معزز وزیر نے بات کی ہے کہ زیادہ پیسا خرچ کیا گیا ہے تو پہلے مجھے 6 کروڑ روپیہ نظر آیا اُس کے بعد تو کم ہی ہوتے گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری صاحب! آپ نشاندہی کر دیں ناں! جہاں کوئی ضرورت ہوگی یہ آپ کے ساتھ cooperate کریں گے۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ بیٹھ کر یہ ساری چیزیں دیکھ لیں اور اگر میرا سوال غلط ہے تو پھر مجھے بتا دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ کا سوال بالکل ٹھیک ہے۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! انہوں نے جز(د) کا جو جواب دیا ہے میں اس حوالہ سے ایک سوال کرنا چاہوں گا کہ ٹی ایم اے نے سال 14-2013 میں جو ترقیاتی کام کئے ہیں جس کے ابھی تک ٹھیکے داروں کو پیسے نہیں ملے اور جب میں نے پتا کیا تو مجھے بتایا گیا کہ ٹی ایم اے دیوالیہ ہو گئی ہے تو کیا ٹی ایم اے shortfall میں چلی گئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ معزز ممبر کو ساتھ بٹھا کر اُن سے بات کریں کہ جن کاموں کے پیسے زیادہ announce کئے گئے ہیں اور کم دیئے گئے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ جی، اگلا

سوال نمبر 1215 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کورم نہیں ہے، کورم پورا کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہذا اجلاس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ جی، چودھری صاحب!

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(۔۔۔جاری)

وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کی ہدایت کے مطابق خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ، علامہ محمد غیاث الدین اور میں نے چیئرنگ کراس چوک میں مظاہرین کے پاس جا کر اُن کی بات سُنی ہے۔ ایک ٹریول ایجنسی نے اُن سے عمرے کے پیسے لے کر بہت بڑا فراڈ کیا ہے۔ میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ سارا معاملہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے نوٹس میں پہلے ہی آ چکا ہے۔ انہوں نے آر پی او گوجرانوالہ کو آرڈر جاری کر دیئے ہیں کہ اُن کے خلاف فوراً کارروائی کر کے گرفتار کیا جائے اور اگر وہ باہر بھاگ گئے ہیں تو اُنہیں انٹرپول کے ذریعے گرفتار کیا جائے۔ ہم نے اُن کی ساری باتیں سُنی ہیں اور انہیں کہا ہے کہ آپ ایک کمیٹی بنالیں تو ہم وزیر اعلیٰ سے آپ کی ملاقات بھی کرائیں گے اور اس کیس کو انشاء اللہ تعالیٰ نیب میں بھی لے کر جائیں گے۔ انہوں نے اس commitment پر اپنا احتجاج ختم کر دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 1309 میاں محمود الرشید صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال حاجی جاوید اختر انصاری صاحب کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1341 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے حاجی جاوید اختر انصاری کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

قصور: کاہنہ میں ٹوٹ پھوٹ کا شکار گلیوں اور سڑکوں کی تفصیلات

***1341: حاجی جاوید اختر انصاری:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایک مؤقر اخبار "نوائے وقت" کی خبر مورخہ 13۔7۔4 کے مطابق کاہنہ قصور کی گلیاں کھنڈرات بن گئی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول والی گلی شالامار ٹاؤن، فیین روڈ، شہزادہ روڈ اور اس سے ملحقہ متعدد گلیاں عرصہ دراز سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان گلیوں میں گندہ پانی کئی کئی دنوں تک کھڑا رہتا ہے جس کے باعث شہریوں کا چلنا محال ہو گیا ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ علاقے کے مسائل کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) درست نہ ہے۔ کاہنہ کی چند گلیاں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں تاہم ٹی ایم اے اپنے محدود وسائل سے کاہنہ میں ترقیاتی کام کروا رہی ہے۔

(ب) گورنمنٹ بوائز ہائی سکول، شالامار ٹاؤن کی گلیوں اور شہزادہ روڈ کی تعمیر کا کام شروع ہے۔

(ج) کاہنہ کی آبادی کافی پھیل چکی ہے۔ کاہنہ میں نکاسی آب کے لئے ڈسپوزل پمپ کام کر رہا ہے بعض اوقات لوڈشیڈنگ کی وجہ سے نکاسی آب کا مسئلہ بن جاتا ہے۔

(د) مذکورہ علاقہ میں حلقہ کے عوامی نمائندوں کی ہدایت کے مطابق کچھ ترقیاتی کام جاری ہیں اور حکومت آئندہ مالی سال 15۔2014 میں بننے والی ADP میں مزید ترقیاتی منصوبے شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! جز(الف) میں جو سوال پوچھا گیا تھا اس کے جواب میں پہلے محکمہ نے کہہ دیا کہ درست نہ ہے اور اس کے بعد محکمہ کہہ رہا ہے کہ گلیاں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اپنے محدود وسائل کے مطابق کام بھی شروع ہے۔ میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ بتادیں کہ گلیوں کی تعمیر کے لئے کتنا فنڈ ملا ہے، یہ کام کب سے شروع ہے اور کب تک مکمل ہو جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! سوال پوچھا گیا تھا کہ کاہنہ کی گلیاں کھنڈرات کا منظر پیش کرتی ہیں جبکہ اس طرح نہیں ہے بلکہ وہاں پر بہت زیادہ ڈویلپمنٹ ہوئی ہے۔ میاں محمد شہباز شریف نے پچھلے دور میں خصوصی گرانٹ جاری کی تھی۔ ہم نے اس سوال کے جواب میں ذکر کیا ہے کہ وہاں پر شہزادہ روڈ پر کام شروع ہوا ہے۔ ہم نے 30 لاکھ روپے کی لاگت سے اس کا ایک حصہ مکمل کر دیا ہے اور باقی حصہ کے لئے مزید فنڈ کے estimate کے لئے میں نے ٹاؤن کو کہہ دیا ہے۔ انشاء اللہ اس کا بقیہ حصہ نشتر ٹاؤن مکمل کر دے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس میں شالامار ٹاؤن کی گلیوں کا بھی ذکر ہے اس بارے میں یہ بھی بتا دیں کہ کام کب شروع ہو گا اور اس کے لئے کتنا فنڈ رکھا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! شالامار ٹاؤن کاہنہ کے ساتھ ملحقہ ایک نئی آبادی ہے جہاں بہت کم آبادکاری ہوئی ہے۔ اِکا دُکا گلیوں میں جہاں آبادکاری تھی وہاں پر تو ڈویلپمنٹ کر دی گئی ہے باقی سڑکوں پر کم مکان بنے ہوئے ہیں۔ یہ ایک چھوٹی سی آبادی ہے وہاں جیسے ہی آبادی زیادہ ہو گی تو ہم وہاں پر سڑکیں بنا دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ملتان: سال 2012-13 کے دوران سڑکوں کو پختہ کرنے کے لئے مختص کردہ رقم و دیگر تفصیلات

*293: حاجی جاوید اختر انصاری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔195 ملتان میں کس کس سڑک کی حالت مخدوش ہے، ان کے نام اور لمبائی بتائیں؟

(ب) ان سڑکوں کی از سر نو تعمیر کب تک متوقع ہے؟

(ج) سال 2012-13 میں اس حلقہ کی کس کس سڑک کو پختہ کرنے کے لئے رقم مختص کی گئی تھی، ان سڑکوں کے نام اور مختص رقم کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی۔195 کی چار سڑکوں کی حالت مخدوش ہے ان سڑکوں کے نام اور لمبائی کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

1۔ از ٹی چوک تا نون چوک لمبائی 1.10 کلومیٹر
2۔ سڑک شاہ رکن عالم کالونی (مختلف بلاکس) لمبائی 2.00 کلومیٹر
3۔ سڑک نیو ملتان لمبائی 2.5 کلومیٹر
4۔ سڑک چونگی نمبر 14 تا چونگی نمبر 11 (لیفٹ سائیڈ) 0.4 کلومیٹر

(ب) مندرجہ بالا چار سڑکوں کی مرمت کے لئے 36.00 ملین روپے کے فنڈز درکار ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ شہری ضلعی حکومت ملتان وسائل نہ ہونے کی وجہ سے ان سڑکوں کی بحالی کا کام نہ کر سکتی ہے۔ فنڈز کی فراہمی کے لئے محکمہ پی اینڈ ڈی کو لیٹر ارسال کر دیا گیا ہے۔

(ج) سال 2012-13 میں اس حلقہ کی جن سڑکات کو پختہ کیا گیا ہے ان کے نام اور مختص رقم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ملتان: نالیوں، پلیوں اور سولنگ کی تعمیر و مرمت و دیگر تفصیلات

*294: حاجی جاوید اختر انصاری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔195 ملتان سال 12۔2011 اور 13۔2012 میں محکمہ کے تحت کتنی نالیوں، پلیوں اور سولنگ کا کام کروایا گیا اور ان پر کتنے اخراجات ہوئے؟

(ب) یہ کام کن کن سرکاری افسران / اہلکاران کی زیر نگرانی کیا گیا ان کے نام، عہدہ سے آگاہ کریں؟

(ج) ان میں سے کتنی سولنگ، نالیاں اور پلیاں ایسی ہیں جن کا کام تکمیل کو نہیں پہنچا اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یونین کونسل نمبر 18 مکمل اور یونین کونسل نمبر 20، 19 اور 22 جزوی صوبائی حلقہ پی پی۔195 ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن موسیٰ پاک (شہید) ملتان کی حدود میں شامل ہیں جن کی بابت ترقیاتی کام دوران سال 12۔2011 اور 13۔2012 بذریعہ آئی اینڈ ایس برانچ ٹی ایم اے موسیٰ پاک (شہید) ملتان تمام تر ضروری کارروائی و منظوری تکمیل پائے۔ ترقیاتی کاموں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) افسران و اہلکاران جو کہ درج بالا ترقیاتی سکیموں کے دوران ٹی ایم اے موسیٰ پاک (شہید) ملتان میں تعینات رہے ان کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تمام تر منصوبہ جات مکمل ہو چکے ہیں۔

ضلع ننکانہ صاحب: تعمیراتی ٹھیکوں کی نیلامی میں بے قاعدگیوں کی تفصیلات

*583: میاں طاہر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ بلڈنگز ضلع ننکانہ صاحب کے ایک متعلقہ افسر نے ستمبر 2012 میں 2 کروڑ 60 لاکھ 3 ہزار کے 10 تعمیراتی ٹھیکوں کی نیلامی کروانے کی بجائے ٹھیکیداروں سے مبینہ طور پر 4½ فیصد کے حساب سے لاکھوں روپے کا پول لے کر من پسند ٹھیکیداروں کو ٹھیکے تقسیم کر دیئے ہیں، جس سے حکومتی خزانے کو لاکھوں روپے کا نقصان پہنچایا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ٹھیکوں کے ٹینڈرز ٹھیکیداروں کو جاری کرنے کی بجائے ان ٹینڈروں پر دستخط کرواکر خود ہی ملی بھگت کر کے محکمہ بلڈنگ کے عملہ سے فل ریٹ پر بھر لئے گئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ٹھیکوں کو چند روز قبل بھی ڈسٹرکٹ آفیسر بلڈنگ ننکانہ صاحب نے لاکھوں روپے پول رشوت لے کر اپنے من پسند ٹھیکیداروں میں الاٹ کر دیئے تھے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس بابت کمشنر لاہور ڈویژن کو شکایت ملنے پر انہوں نے مذکورہ ٹھیکہ جات کینسل کر دیئے تھے جبکہ اب دوبارہ اسی آفیسر نے اخبارات اشتہار کے بعد انہی ٹھیکوں کو پرانے ٹھیکیداروں میں انڈر ہینڈ گیم کرتے ہوئے بانٹ دیا ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس کی تحقیقات ایف آئی اے یا سی ایم آئی ٹی سے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست نہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے ٹینڈرز تمام ٹھیکیداروں کو جاری کئے گئے اور بعد ازاں ممبران tender opening board ٹھیکیداروں کی موجودگی میں کھولے گئے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے جو ریٹ ٹھیکیداروں نے درج کئے تھے وہ Permissible Limit سے زائد تھے اس لئے ٹینڈرز کینسل کئے گئے۔

(ہ) تمام ٹینڈرز شفاف طریقے سے ممبران Tender Opening Board اور ٹھیکیداروں کی موجودگی میں کئے گئے اور تمام ریگولیشن کو ملحوظ خاطر رکھا گیا۔

ضلع بہاولنگر: تحصیل منچن آباد کی سڑکوں کی موجودہ صورتحال کی تفصیلات

*662: جناب شوکت علی لا لیکا: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل منچن آباد و تحصیل بہاولنگر میں گزشتہ چار سالوں میں کتنی روڈز کی مرمت ہوئی ہے اور ان کی موجودہ صورتحال کیا ہے؟

(ب) قانونی طور پر کتنی مدت کے بعد روڈ کی مرمت کی ضرورت پیش آتی ہے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل منچن آباد تحصیل بہاولنگر میں گزشتہ چار سالوں میں جن روڈز کی مرمت ہوئی ان کی حالت بہتر ہے تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) قانونی طور پر روڈ کی مرمت(resurfacing)چار سال کے بعد ہونی چاہئے۔

فیصل آباد:پی پی۔69 کی سڑکوں پر پیچ ورک کی تفصیلات

*1275:میاں طاہر:کیاوزیرلوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال12۔2011اور13۔2012کے دوران پی پی۔69 فیصل آباد میں کس کس روڈ / سڑک پر پیچ ورک کیا گیا،ان کے نام، تخمینہ لاگت اور لمبائی سڑک / روڈوار بتائیں؟

(ب) پیچ ورک کس کس سرکاری ملازم کی نگرانی میں کروایا گیا،ان کے نام،عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) کیا جن سڑکوں / روڈز پر پیچ ورک ہوا اس کا موقع پر کسی آفیسر نے ملاحظہ کیا ہے اگر ہاں تو کس کس آفیسر نے موقعہ ملاحظہ کیا ہے؟

(د) کس کس سڑک / روڈ پر فرضی پیچ ورک کر کے اس کی رقم خُورد بُرد کرنے کا انکشاف ہوا ہے اور کس کس پیچ ورک کا کام غیر معیاری اور ناقص پایا گیا ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس پیچ ورک کی تحقیقات انٹی کرپشن کے ٹیکنیکل ونگ سے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال12۔2011اور13۔2012کے دوران پی پی۔69فیصل آباد میں کسی سڑک پر کوئی پیچ ورک کیا گیا ہے اور نہ ہی کوئی ادائیگی کی گئی ہے البتہ ٹی ایم اے اقبال ٹاؤن فیصل آباد نے سال13۔2012میں درج ذیل سڑکوں پر ٹی ایم اے کے ٹھیکیدار سے امام بارگاہوں کے روٹس پر پیچ ورک کروایا تھا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

i۔ منڈی کوارٹرامام بارگاہ روٹ:لمبائی150فٹ

ii۔ حسینیہ چوک امام بارگاہ روٹ،گراونڈ قریشیاں:لمبائی50فٹ

(ب) پیچ ورک کا کام میاں ندیم انور سابقاٹاؤن میونسپل آفیسر ٹی ایم اے اقبال ٹاؤن، فیصل آباد کی نگرانی میں کرایا گیا۔
(ج) پیچ ورک کا کام میاں ندیم انور سابقاٹاؤن میونسپل آفیسر ٹی ایم اے اقبال ٹاؤن، فیصل آباد نے ملاحظہ کیا۔
(د) کسی بھی سڑک پر تین دفعہ پیچ ورک نہ کیا گیا ہے رقم خُورد بُرد ہونے کے بارے میں کوئی شکایت دفتر ٹی ایم اے اقبال ٹاؤن فیصل آباد کو موصول نہ ہوئی ہے۔
(ہ) کسی بھی سڑک پر بار بار پیچ ورک نہ کیا گیا ہے اور نہ ہی اس کی ادائیگی ہوئی ہے۔

ملتان:09-2008اور10-2009کے دوران فراہم کیا گیا بجٹ و دیگر تفصیلات

*295: حاجی جاوید اختر انصاری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) ضلعی حکومت ملتان کا سال09۔2008اور10۔2009 کا کل بجٹ سال وار بتائیں، کتنی آمدن ضلع ہذا کوان سالوں کے دوران کس کس مد میں سے ہوئی اور کتنی رقم ان سالوں کے دوران صوبائی حکومت سے وصول ہوئی؟
(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم کن کن مدات میں خرچ کی گئی، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟
(ج) ان سالوں کے دوران اس ضلع کی یو سیز کو کس کس مد کے لئے کتنی کتنی رقم فراہم کی گئی، تفصیل یو سیز وار اور سال وار بیان کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):
(الف) ضلعی حکومت ملتان کا سال09-2008اور10-2009کا کل بجٹ اور مختلف مدات میں آمدن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	سال	Opening Balance	گرانٹ از صوبائی حکومت	OSR (لوکل آمدن)	کل آمدن	خرچ
1	2008-09	1086.125	6190.759	145.847	7422.731	5914.341
2	2009-10	1626.227	5916.843	172.148	7715.218	6235.213

صوبائی حکومت سے موصولہ گرانٹ کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	مدات	2008-09	2009-10
		سال	
1	PFC ایوارڈ	3820.850	4143.00
2	ٹائیڈ گرانٹ	1017.877	1403.843
3	گرانٹ 08-2007	106.00	
4	ضمنی گرانٹ 10-2009	600.00	
5	CDG شیئر	355.032	370.00

(ب) ان سالوں کے دوران رقم مندرجہ ذیل مدات میں خرچ کی گئی۔

نمبر شمار	مدات	2008-09	2009-10
		سال	
1	تنخواہ	3225.134	3662.134
2	غیر ترقیاتی اخراجات	577.021	560.086
3	ترقیاتی اخراجات	718.110	1497.327

(ج) ضلعی حکومت ملتان کو فراہم کی گئی رقم یوسیز وار اور سال وار اور مد وار کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	تعداد یوسی	سالانہ رقم	مد	ماہانہ رقم فی یوسی	ہیڈ آف اکاؤنٹ
1	2008-09	129	184.212	تنخواہ/ غیر ترقیاتی	1,19,000/۔	یونین ایڈمنسٹریشن AO5207
2	2009-10	129	163.978	تنخواہ/ غیر ترقیاتی	1,05,929/۔	یونین ایڈمنسٹریشن AO5207

ضلع ملتان کی 129 یوسی کو مذکورہ بالا رقم صوبائی حکومت کی طرف سے صرف تنخواہ / غیر ترقیاتی مد میں فراہم کی گئی۔ سالانہ رقم کی یوسیز وار تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پاکپتن: پی پی۔231 میں لوکل گورنمنٹ کے منصوبوں کی منظوری و دیگر تفصیلات

*729: پیر کاشف علی چشتی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔231 ضلع پاکپتن میں لوکل گورنمنٹ کی کتنی سکیموں کی منظوری دی؟

(ب) یہ سکیمیں کب شروع کی گئیں اور ان کا تخمینہ لاگت، مدت کیا تھی؟

(ج) اس میں کتنی سکیمیں تاحال مکمل ہیں، ان سکیموں میں تاخیر کی وجہ سے کتنا مالی اضافی بوجھ برداشت کرنا پڑا؟

(د) کیا حکومت نے ان سکیموں کو بروقت مکمل نہ کرنے والے افسران سے باز پُرس کی، ان کی انکوائری کی گئی، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی پنجاب نے پچھلے پانچ سال کے دوران حلقہ پی پی۔231 میں کسی بھی سکیم کی منظوری نہ دی ہے۔

(ب) محکمہ پی اینڈ ڈی پنجاب کے تحت مذکورہ حلقہ میں کوئی سکیم شروع نہ کی گئی ہے۔

(ج) جواب جز(ب) کے مطابق ہے۔

(د) چونکہ محکمہ پی اینڈ ڈی پنجاب کے تحت کوئی سکیم شروع ہی نہیں کی گئی اس لئے افسران سے باز پُرس کا مسئلہ نہ ہے اور نہ ہی کسی انکوائری کی ضرورت ہے۔

ضلع پاکپتن: ملکہ ہانس کی آبادی کو واٹر سپلائی کی فراہمی و بجلی کے بل کی ادائیگی کی تفصیلات

*1368: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔229 ضلع پاکپتن کے قصبہ ملکہ ہانس جس کی آبادی 60ہزار سے زائد ہے۔ وہاں واٹر سپلائی کی فراہمی کے لئے ٹربائن کا بجلی بل 100 روپیہ فی گھر وصول کیا جاتا رہا ہے۔ جو تقریباً 20 سے 25 لاکھ روپے کی رقم بنتی ہے اور وہ یونین کونسل کا سیکرٹری لے کر بھاگ گیا ہے؟

(ب) ضلع پاکپتن میں کن علاقہ جات میں واٹر سپلائی کا بل ٹی ایم اے ادا کرتا ہے۔ تفصیل علاقہ و قصبہ جات فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ قصبہ قبولہ شریف جو ضلع پاکپتن میں ہی ہے وہاں پر ٹربائن کے بجلی کا بل ٹی ایم اے ادا کرتا ہے؟

(د) اگر جز(ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا قصبہ ملکہ ہانس کی ٹربائن کا بل ٹی ایم اے ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حلقہ پی پی۔229 ضلع پاکپتن کے قصبہ ملکہ ہانس کی آبادی تقریباً 30ہزار ہے۔ یہ درست ہے کہ ماہانہ واٹر ریٹ 100روپے مقرر ہے اور اگر 100فیصد وصولی کی جائے تو کل رقم 20سے 25 لاکھ روپے بنتی ہے۔ جہاں تک اس رقم کی خُورد بُرد کا تعلق ہے۔ عوامی شکایات کے پیش نظر جناب ڈی سی او پاکپتن نے متعلقہ سیکرٹری یونین کونسل تجمل حسین کے خلاف انکوائری کا حکم دیا۔ انکوائری کے مطابق سیکرٹری یونین کونسل قصوروار پایا گیا جسے چارج شیٹ کر دیا گیا اور معاملہ انٹی کرپشن ساہیوال کو ضروری کارروائی کے لئے ارسال کیا گیا ہے تاہم اس کے خلاف تجمل حسین، سیکرٹری یونین کونسل نے گورنر پنجاب کو اپیل کی ہے اور گورنر صاحب نے کمشنر ساہیوال کو hearing آفیسر مقرر کیا ہے جو کہ زیر کارروائی ہے۔

(ب) ضلع پاکپتن میں ٹی ایم اے پاکپتن اور عارف والا مندرجہ ذیل علاقہ جات میں واٹر سپلائی کا بل ادا کرتی ہیں:

نمبر شمار	علاقہ / قصبہ	ٹی ایم اے
1	شہر عارف والا	عارف والا
2	قصبہ قبولہ	عارف والا
3	سابقہ میونسپل کمیٹی پاکپتن شریف	پاکپتن

(ج) درست ہے قصبہ قبولہ کے واٹر سپلائی کے بجلی کے بلوں کی ادائیگی ٹی ایم اے عارف والا کرتی ہے۔

(د) قصبہ ملکہ ہانس ٹی ایم اے پاکپتن میں واقع ہے۔ مالی حالت کمزور ہونے کی وجہ سے ٹی ایم اے پاکپتن مذکورہ قصبہ کے بجلی کا بل ادا کرنے کا ارادہ نہ رکھتی ہے۔

فیصل آباد: پی پی۔58 میں واٹر سپلائی کے پلانٹس لگانے کی تفصیلات

*1404: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔58 فیصل آباد کی کس کس یو سی میں واٹر سپلائی کے لئے purification پلانٹ کب سے چل رہے ہیں؟

(ب) ہر پلانٹ کا تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) ان پلانٹس کی نگرانی کے لئے کتنا عملہ کام کر رہا ہے؟

(د) ان پلانٹ کی سالانہ دیکھ بھال کے لئے سال12۔2011اور13۔2012 کے دوران کتنی رقم خرچ ہوئی ہے اور کون کون ساکام کروایا گیا ہے؟

(ہ) اس وقت کون کون ساپلانٹ کس بناء پر کب سے بند پڑاہوا ہے؟

(و) جن یوسیز میں یہ پلانٹ نہ ہیں ان میں کب تک یہ نصب کر دیئے جائیں گے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی۔58 کی کسی بھی یونین کونسل میں واٹر سپلائی کے لئے کوئی بھی purificationپلانٹ نہ لگایا ہے۔

(ب) کوئی بھی پلانٹ موجود نہ ہے نہ تخمینہ لاگت بتایا جا سکتا ہے۔

(ج) کوئی پلانٹ موجود ہے اور نہ ہی کوئی عملہ کام کر رہا ہے۔

(د) کوئی پلانٹ موجود ہے نہ دیکھ بھال وغیرہ پر کوئی خرچ ہوا۔

(ہ) کوئی پلانٹ موجود نہ ہے اس لئے بند پڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(و) کوشش ہے کہ جس جگہ ضرورت ہے جلد فلٹریشن پلانٹ لگائے جائیں۔

ضلع اوکاڑہ: میونسپل ٹاؤن حویلی لکھا کے ذرائع آمدن و دیگر تفصیلات

*1548: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) میونسپل ٹاؤن حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ کے ذرائع آمدن کون کون سے ہیں؟

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مذکورہ ٹاؤن کو کتنی کتنی آمدن کن کن مدات میں ہوئی، علیٰحدہ علیٰحدہ سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) متعلقہ انتظامیہ نے اپنی آمدنی کو بڑھانے کے لئے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کون کون سے مثبت اقدامات اٹھائے اور ان سے آمدن میں بتدریج کتنا کتنا اضافہ ہوا، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) اگر آمدن میں اضافہ نہیں ہوا تو اس کے ذمہ داران افسران واہلکاران کے خلاف کارروائی کی گئی اگر نہیں تو کیوں؟

(ہ) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران تمام مدات میں مذکورہ ٹاؤن کے کل کتنے اخراجات اور کل کتنی آمدن ہوئی؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) میونسپل ٹاؤن حویلی لکھا کے ذرائع آمدن درج ذیل ہیں:

UIP ٹیکس، لائسنس فیس، بس سٹینڈ فیس، ویگن سٹینڈ فیس، رکشا فیس، تانگہ، ریڑھا و ہتھ ریڑھی فیس، بلڈنگ و کنورژن فیس، مذبحہ فیس، واٹر ریٹ، سیوریج ٹیکس، لیٹرین فیس، گندہ پانی ڈسپوزل ورکس، منڈی مویشیاں و بکر منڈی فیس، کرایہ دکانات، نقل فیس وغیرہ، تاہم سال 15-2014 سے منڈی مویشیاں فیس ختم ہو گئی ہے۔

(ب) آمدنی کی تفصیلات تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) آمدن کو بڑھانے کے لئے کوئی نیا ٹیکس عائد نہ کیا گیا۔ تاہم موجودہ ٹیکسز کی شرح میں اضافہ کیا گیا۔ ٹیکسز میں اضافہ کی وجہ سے سالانہ آمدن میں تقریباً 10 سے 15 لاکھ روپے کا اضافہ ہوا۔

(د) آمدن میں سالانہ 10 سے 15 لاکھ روپے کا اضافہ ہوا لہذا کسی اہلکار کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں نہ لائی گئی۔

(ہ) گزشتہ پانچ سال کی آمدن: 25,77,87,770/- روپے
گزشتہ پانچ سال کے اخراجات: 17,14,88,619/- روپے
اخراجات کی تفصیلات تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ضلع اوکاڑہ: میونسپل ٹاؤن حویلی لکھا کی گلیوں و محلہ جات میں سٹریٹ لائٹ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*1549: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میونسپل ٹاؤن حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ نے شہر میں کن کن محلہ جات کی کن کن گلیوں میں سٹریٹ لائٹس کی سہولت فراہم کی ہوئی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ریکارڈ میں پورے شہر کی گلیوں کو سٹریٹ لائٹس کی فراہمی کی گئی لیکن زمینی حقائق اس کے برعکس ہیں؟

(ج) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران سٹریٹ لائٹس کی فراہمی کی مد میں کون کون سی اشیاء کتنی کتنی مقدار میں خریدی گئیں اور ان پر کل کتنے اخراجات آئے، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہر کو سٹریٹ لائٹس کی فراہمی کے نام پر ہر ماہ لاکھوں روپے بلوں کی مد میں نکلوائے جا رہے ہیں؟

(ہ) مذکورہ مد میں اخراجات کے بارے میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران آڈٹ کروایا گیا، اگر کروایا گیا تو ان سالوں کی آڈٹ رپورٹس ایوان میں پیش کریں اور اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جن محلہ جات و گلیوں میں سٹریٹ لائٹس کی سہولت فراہم کی ہوئی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

	محلہ	گلی
1۔	محلہ اسلام	میاں غلام قادر والی، ماسٹر ریاض والی، مقبول اور وٹو والی
2۔	محلہ جنڈی	چودھری شاہد اقبال والی، آصف خان والی، رفیق انجم والی
3۔	محلہ ڈھکی	عبدالغنی رحمانی والی
4۔	محلہ صدر بازار	حاجی مشتاق خان چائے والی، جامع مسجد والی
5۔	سرکلر روڈ	کلینک ڈاکٹر حفیظ والی
6۔	شکور آباد	سکول والی
7۔	بورڈنگ ہاؤس	شیخ حاکم والی، جہانگیر زرگر والی

(ب) یہ درست نہیں ہے۔

(ج) گزشتہ پانچ سالوں میں سٹریٹ لائٹ کی مد میں درج ذیل اشیاء خریدی گئیں:

سال	رقم	اشیاء	تعداد
2009-10	41719روپے	ٹیوب لائٹس مکمل سیٹ	125عدد
2010-11	88018روپے	سٹارٹر	50عدد
		ٹیوب راڈ	70عدد
		تار	10عدد کوائل
2011-12	67782روپے	انرجی سیور	15عدد
		تار	10عدد کوائل
		ٹیوب راڈ	70عدد

2012-13	112620روپے	انرجی سیور	15عدد
		تار	10عدد کوائل
		ٹیوب راڈ	70عدد
2013-14	266000روپے	سٹارٹر،	50عدد
		ٹیوب راڈ	50عدد
		تار	15عدد کوائل
		انرجی سیور	100عدد

(د) یہ درست نہ ہے۔ جن محلہ جات و گلیوں میں سٹریٹ لائٹس فراہم کی گئی ہیں ان کا بجلی کا کنکشن اس محلہ کے گھروں سے کیا گیا ہے تاہم میونسپل ٹاؤن حویلی لکھا سٹریٹ لائٹس کے بجلی کے بل کی مد میں کوئی رقم ادا نہیں کر رہا ہے۔

(ہ) مروجہ قانون کے مطابق ٹی ایم اے کا پری آڈٹ ہوتا ہے جو کہ لوکل فنڈ آڈٹ / فنانس ڈیپارٹمنٹ کا تحصیل اکاؤنٹس آفیسر کرتا ہے لہذا ٹی ایم اے کا کوئی بھی خرچہ مذکورہ آفیسر کی کلیئرنس کے بغیر نہیں کیا جاتا۔

لاہور: ملازمین کی بھرتی و دیگر تفصیلات

*1599: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔144 لاہور شالامار ٹاؤن اور واہگہ ٹاؤن میں یونین کونسلز کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) متذکرہ یونین کونسلز میں کتنے ملازمین تعینات ہیں، سکیل وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) 2012-13 میں ان یونین کونسلز میں کتنے ملازمین بھرتی کئے گئے، ان کی سکیل وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ متذکرہ یونین کونسلز میں میرٹ سے ہٹ کر بھرتی کی گئی جس سے نااہل اور کرپٹ افراد بھرتی ہو گئے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی۔144 لاہور شالامار ٹاؤن اور واہگہ ٹاؤن میں واقع یونین کونسلز کی کل تعداد 17 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ شالامار ٹاؤن	5	(36,35,34,33,18)
2۔ واہگہ ٹاؤن	12	(65,62,53,52,51,50,49,42,40,39,38,37)

(ب) یونین کونسلز میں تعینات ملازمین کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے:۔

(ج) 13۔2012 میں شالامار ٹاؤن اور راوی ٹاؤن کی کسی یونین کونسل میں کوئی بھرتی نہ ہوئی ہے۔

(د) میرٹ سے ہٹ کر کوئی بھرتی نہ کی گئی ہے۔

لاہور: مویشیوں کو آبادیوں سے باہر منتقل کرنے کی تفصیلات

*1600: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ شالامار ٹاؤن اور واہگہ ٹاؤن لاہور کی حدود میں 2012 سے 2013 کے دوران کتنے مویشی پکڑے اور ان کے مالکان کو کتنا جرمانہ کیا، اس کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا مذکورہ ٹاؤنز کی آبادیوں میں سے مویشیوں کو آبادی سے باہر منتقل کر دیا گیا ہے، اگر نہیں تو کب تک کر دیا جائے گا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ٹی ایم اے شالامار ٹاؤن انتظامیہ نے سال 2012 تا 2013 کل 314 مویشی پکڑے جن کو مبلغ 465000/۔ روپے جرمانہ وصول کر کے واگزار کیا گیا اور بعد ازاں شہری حدود سے باہر منتقل کر دیئے گئے جبکہ واہگہ ٹاؤن لاہور کی حدود میں 2012 سے 2013 کے دوران کل 47 مویشی پکڑے اور ان کے مالکان کو مبلغ 1,27,000/۔ روپے جرمانہ کیا گیا۔

(ب) ٹی ایم اے شالامار ٹاؤن کی حدود سے مویشیوں کو مکمل طور پر شہری حدود سے باہر منتقل کر دیا گیا ہے۔

ٹی ایم اے واہگہ ٹاؤن لاہور کی اکثریتی آبادی دیہی ہے جو سات یونین کونسل پر مشتمل ہے، وہاں پر حکومت نے مویشی رکھنے کی اجازت دی ہوئی ہے جبکہ واہگہ ٹاؤن کی باقی پانچ شہری یونین کونسلز کی آبادیوں سے مویشیوں کو باہر منتقل کر دیا گیا ہے۔

لاہور: سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا عملہ فوڈ سکواڈ کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1656: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کا عملہ فوڈ سکواڈ کتنے افراد / ملازمین پر مشتمل ہے ان کے نام اور گریڈ بتائیں؟

(ب) ان کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں اور موٹر سائیکل ہیں یہ کن کن کے زیر استعمال ہیں؟

(ج) اس عملہ نے یکم جون 2011 سے آج تک لاہور شہر کی حدود میں کن کن دکانداروں اور دیگر افراد / فرموں / کمپنیوں کے چالان کس کس بناء پر کئے ہیں؟

(د) ان چالانوں سے حکومت کو کتنی آمدن ہوئی ہے اور اس وقت کتنے چالان زیر التواء ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کا عملہ فوڈ سکواڈ دس افراد پر مشتمل ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سیریل نمبر	نام	عہدہ	گریڈ
1	محمد ایوب چودھری	ڈسٹرکٹ آفیسر فوڈ	17
2	عامر منیر ملک	چیف فوڈ انسپکٹر	11
3	محمد کامران بٹ	فوڈ انسپکٹر	06
4	سجاد حسین وڑائچ	فوڈ انسپکٹر	06
5	محمد اقبال	فوڈ انسپکٹر	06
6	میاں حسان بن عقیل	فوڈ انسپکٹر	06
7	سلیم شہزاد	فوڈ انسپکٹر	06
8	عمران اقبال	فوڈ انسپکٹر	06
9	میاں فہد وحید	فوڈ انسپکٹر	06
10	عمر اسلام	فوڈ انسپکٹر	06

(ب) عملہ کے پاس صرف ایک سرکاری HILUX سنگل کیبن ڈالہ ہے جس کا نمبر LXC-3109 ہے۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے 2012 سے آج تک ہوٹل، بیکری، شادی ہالز و دیگر کو مبلغ 13,853,100/-روپے جرمانہ کیا۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان چالانوں سے حکومت کے خزانے میں مبلغ ایک کروڑ 70 لاکھ روپے جمع ہوئے جبکہ 7124 مقدمات زیر التواء ہیں۔ تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

میانوالی: ڈسٹرکٹ پبلک سکول کے اجراء کی تفصیلات

*1679: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں ڈویژنل پبلک سکول زیر نگرانی متعلقہ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ میانوالی میں ڈویژنل پبلک سکول کا اجراء نہیں ہوا حالانکہ سابق ڈی سی او نے اس سکول کے لئے سی او (زنانہ) میانوالی کی بلڈنگ کو مختص کر کے ڈویژنل پبلک سکول کا بورڈ بھی آویزاں کر دیا تھا؟

(ج) کیا حکومت پنجاب ڈویژنل پبلک سکول میانوالی کے اجراء کے لئے مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے البتہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر متعلقہ کمشنر کی زیر نگرانی کام کرتے ہیں۔

(ب) میانوالی میں ڈسٹرکٹ پبلک سکول کے لئے کبھی بھی منظوری نہ دی گئی ہے۔

(ج) فی الحال کوئی تجویز یا اقدامات ڈسٹرکٹ پبلک سکول میانوالی بنانے کے لئے نہ اٹھائے گئے ہیں۔

لاہور: گلشن راوی و دیگر علاقوں میں قبرستانوں کے لئے جگہ مختص کرنے کی تفصیلات

*1720: ملک سیف الملوک کھوکھر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ عرصہ بیس/پچیس سال قبل گلشن راوی، پل شیرا کوٹ اور دربار شیرا کوٹ بند روڈ لاہور میں مختصر جگہ پر مشتمل قبرستان موجود تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ درج بالا قبرستان کو گلشن راوی، نیو شالامار ٹاؤن، غنی کالونی، نگینہ کالونی، شیرا کوٹ لاہور وغیرہ آبادیوں نے مکینوں کے عرصہ بیس پچیس سال سے تدفین / استعمال کی وجہ سے یہ قبرستان بھر چکے ہیں اور اب مزید تدفین کے لئے جگہ نہیں ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت درج بالا آبادیوں کے قریب مزید قبرستان کے لئے جگہ فراہم کر کے مکینوں کی مشکلات دور کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) ٹی ایم اے سمن آباد ٹاؤن بذریعہ چٹھی نمبری 7(112)DOP/LhR/2012-31209 مورخہ 06-09-2012 کو ہدایت کی گئی ہے کہ ٹاؤن ہذا مذکورہ آبادیوں کے قریب ترین نئے قبرستان تعمیر کرانے کا PC-1 جمع کروائے۔ مذکورہ چٹھی کے جواب میں ٹاؤن ہذا نے نئے تعمیر کئے جانے والے قبرستانوں کا PC-I مبلغ -/16,01,30,943 روپے 160.13 ملین روپے، ضرورت رقبہ برائے قبرستان یو سی۔84 بند پار ابو بکر صدیق کالونی کے لئے، 43 کنال 13 مرلے اور برائے یو سی۔90 بند پار شیرا کوٹ بابو صابو کے لئے 32 کنال) تیار کر کے ڈسٹرکٹ آفیسر (پلاننگ) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کو بذریعہ چٹھی نمبری TO(I&S/1191) مورخہ 08-11-2012 ارسال کیا جو کہ حصول فنڈز و منظوری کے لئے محکمہ پی اینڈ ڈی میں زیر کارروائی ہے۔

نئے قبرستانوں کے لئے ٹاؤن انتظامیہ دستیابی فنڈز اور منظوری کی منتظر ہے۔ جونہی گورنمنٹ کی طرف سے فنڈز دستیاب ہوں گے نئے قبرستانوں کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: سرکاری اراضی قبضہ گروپ سے واگزار کروانے کی تفصیلات

*1721: **جناب امجد علی جاوید**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ کی ہاؤسنگ کالونی نمبر 1 سے ملحقہ زمین موجود ہے، اس کا کل رقبہ کتنا ہے اور اس کی مارکیٹ ویلیو کے حساب سے کتنی مالیت ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ خالی رقبے پر لوگوں نے ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے، اس میں محکمہ کے کون سے افسران و ملازمین اور قبضہ گروپ شامل ہیں۔ کیا حکومت کی طرف سے ان قبضہ گروپوں کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا رقبے میں ابھی تک تجاوزات ختم نہیں کی گئیں، کیا حکومت اتنی قیمتی زمین کو قبضہ گروپوں سے واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ ہاؤسنگ کالونی نمبر 1 سے ملحقہ زمین ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ کی ملکیت ہے اس کا کل رقبہ 275 کنال 10 مرلے ہے مارکیٹ ویلیو کے حساب سے اس کی مالیت تقریباً 8 کروڑ روپے ہے۔

(ب) یہ رقبہ گورنمنٹ آف پنجاب نے لوانکم ہاؤسنگ سکیم اور کچی آبادیوں کو ریگولر کرنے کے لئے ٹی ایم اے کو دیا تھا جس پر سال 1987 میں دو کچی آبادیاں منظور ہوئیں اور باقی رقبہ کا نقشہ بنا کر اس وقت سابقہ میونسپل کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ نے بذریعہ قرعہ اندازی پلاٹوں کی تقسیم کے لئے عوام الناس سے درخواستیں طلب کیں جن کے ساتھ مبلغ 100 روپے سکیورٹی اور ایک روپیہ قیمت فارم وصول کی گئی مگر گورنمنٹ آف پنجاب نے بروقت زمین ٹی ایم اے کے نام ٹرانسفر نہ کی جس کے باعث قرعہ اندازی میں تاخیر ہوئی اور پبلک نے 101 روپے کی جاری شدہ رسیدوں کو بہانہ بنا کر موقع پر انکروچمنٹ / ناجائز قبضہ جات کرتے ہوئے گھر تعمیر کئے ہوئے ہیں اور عدالت عالیہ و دیگر کورٹس سے حکم امتناعی حاصل کر رکھے ہیں اس میں ٹی ایم اے کا کوئی آفیسر یا ملازم ملوث نہ ہے بلکہ ناجائز تجاوزات کے سدباب کے لئے ٹی ایم اے ملازمین کی ڈیوٹی لگائی ہوئی ہے۔

(ج) مذکورہ رقبہ کے کچھ حصہ پر لوگوں نے ناجائز قبضہ تجاوز کرتے ہوئے گھر تعمیر کر رکھے ہیں اور رہائش پذیر ہیں مزید برآں انہوں نے مختلف عدالتوں، ہائی کورٹس، سول کورٹس سے حکم امتناعی حاصل کر رکھے ہیں ان کے کیسز عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔ عدالت عالیہ نے پٹیشنرز کے استحقاق کے تعین کے لئے چار رکنی کمیٹی بر مشتمل ڈی سی او، ممبر پنجاب بار کونسل، صدر ڈسٹرکٹ بار ٹوبہ و ٹاؤن آفیسر پلاننگ قائم کی ہوئی ہے جس کے سپرد 164 پٹیشنز زیر سماعت ہیں۔ جیسے ہی ان کا فیصلہ ہو گا۔ ٹی ایم اے اس فیصلہ کی روشنی میں عملدرآمد کر کے تجاوزات ختم کر دے گی اس کے علاوہ باقی رقبہ پر تجاوزات کی سختی سے حوصلہ شکنی کی جاتی ہے اور ناجائز تجاوز کنندگان کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ایف آئی آر درج کروائی گئی ہیں۔

ضلع ڈیرہ غازی خان: پی پی۔241 میں ٹوٹ پھوٹ کا شکار سڑکوں کی تعمیر کا معاملہ

*1722: خواجہ محمد نظام المحمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

ضلع ڈیرہ غازی خان کے ٹرائبل ایریا خاص کر پی پی۔241 کے ٹرائبل ایریا میں بارشوں کی وجہ سے جو سڑکیں / روڈاور بند ٹوٹ پھوٹ چکی ہیں ان کی بحالی و مرمت کب تک کروادی جائے گی؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

ضلع ڈیرہ غازی خان کے ٹرائبل ایریا پی پی۔241 میں درج ذیل دو پختہ سڑکیں بارشوں کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوئیں۔

1۔ چوکی والا زین تا بارتھی روڈ لمبائی 47.37 کلومیٹر
2۔ ساکر موڑ تا گلکی روڈ لمبائی 8 کلومیٹر

ان سڑکات کی بحالی و مرمت کا کام پراونشل ہائی وے ڈیرہ غازی خان نے مکمل کر دیا ہے۔

سیالکوٹ: پی پی۔130 کی سڑکات پر مامور بیلداروں کی تفصیلات

*1723: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

ڈسکہ تا سمبڑیال (سیالکوٹ) روڈ، ڈسکہ تا بمبانوالہ، مترانوالی (سیالکوٹ) روڈ، ڈسکہ تا بھاڈیوالہ روڈ، ڈسکہ تا گلوٹیاں موڑ روڈ، گلوٹیاں موڑ تا گلوٹیاں گاؤں روڈ، منڈیکے سے بڈھا گورائیہ روڈ اور پی پی۔130 کی جملہ سڑکات پر کوئی بیلدار کام نہ کرتے ہیں اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔ اگر کوئی بیلدار ڈیوٹی پر مامور ہیں تو وہ کہاں کام کرتے ہیں۔ تفصیل سڑک وار مع نام بیلدار بیان کریں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

سوال میں درج کردہ سڑکات میں سے مندرجہ ذیل سٹرکات پراونشیل ہائی وے ڈیپارٹمنٹ سیالکوٹ کے زیر کنٹرول ہیں:

1۔ ڈسکہ تا سمبڑیال روڈ تعینات لیبر میٹ محمد بوٹا۔ بیلدار 1۔ محمد اسلم 2۔ امتیاز
2۔ ڈسکہ تا گلوٹیاں موڑ روڈ یہ سڑک زیر تعمیر ہے لہذا اس پر کوئی لیبر تعینات نہ ہے۔

جبکہ بقیہ تمام سڑکات ضلعی حکومت کے زیر کنٹرول ہیں جن پر مندرجہ ذیل بیلدار تعینات ہیں:

ڈسکہ تا میانوالی بنگلہ روڈ سات عدد بیلدار

محمد اقبال (میٹ)

1۔ محمد الیاس 2۔ محمد صدیق 3۔ محمد نذیر
4۔ محمد شہزاد 5۔ محمد اکرم 6۔ محمد نواز
7۔ ذوالفقار علی

سیو کی تا پنج گرائیاں روڈ 3 عدد بیلدار

1۔ افضل خان 2۔ محمد اکبر 3۔ محمد وقاص

۳۔ سمبڑیال تا کھٹیالہ روڈ 2 بیلدار

1۔ عظمت شاہ 2۔ فیصل بٹ

سیالکوٹ: معراج چوک سے چونگی نمبر 8 ڈسکہ روڈ کو تعمیر کرنے کا معاملہ

*1724: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ سمبڑیال روڈ ڈسکہ سٹی ڈسکہ کی ایک بڑی سنٹرل درمیانی سڑک ہے، جو کہ معراج چوک ڈسکہ سے چونگی نمبر 8 ڈسکہ تک ٹوٹ پھوٹ چکی ہے؟

(ب) ٹی ایم اے کب تک اس سڑک کو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ب) ٹی ایم اے ڈسکہ نے اس سال کی ADP منظور کر کے ٹینڈر کر لئے ہوئے ہیں مزید فنڈ دستیاب نہ ہیں اس سڑک کی تعمیر ومرمت کا تخمینہ مبلغ 5 کروڑ روپے مرتب کیا گیا ہے اور آئندہ مالی سال میں اس کی تعمیر کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں گے تاہم منصوبہ کی لاگت زیادہ ہونے کی وجہ سے سڑک کی تعمیر ومرمت phases میں کی جائے گی۔

سیالکوٹ:ڈسکہ شہر میں صفائی کی ابتر صورتحال کی تفصیلات

*1758:مہر خالد محمود سرگانہ :کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسکہ شہر ضلع سیالکوٹ میں جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ صفائی کا نظام انتہائی بدتر ہو چکا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ علاقے کے لوگوں نے متعدد بار شکایات ٹی ایم اے ڈسکہ میں کروائیں لیکن تاحال کوئی کارروائی عمل میں نہ لائی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ صفائی کا اکثر عملہ افسران بالا کے گھروں میں اپنے فرائض سرانجام دے رہاہے اور باقی عملہ صفائی غائب رہتاہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ شہر کی صفائی کے لئے کوئی خصوصی احکامات جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست نہ ہے کسی جگہ بھی گندگی کے ڈھیر نہ ہیں کوڑا کرکٹ فلتھ ڈپو پر جمع ہوتاہے اور وہاں سے روزانہ کی بنیاد پر اٹھایا جاتاہے۔

(ب) ٹی ایم اے کے پاس کوئی ایسی تحریری شکایت نہ ہے۔البتہ اگر کوئی ایسی شکایت آجائے تو اس کا فوراً سدباب کیا جاتاہے۔

(ج) عملہ صفائی کی حاضری 100 فیصد ہوتی ہے اور عملہ مکمل فرائض سرانجام دیتاہے ایسا کوئی عملہ نہ ہے جو کہ افسران بالا کے گھروں میں کام کرتاہو۔

(د) پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے تحت شہر کی صفائی تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کے لازمی فرائض میں شامل ہے جس کو وہ باخوبی سرانجام دے رہی ہے اور اس بارے وقتاً فوقتاً ہدایات جاری کی جاتی ہیں۔

لاہور:بدر کالونی بادامی باغ کی گلیوں میں گندگی کے ڈھیر ودیگر تفصیلات

*1759:ڈاکٹر مراد راس:کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بدر کالونی بادامی باغ لاہور کی گلیاں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر پڑے ہوئے ہیں؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ انتظامیہ کو متعدد بار شکایات بھی کیں لیکن تاحال اس پر کوئی کارروائی نہ کی گئی اور صورتحال جوں کی توں ہے؟
(ج) کیا حکومت مذکورہ کالونی کے مسائل کو حل کرنے کے لئے کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہیں اگر ہاں تو کب تک؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے کہ علاقہ بدر کالونی بادامی باغ کی گلیاں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔ صفائی کا مسئلہ محکمہ LWMC کے متعلقہ ہے لہذا متعلقہ محکمہ کو ارسال کیا جائے۔
(ب) کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔
(ج) موجودہ مالی سال 15-2014 میں PFC کی طرف سے گرانٹ موصول نہ ہوئی ہے۔ فنڈز ملنے پر تعمیر و مرمت کا کام کروا دیا جائے گا۔

لاہور: بدر کالونی پارک میں صفائی کرنے کی تفصیلات

*1760: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بدر کالونی بادامی باغ لاہور میں ایک پارک ہے جسے جنازگاہ کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے وہاں پر گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ اس میں متعلقہ انتظامیہ کے اہلکار صفائی نہیں کرتے ہیں؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالونی میں سرکاری پانی بھی میسر نہ ہے۔ حکومت کالونی میں ایک عدد ٹیوب ویل لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ کالونی کے رہائشیوں و گردونواح کے علاقے کو بھی پانی میسر آسکے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مذکورہ پارک بدر کالونی کے رہائشیوں نے اپنی مدد آپ کے تحت بنایا ہے جو کہ پرائیویٹ ہے۔ پارک کے باہر صفائی کی ذمہ داری LWMC کے پاس ہے جبکہ پارک کی صفائی کا ذمہ پارک

بنانے والی کمیٹی کا ہے۔ پارک کے باہر لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے ورکرز تعینات ہیں جو روزانہ کی بنیاد پر صفائی کرتے ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ بدر کالونی بادامی باغ لاہور میں پینے کے صاف پانی کی لائنیں بچھی ہوئی ہیں اور بدر کالونی کے مکینوں کو قریبی ٹیوب ویل (قذافی کالونی ٹیوب ویل) سے پانی فراہم کیا جارہا ہے۔ اگرچہ موسم گرما میں بجلی کی لوڈشیڈنگ زیادہ ہونے کی بناء پر فراہمی آب میں کمی رہی ہے تاہم اب نارمل پریشر سے پانی میسر ہے۔ فی الحال مذکورہ کالونی میں کسی نئے ٹیوب ویل کی تنصیب کا منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

ضلع نارووال: اہل دیہہ کے مفاد عامہ کے لئے بنائے گئے جوہڑ کی بندش کی تفصیلات

*1761: سردار وقاص حسن مؤکل: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع کوٹلی نوانیاں ضلع نارووال میں اہل دیہہ کے مفاد عامہ کے لئے جوہڑ (چھپڑ) بنایا گیا تھا جس میں مذکورہ موضع کے گھروں کا استعمال شدہ پانی ڈالا جاتا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس جوہڑ (چھپڑ) پر علاقے کے چند بااثر افراد نے قبضہ کر کے بند کر دیا ہے جس کی وجہ سے گھروں کا پانی ان کے صحنوں اور گلیوں میں کھڑا رہتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مسئلہ کے حل کے لئے ٹی ایم اے نارووال کو تحریری شکایات بھی کیں لیکن تاحال کوئی کارروائی نہ کی گئی ہے؟

(د) کیا حکومت پنجاب مذکورہ مسئلہ کے تدارک کے لئے کوئی خصوصی احکامات جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ موقع پر چھپڑ موجود ہے جو کہ صوبائی گورنمنٹ کی ملکیت ہے اور آبادی دیہہ کے استعمال میں ہے۔ جوہڑ کے رقبہ کی نشاندہی کے بعد ہی ناجائز تجاوز کا تعین کیا جاسکے گا۔

(ج) درست ہے۔ افتخار احمد ولد محمد علی سکنہ کوٹلی نوانیاں نے اس بابت ایک درخواست گزاری چونکہ مذکورہ چھپڑ کا رقبہ صوبائی گورنمنٹ کی ملکیت ہے لہذا اس کی درخواست برائے ضروری کارروائی جناب اسسٹنٹ کمشنر نارووال کو بذریعہ چٹھی نمبری TMA/NWL/2001 مورخہ 2013-09-21 بھجوادی گئی۔

(د) ٹی ایم اے نارووال سے متعلقہ نہ ہے۔ البتہ ٹی ایم اے نارووال حکومتی ہدایات پر عمل کرنے کی پابند ہوگی۔

جھنگ: لوکل گورنمنٹ کے منصوبہ جات کی منظوری و دیگر تفصیلات

*1776: مہر خالد محمود سرگانہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔79 جھنگ میں لوکل گورنمنٹ کے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی، علیٰحدہ علیٰحدہ سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان میں سے کتنے ایسے منصوبے ہیں جو بروقت مکمل نہ ہو سکے، اس کی وجوہات، یہ منصوبے کب شروع کئے گئے اور ان کی مدت تکمیل کیا تھی؟

(ج) ان منصوبہ جات کو بروقت مکمل نہ کرنے والے افسران کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی اور اگر نہیں تو کیوں؟

(د) کیا محکمہ آئندہ کے لئے کوئی ایسے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے کہ کوئی منصوبہ تاخیر کا شکار نہ ہو۔ اگر ہو تو تاخیر کرنے والے ذمہ داران کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) گزشتہ پانچ سالوں میں پی پی۔79 میں کوئی ایسا منصوبہ شروع نہیں ہوا جس کی منظوری پی اینڈ ڈی سے درکار ہو۔

(ب) چونکہ کوئی منصوبہ محکمہ پی اینڈ ڈی کی منظوری سے شروع ہی نہیں ہوا اس لئے اس کے بروقت مکمل نہ ہونے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

(ج) جواب جز (ب) کے مطابق ہے۔

(د) مستقبل میں اگر کوئی ایسا منصوبہ شروع ہوا اور تاخیر کا شکار ہوتا ہے تو ذمہ داران کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

جہلم شہر: ٹیوب ویلز کی مرمت کے اخراجات ودیگر تفصیلات

*1846: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جہلم شہر میں کتنے ٹیوب ویلز برائے فراہمی آب کہاں کہاں نصب ہیں؟

(ب) ان ٹیوب ویلز کے سال 12-2011 اور 13-2012 کے مرمت کے اخراجات بتائیں؟

(ج) ان سالوں کے دوران کس کس ٹیوب ویل کو لوڈشیڈنگ کی بناء پر جنریٹر پر چلایا گیا؟

(د) ان ٹیوب ویلوں کے جنریٹر کے لئے کتنا تیل روزانہ کی بنیاد پر فراہم کیا گیا؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جہلم شہر میں کل 26 عدد ٹیوب ویلز برائے فراہمی آب نصب ہیں جن کا محل وقوع درج ذیل ہے۔

ضمیر جعفری سٹیڈیم، نزد ڈاکخانہ تحصیل روڈ، سلیمان پارس نزد ضلع کونسل ہال نزد ڈاکخانہ بلال ٹاؤن جہلم نزد شیشہ گراؤنڈ، سلاٹر ہاؤس، کشمیر کالونی، نئی آبادی مخدوم آباد نزد دربار پیر عظمت والی سرکار کالا گجراں نزد نورانی مسجد کالا گجراں، احسان روڈ کالا گجراں نزد المعراج فلور ملز کالا گجراں، جوبلی گھاٹ، محلہ پیرا غیب نزد محفوظ سی این جی بلال ٹاؤن نزد جامع الاثریہ، شاداب روڈ نزد رمضان بازار مشین محلہ، اسلامیہ سکول نزد طلحہ مسجد نزد گورنمنٹ ہائی سکول، محلہ کریم پورہ نزد العارف ماڈل سکول نزد پاسپورٹ آفس، چک جمال روڈ کالا گجراں۔

(ب) مرمت اخراجات سال وار درج ذیل ہیں:

سال 12-2011	11 لاکھ روپے
سال 13-2012	12 لاکھ روپے

(ج) کسی ٹیوب ویل کو بھی جنریٹر پر نہ چلایا گیا۔

(د) جنریٹر استعمال نہ کیا گیا۔

ضلع نارووال:پی پی۔134 کی سڑکوں کی تعمیر و مرمت کی تفصیلات

*1883:جناب منان خان:کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔134 ضلع نارووال کی سڑکات کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پچھلے پانچ سالوں کے دوران ان سڑکات پر کوئی کام نہیں ہوا اور حالیہ سیلاب کی وجہ سے سڑکات مزید متاثر ہوئی ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان سڑکات کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) ضلعی حکومت نارووال اپنے کامیاب وسائل کے باوجود ان سڑکات کی تعمیر و مرمت کے لئے کوشاں ہے لیکن وسائل کی کمیابی کی وجہ سے ان سڑکات کو پوری طرح مرمت نہ کر سکی۔ شکر گڑھ تا کوٹ نیناں روڈ کو جس کی لمبائی 10.50 کلومیٹر ہے کو 1 کروڑ 78 لاکھ 98 ہزار روپے لگا کر مرمت و بحالی کر دی گئی ہے۔ ایک اور سڑک عیسیٰ تا مینگراہ 1.50 کلومیٹر پر 78 لاکھ 37 ہزار روپے لگا کر مرمت کر دی گئی ہے۔ اسی طرح تین سڑکوں کی معمولی نوعیت کی مرمت (Patchwork) کر دی گئی ہے۔ جیسے جیسے وسائل دستیاب ہوتے جائیں گے تعمیر و مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ننکانہ صاحب: چک نمبر 61/5 میں سیوریج نالیوں سے متعلقہ تفصیلات

24: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 61/5 تحصیل و ضلع ننکانہ صاحب کی سیوریج نالیاں ناکارہ ہو چکی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ گاؤں کی نالیاں کافی عرصہ سے دوبارہ تعمیر نہیں کی گئیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو حکومت مذکورہ گاؤں میں سیوریج نالیوں کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے۔

(ب) پچھلے پانچ سالوں تک کوئی کام بذریعہ ٹی ایم اے ننکانہ صاحب نہ کروایا گیا ہے۔

(ج) ہاں! آئندہ مالی سال 16-2015 میں ٹی ایم اے ننکانہ صاحب کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں سکیم شامل کرلی جائے گی۔

لاہور: یو سی۔84 اور یو سی۔90 میں قبرستان کے لئے مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

50: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ نے یو سی۔84 اور یو سی۔90 لاہور میں قبرستان بنانے کے لئے کتنے فنڈز کی منظوری کب دی تھی؟

(ب) منظور شدہ فنڈز میں سے اب تک کتنے فنڈز کا استعمال کیا گیا ہے؟

(ج) منظور شدہ فنڈز کو زیر التواء رکھے جانے کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یوسی۔84 میں قبرستان بنانے کے لئے کوئی فنڈز مختص نہیں کئے جبکہ یوسی90 کے صرف ایک کرسچین قبرستان طلعت پارک کے فنڈز جاری کئے ہیں جو کہ -/42,43,000روپے ہیں یہ فنڈز مورخہ 2014۔05۔16 کو جاری ہوئے تھے۔

(ب) اب تک -/6,70,000روپے خرچ کئے جاچکے ہیں۔

(ج) فنڈزاستعمال نہ ہونے کی وجہ ڈیزائن کی تبدیلی تھی مگراب تمام فنڈزاستعمال ہوچکے ہیں۔

لاہور: سمن آباد ٹاؤن یوسی۔88 میں سٹریٹ لائٹس سے متعلقہ تفصیلات

78:جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی:کیاوزیرلوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیایہ درست ہے کہ سمن آباد ٹاؤن یوسی۔88 مہاجرآباد ملتان روڈلاہور کی بیشتر گلیوں میں سٹریٹ لائٹس نصب نہیں ہیں جن کی وجہ سے رات کو ناگہانی واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ اہل علاقہ نے ٹی ایم او سمن آبادٹاؤن کولائٹس لگانے کے لئے سٹریٹس کے نام لکھ کر بارہامرتبہ تحریری طور پر درخواست ارسال کی لیکن ان مسئلے پر کوئی توجہ نہیں دی گئی؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہیں توکیاحکومت متذکرہ بالا علاقہ میں سٹریٹ لائٹس نصب کرنے کاارادہ رکھتی ہے توکب تک، نہیں توکیاوجوہات ہیں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ سمن آبادٹاؤن کی یوسی۔88 مہاجرآباد گلگشت کالونی ملتان روڈ میں کل 1097 عدد لائٹ پوائنٹس نصب ہیں۔

(ب) درست نہ ہے۔جب بھی کوئی درخواست سٹریٹ لائٹ درست کرنے کے لئے ٹی ایم اے سمن آباد میں وصول ہوتی ہے اسے فوری طور پر ٹھیک کروادیا جاتا ہے۔ نیزاہل علاقہ کی طرف سے ڈیمانڈ کی گئی ہے کہ یوسی۔88 میں نصب تمام سٹریٹ لائٹس کو روشن کیا جائے

جبکہ سٹریٹ لائٹس پالیسی گورنمنٹ آف پنجاب کے مطابق "تین میں سے ایک روشن اور دو بند رکھنی ہیں" کو مدنظر رکھتے ہوئے سٹریٹ لائٹ کے نظام کو موقع پر وضع کیا گیا ہے۔

(ج) مذکورہ بالا علاقہ میں سٹریٹ لائٹس پہلے سے ہی نصب ہیں جن کو روشن رکھنے کے لئے ٹاؤن ہذا کی طرف سے الیکٹرک سٹاف بھیجا جاتا ہے جو کہ متعلقہ علاقے میں سٹریٹ لائٹس کی مرمت و بحالی کا کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔

لاہور: عزیز بھٹی ٹاؤن میں عملہ صفائی سے متعلقہ تفصیلات

126: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن میں اس وقت کتنے ملازمین صفائی کے لئے کام کر رہے ہیں؟

(ب) سال12۔2011 اور13۔2012 کے دوران عملہ صفائی کی تنخواہوں پر کتنے اخراجات ہوئے؟

(ج) اس حلقہ میں کوڑا کرکٹ اٹھانے کے لئے کتنی گاڑیاں ہیں، یہ گاڑیاں کب خریدی گئی تھیں؟

(د) کتنی گاڑیاں چالو حالت میں ہیں اور کتنی خراب پڑی ہیں، ان گاڑیوں کے سال 12۔2011اور13۔2012 کے مرمت /پٹرول کے اخراجات بتائیں؟

(ہ) مذکورہ شہر میں مزید کتنے عملہ صفائی کی ضرورت ہے اور کب تک، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن میں اس وقت 629 ملازمین صفائی کے لئے کام کر رہے ہیں۔

(ب) عملہ صفائی کی تنخواہوں پر سال12-2011 میں93.6 ملین کے اخراجات ہوئے جبکہ سال13-2012 میں96.7 ملین کے اخراجات ہوئے۔

(ج) مذکورہ حلقہ میں کوڑا کرکٹ اٹھانے کے لئے 29 گاڑیاں ہیں۔ یہ گاڑیاں ضرورت کے مطابق سال1984 تا2010 کے دوران خریدی گئیں۔

(د) 28 گاڑیاں چالو حالت میں ہیں جبکہ ایک گاڑی خراب ہے۔ سال12-2011 میں پٹرول پر 33 ملین اور مرمت پر 6.5 ملین اخراجات آئے، جبکہ 13-2012 میں پٹرول پر 34 ملین اور مرمت پر 12.3 ملین اخراجات آئے۔

(ہ) ترکی کی کمپنی M/s ISTAC کی رپورٹ کے مطابق مذکورہ ٹاؤن کی آبادی اور رقبے کے لحاظ سے یہاں 652 ملازمین کی ضرورت ہے جبکہ فی الوقت یہاں 629 ملازمین کام کررہے ہیں۔ اس لحاظ سے عزیز بھٹی ٹاؤن میں مزید 24 ملازمین کی ضرورت ہے۔

لاہور: پارکنگ سٹینڈز میں سرکاری فیس سے متعلقہ تفصیلات

128: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن میں سائیکل، موٹر سائیکل اور موٹر کار کے لئے کتنے پارکنگ سٹینڈز کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان پارکنگ سٹینڈز میں کتنی پارکنگ فیس وصول کی جاتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ٹھیکیدار سرکاری ریٹ سے زائد پارکنگ فیس بھی وصول کرتے ہیں؟

(د) اگر درج بالا جز کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ایسے ٹھیکیداروں کے خلاف کیا کارروائی کر رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے منظور شدہ مندرجہ ذیل پارکنگ سٹینڈ ہیں:

I۔ نادرا آفس (ضرار شہید روڈ) II۔ اتوار بازار تاج پورہ

(ب) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے تمام منظور شدہ پارکنگ سٹینڈز میں ڈی سی او لاہور کے نوٹیفکیشن نمبر DO(PF)95 Dated 2-4-14 کے مطابق سائیکل سے 5 روپے، موٹر سائیکل سے 10 روپے اور کار سے 20 روپے فی چکر وصول کئے جاتے ہیں جبکہ تمام اتوار بازاروں میں سبسیڈائزڈ ریٹ پر پارکنگ فیس وصول کی جاتی ہے جو کہ سائیکل 2 روپے، موٹر سائیکل 5 روپے اور گاڑی 10 روپے فی چکر ہے۔

(ج) گزشتہ ایک سال سے زائد عرصہ میں لاہور پارکنگ کمپنی کو مندرجہ بالا سٹینڈز سے اوور چارجنگ کی کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔

(د) کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے لہذا کسی ٹھیکیدار کے خلاف کارروائی نہ کی گئی ہے۔

ضلع ڈی جی خان میں پارکنگ سٹینڈ سے متعلقہ تفصیلات

273: محترمہ نجمہ بیگم: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ڈی جی خان میں لوکل گورنمنٹ کے کل کتنے پارکنگ سٹینڈ منظور شدہ ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اکثر ٹھیکیدار پارکنگ سٹینڈ میں لوگوں سے مقررہ فیس سے زیادہ رقم وصول کر رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت ایسے لوگوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف)

1۔ ٹی ایم اے تونسہ شریف میں کوئی پارکنگ سٹینڈ نہ ہے سوائے جنرل بس سٹینڈ کے جس کی اڈا پارکنگ فیس بمطابق شیڈول وصول کی جا رہی ہے۔

2۔ ٹی ایم اے ڈیرہ غازی خان نے شہر کے مختلف مقامات پر تعدادی پانچ سٹینڈ رکشا جات حسب ضابطہ قائم کئے ہوئے ہیں اور اس سلسلہ میں سٹینڈ فیس لاگو کر رکھی ہے۔

(i) جنرل سٹینڈ (ii) اولڈ بس سٹینڈ

(iii) ٹریفک چوک (iv) بلاک نمبر 9

(v) بلاک نمبر 5

3۔ ٹی ایم اے ٹرائبل ایریا میں کوئی پارکنگ سٹینڈ نہ ہے۔

(ب) ٹی ایم اے ڈیرہ غازی خان اور تونسہ کے ٹھیکیداران رکشا سٹینڈ فیس / اڈا پارکنگ فیس بمطابق شیڈول وصول کر رہے ہیں۔ مقررہ فیس سے زائد وصولی کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) تحریری شکایت کی صورت میں مقررہ فیس سے زیادہ وصولی پر قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: تمام معزز ممبران اسمبلی کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آج 10۔فروری 2015 کو ہونے والے بزنس ایڈوائزری کمیٹی کے اجلاس میں فیصلہ ہوا ہے کہ اسمبلی کی ہر نشست میں حاضر ممبران کی

فہرست روزانہ کی بنیاد پر اسمبلی کی ویب سائٹ پر جاری کی جائے گی۔اس کی detail آپ کو circulate کر دی جائے گی۔یہاں پر جو ممبران حاضر ہوں گے ان کی حاضری کو ویب سائٹ پر جاری کیا جائے گا۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ تنقید کرنا بڑا آسان ہوتا ہے اور اپنا فرض ادا کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ بات تو یہ ہے کہ آپ بھی آئیں اور اسمبلی میں بیٹھ کر کوئی کردار ادا کریں۔5۔فروری یوم یکجہتی کشمیر تھا۔ پاکستان مسلم لیگ(ن)کا بچہ بچہ ایک ایک ممبر اپنے کشمیری بہن بھائیوں کے ساتھ حق خود ارادیت اور یوم یکجہتی منا رہا تھا اور یہ گھر میں سوئے ہوئے تھے۔ان سے بھی یہ سوال کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ!کن کی بات کر رہی ہیں؟بہت شکریہ

ملک احمد سعید خان: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،ملک صاحب!

ملک احمد سعید خان: جناب سپیکر!میں ایک انتہائی اہم معاملہ کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ پچھلی دفعہ جب اجلاس چل رہا تھا تو ہمارے کچھ معزز ممبران نے ایک پوائنٹ آف آرڈر پر سپیکر صاحب سے ruling لی جس میں یہ کہا گیا کہ جو سانحہ پشاور ہوا ہے اس کے بعد پنجاب کے اندر ہمارے سکولوں کے جو سکیورٹی کے انتظامات ہیں ان کے حوالے سے ایوان کو apprise کیا جائے۔ یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ایوان کے ساتھ بیٹھ کر اس پر فیصلہ کیا جائے گا اور اس کو تمام صورتحال سے آگاہ کیا جائے گا۔

جناب سپیکر!میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ آج سے تین روز پہلے کے اخبارات میں، میں نے ایک خبر پڑھی جس میں لکھا ہوا تھا کہ محکمہ تعلیم پنجاب کی طرف سے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا گیا ہے کہ تمام سکولوں کے اندر غیر نصابی سرگرمیوں کو معطل کر دیا گیا ہے۔ میں چاہوں گا کہ اس سارے معاملے میں آپ کی مداخلت ہو اور ایوان کو apprise بھی کیا جائے۔اگر ہم اس خوف کے تابع سکولوں کے اندر تمام غیر نصابی سرگرمیوں کو بھی ختم کر دیں تو ہمارے بچوں اور ان کے والدین کے ذہنوں پر پہلے سے ہی جو اعصابی طور پر خوف طاری ہے اور اس کو مزید مضبوطی مل رہی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اس پر ruling دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں! اس پر سپیکر صاحب already ruling دے چکے ہیں۔ان کا جو فیصلہ تھا وہ گورنمنٹ کو بھجوادیا گیا ہے۔لاء منسٹر صاحب کل آئیں گے تو وہ اس پر آپ کو تفصیلی جواب دے دیں گے۔

ملک احمد سعید خان: بہت شکریہ

تحاریک استحقاق

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔قاضی احمد سعید صاحب کی تحریک استحقاق ہے۔جی،قاضی صاحب! آپ اپنی تحریک استحقاق پڑھیں۔

ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ایجوکیشن) لیاقت پور
کا معزز ممبر اسمبلی کا فون سننے سے انکار

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مفاد عامہ کے سلسلہ میں، میں نے مورخہ 6۔فروری 2015 کو ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ایجوکیشن) لیاقت پور کو ان کے سیل نمبر 7484816-0300 پر کئی بار فون کیا تو انہوں نے attend نہ کیا جبکہ مذکورہ آفیسر سے میری ذاتی شناسائی بھی ہے اور میرا سیل نمبر بھی ان کے پاس ہے۔

جناب سپیکر! دوسرے روز مورخہ 7۔فروری 2015 کو بھی میں نے کئی بار مذکورہ آفیسر کو فون کیا مگر انہوں نے فون attend کرنا گوارا کیا اور نہ ہی کوئی واپسی رابطہ کیا۔ بعدازاں مورخہ 9۔فروری کو بھی مذکورہ آفیسر نے فون attend نہ کیا تو میں نے ان کے آفس کے نمبر 5692770-068 پر فون کیا۔ آفس میں موجود اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر مشتاق احمد کمبوہ نے فون attend کیا تو میں نے اپنا تعارف کروایا اور کہا کہ اپنے آفیسر خلیل الرحمٰن سمیجہ سے بات کروائیں تو اس نے میرا فون ہولڈ کروا کر مذکورہ آفیسر کو بتایا کہ قاضی احمد سعید صاحب بات کرنا چاہتے ہیں تو انہوں نے جواباً کہا کہ ان کو کہہ دو کہ میں دفتر میں نہیں ہوں اور فون سننے سے انکار کر دیا۔ یہ الفاظ میں نے اپنے کانوں سے سنے تھے اور اس وقت میں خود آفس کے قریب پہنچ چکا تھا اس لئے چند منٹ کے بعد مذکورہ آفس میں پہنچ گیا، اس وقت آفس میں دونوں افسران موجود تھے۔ میں نے شکوہ کیا کہ آپ نے میرا فون نہ سن کر اچھی روایت قائم

نہیں کی۔ ایک ایم پی اے اور عوامی نمائندہ کے ساتھ آپ کا روّیہ نامناسب ہے تو عوام کے ساتھ آپ کا روّیہ کیسا ہو گا؟ میری اس بات پر دونوں افسران سیخ پا ہو گئے اور نامناسب باتیں کرنے لگے۔ مذکورہ افسران کا فون سننے سے انکار کرنے اور ہتک آمیز روّیہ اپنانے سے نہ صرف میرا بلکہ اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک استحقاق کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کا جواب موصول نہیں ہوا۔ یہ تحریک آج ہی پڑھی گئی ہے اس لئے چند دن تک کے لئے اسے ملتوی کر لیں جواب منگوا لیں گے۔ اگر مطمئن نہیں ہوں گے تو۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ ایک مہینے میں ایوان میں پیش کی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب! آپ بتائیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے بڑے شوق سے میری تحریک کو reject کر دیا ہے یہ کہہ کر کہ یہ rules کے مطابق نہیں ہے۔ اگر kindly یہ Rules of Procedure کھول کر پڑھ لیں اور مجھے بتا دیں۔ وہ کہتا ہے کہ:

83(a) it shall raise an issue of urgent public importance;

میں نے جو تحریک یہاں پر جمع کرائی تھی وہ یہ بتاتی ہے کہ تحصیلدار کمالیہ نے 120 کے قریب گھروں کو گرا دیا اور وہاں رہنے والوں کو بے گھر کر دیا۔ ایک ہزار سے زیادہ لوگ، چھوٹے بچے اور کئی بزرگ جن کے پاس حقوق ملکیت ہیں اسسٹنٹ کمشنر کمالیہ کی طرف سے جاری کردہ سرٹیفکیٹ بھی ہیں جن پر وزیراعلیٰ پنجاب کی تصویر بھی لگی ہوئی ہے۔ 1993 سے ان گھروں پر واپڈا کے میٹر لگے ہوئے ہیں۔ ان کے گھر وہاں پر گرائے گئے ہیں۔ وہ لوگ بے سروسامان سڑک کے کنارے احتجاج پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ کیا یہ مسئلہ حکومت کا نہیں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: قتیانہ صاحب! دیکھیں، یہ تو آپ نے پڑھ لیا ہے اور اب Rule 49b, Speaker to decide admissibility of questions یہ بھی ذرا آپ پڑھ لیں کیونکہ یہ سپیکر کا اختیار ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ letter آپ کی طرف سے ہی آیا ہے یا پھر آپ کہہ دیں کہ یہ discretionary powers سپریم کورٹ کے آرڈر کے تحت exist نہیں کرتی ہیں اور اگر کہیں بھی discretionary powers use ہو رہی ہیں تو مجھے لکھ کر بتاتے کہ یہاں پر discretionary power کے تحت میری تحریک کو take up نہیں کیا جا رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! یہ سپیکر کا اختیار ہے کہ وہ جس کو مناسب سمجھے گا وہ ایوان میں take up کرے یہ میں نے آپ کو بتا دیا ہے لہذا اس پر مزید بحث نہیں ہو سکتی۔ بہت شکریہ۔ آپ ایک کام کریں آپ میرے چیمبر میں آجائیں اسی پر discuss کر لیتے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ہر مسئلہ چیمبر میں آجائیں چیمبر کے معاملے کے چکر میں میری تحریک استحقاق نمبر 12 آج تک یہاں پر دبی ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! سپیکر صاحب نے اس پر decide کرنا ہے یہ میں آپ کو کہہ رہا ہوں۔ آپ میرے پاس آجائیں اس کو میں اور آپ بیٹھ کر decide کر لیتے ہیں اور اگر اس کو take up کرنا ہو گا تو ایوان میں بھی لے کر آجائیں گے۔ آپ میرے پاس آئیں تو سہی۔ آپ میرے پاس آجائیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس وقت بہت اہم مسئلہ جو کہ تمام قوم دیکھ رہی ہے کہ اڑھائی سو اشیاء پر اسمبلی سے بالاتر ہو کر مرکز میں ٹیکس لگایا گیا ہے۔ پٹرول کی عالمی سطح پر جو قیمتیں کم ہوئی ہیں اس کی وجہ سے پٹرول کی قیمت کم ہوئی ہے اور انہوں نے relief دیا ہے اس میں گورنمنٹ کا کوئی عمل دخل اور کوئی role نہیں ہے۔ مزید اڑھائی سو اشیاء پر اسمبلی سے بالا بالا ہو کر ٹیکس لگا دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! یہ معاملہ فیڈرل گورنمنٹ کا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں پٹرول کی بات کر رہی تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! یہ پٹرول کا معاملہ نہیں ہے یہ فیڈرل گورنمنٹ کا معاملہ ہے۔ آپ اس پر کوئی قرارداد یا کوئی تحریک لے کر آئیں تو پھر اس کو ہم take up کرتے ہیں۔ میں نے آپ کی بات سن لی ہے۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وحید صاحب!

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ بہت اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ اس وقت لاہور کے مختلف تھانوں کے اندر لوگوں کو بُلا بُلا کر ان کے detention order جاری کر کے ان کو جیلوں میں بند کیا جا رہا ہے حالانکہ جن مسئلوں میں ان کو بُلایا جا رہا ہے وہ دونوں پارٹیوں کے settled issue ہیں لیکن کوئی پرانی لسٹیں نکال کر اور ان کے نام ڈال کر ان کو جیلوں کے اندر بند کیا جا رہا ہے تو براہ مہربانی اس پر کوئی ruling دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وحید صاحب! کل لاء منسٹر صاحب یہاں موجود ہوں گے تو پھر آپ کل بات کریں وہ اس کا جواب دیں گے۔ بہت شکریہ

جناب محمد وحید گل: جی، ٹھیک ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 1175/14 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے یہ move ہو چکی ہے اس کا جواب پارلیمانی سیکرٹری صاحب دیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! اس تحریک التوائے کار کا جواب لے لوں اس کے بعد میں بات کرتا ہوں۔

پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں دس فیصد مستحق اور غریب بچوں کو مفت تعلیم کی حکومتی شرط کو پی پی ایس ایم اے کے صدر کا یکسر مسترد کرنا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر! تحریک التوائے کار ہذا کے ضمن میں گزارش ہے کہ The Punjab Free and Compulsory Education Act 2014 کی شق 13(B) باب نمبر 4 کی رُو سے نجی سکولوں کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ 10 فیصد مستحق غریب بچوں کو مفت تعلیم دیں گے جس پر عملدرآمد شروع ہو چکا ہے۔ تازہ ترین حاصل کردہ اعداد و شمار کی رپورٹ لف ہے جس کے مطابق صوبہ پنجاب کے 36 اضلاع کے 25 ہزار 2 سو 36 سکولوں میں رواں تعلیمی سال 15-2014 کے دوران نرسری جماعت میں 20 لاکھ 32 ہزار 3 سو 78 بچوں نے داخلہ لیا اور 10 فیصد مفت تعلیم کے لحاظ سے 2 لاکھ 18 ہزار 2 سو 8 بچوں کو نجی تعلیمی اداروں کی جانب سے تعلیم دی جا رہی ہے۔ تاہم جو نجی سکولز ایکٹ پر عملدرآمد نہ کرتے ہوئے غریب بچوں کو مفت تعلیم مہیا کرنے سے انکار کریں گے شکایت موصول ہونے پر ان کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ مزید برآں پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشن کمیشن کے قیام کے لئے بھی جلد ہی قانون سازی متوقع ہے۔ بعد از منظوری مذکورہ کمیشن نجی سکولوں کے معاملات بشمول فیس، سکولوں کی درجہ بندی کی بناء پر ایک مربوط پالیسی کا نفاذ عمل میں لایا جائے گا۔ مسودہ کا ابتدائی کام مکمل ہو چکا ہے جلد ہی کابینہ کی منظوری کے بعد اسمبلی میں پیش کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اس تحریک التوائے کار کا detail میں جواب آ گیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری گزارش سن لیجئے۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ 2 لاکھ 8 ہزار بچے 10 فیصد کے تحت بیکن ہاؤس، لرننگ الائنس میں جمع ہو گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! انہوں نے تمام پرائیویٹ سکولوں کا کہا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میرا جو مقصد ہے ایک تو پرائیویٹ سکول وہ ہے جو گھر میں ایک عورت چلا رہی ہے اور 10 بچے اس نے رکھے ہوئے ہیں۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب ہمیشہ گول مول جواب

دیتے ہیں۔آپ خود بتائیں چلیں آپ ہی انصاف کر دیجئے کہ کیا پرائیویٹ سکول 10 فیصد غریب بچوں کو لے رہے ہیں؟ ایوان کے اندر ایسی بات کرنا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! ایک بات سن لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! چلیں میری بات سنئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ اتنی محنت کرتے ہیں آپ یہ قرارداد لے کر آتے ہیں، ایک کام آپ کر لیں، میری بات سن لیں لاہور کے چار، پانچ سکول آپ select کر لیں، آپ ان کا visit کروالیں اگر ان کی بات غلط ہے تو آپ ایوان میں آکر بتادیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جب کوئی معزز ممبر بول رہا ہو تو ان لوگوں کو بتائیں کہ یہ ہمارا mike بند نہ کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میں بول رہا ہوں تو اس کے بعد آپ کا mike on ہوگا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! نہیں، ان کو بتائیں کہ یہ غلط بات ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! انہوں نے آپ کا mike بند نہیں کیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ہم لوگ چار، پانچ لاکھ لوگوں کے نمائندے ہیں یہ اٹھا کر گالیاں دیتے ہیں۔ میں آپ کو بتاتا ہوں یہ مجھے صرف بیکن ہاؤس اور لرننگ الائنس کا بتادیں کہ وہاں پر 10 فیصد تو کیا 10 بچوں کا ہی بتادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میرے پاس پنجاب کے 36 اضلاع کی پوری لسٹ موجود ہے کہ ہر ضلع میں اٹک سے لے کر رحیم یار خان تک اس ضلع میں کتنے پرائیویٹ سکول ہیں، ٹوٹل ان کی تعداد کتنی ہے، 10 فیصد کے لحاظ سے کتنی تعداد بنتی ہے اور اس ضلع میں ہم نے کتنے بچوں کو کتنے فیصد داخلہ دیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اس پر بحث نہیں ہوگی۔ اگر کوئی ایسی بات ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میں آپ کو کہہ رہا ہوں میری بات سن لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر آپ میری تحریک التوائے کار کو اس طرح سے bulldoze کریں گے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میں آپ کی تحریک التوائے کار کو bulldoze نہیں کر رہا ہوں۔ میں آپ سے جتنی بحث کر رہا ہوں وہ آپ کے لئے ہی کر رہا ہوں، آپ میری بات تو سنیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ کو بتاؤں اس اسمبلی کی بے توقیری کی وجہ یہ ہے کہ آج ہمارے ایم پی اے کا فون attend نہیں کیا جاتا اور ایک وہ وقت تھا کہ جب ہمارا اجلاس ہوتا تھا پوری طرح پتا ہوتا تھا کہ اجلاس ہو رہا ہے اور ہماری غلطیوں کو وہاں پر پوچھا جائے گا۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے میں ٹرالیوں پر بات کرتا ہوں اور dispose of جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ابھی ٹرالیوں نے کتنے بچے مارے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ میری بات سنیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ انہیں کہیں کہ صرف 10 بچے مجھے صبح بتا دیں کہ لرننگ الائنس، بیکن ہاؤس، ایچی سن، ایل جی ایس یا کسی سکول نے مفت داخل کئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ میری بات ٹھنڈے دل سے سن لیں۔ میں آپ سے اتنی بحث کر رہا ہوں حالانکہ یہ بنتا نہیں ہے لیکن میں۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جو میں بات کر رہا ہوں یہ 2012 کے فنانس بل کا حصہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ میری بات سنیں گے۔ میں آپ کے ذمے یہ کام لگا رہا ہوں کیونکہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے تو جواب دے دیا ہے۔ ان کے مطابق ان کا یہ جواب ٹھیک ہے۔ میں اس تحریک التوائے کار کو dispose of بھی کر چکا ہوں۔ اب آپ میری ایک بات سن لیں۔ اب آپ لاہور میں رہتے ہیں ناں؟ جن سکولوں کے آپ نام لے رہے ہیں وہ چار، پانچ سکول آپ visit کروا دیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں تو روز جاتا ہوں۔ میں تو روز ان کے والدین سے ملتا ہوں۔ میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میں نے آپ کے ذمے تین، چار سکول لگا دیئے ہیں کیونکہ یہ غریب بچوں کے مستقبل کا مسئلہ ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ مجھے کوئی ایسا ایک سکول ہی دکھا دیں جہاں پر 10 فیصد بچوں کو مفت داخلہ دیا گیا ہو۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اگر آپ یہاں پر یہ بات کہہ رہے ہیں تو بالکل ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! خدا کے لئے اس اسمبلی کو اسمبلی بنائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اسی لئے تو میں آپ کو کہہ رہا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ہم یہاں پر لوگوں کو ان کا حق دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اب آپ جتنا زور سے بولیں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری بات سنیں زور سے اس لئے بولنا پڑتا ہے کہ وہ اس کا جواب غلط دیتے ہیں اور آپ اس کو مانتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ کیسے کہہ رہے ہیں کہ وہ غلط جواب دے رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ غلط کہہ رہے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ آپ ان سے کہیں کہ مجھے ان سکولوں کے 10 بچے ہی بتا دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میں کیسے بتا سکتا ہوں میں نے تو آپ کے ذمے لگا دیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو کہیں وہ privilege and perk لے رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میں نے آپ کے ذمے لگا دیا ہے۔ آپ صبح visit کروالیں۔ جو بھی آپ کہہ رہے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ نہ کہیں۔ بات یہ ہے کہ میں نے ایک بات کی ہے کہ معزز ممبران سن رہے ہیں یہ 10 بچے بتا دیں۔ بیکن ہاؤس، لرننگ الائنس یا ایل جی ایس نے لئے ہیں، چلیں ایچی سن تو ان کے لئے شجر ممنوعہ ہے۔ یہ بتائیں 10 بچے۔ just tell me 10 children

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! یہ بالکل صحیح بات کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں اس لئے ان کے ذمے لگا رہا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں اسی لئے اس دفعہ ایک بھی تحریک التوائے کار نہیں لایا کیونکہ مجھے پتا ہے کہ کیا حال ہونا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! یہ غریب بچوں کا معاملہ ہے اسی لئے میں آپ کے ذمہ یہ کام لگا رہا ہوں کہ آپ یہ کام کر لیں۔ آپ لاہور کے پانچ سکول select کر کے ان کا visit کر لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے تو بتا دیا ہے اور یہ بات میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں۔ آپ میری بات سنئے۔ میں نے یہ بات کہی ہے اور یہ اس کو ثابت کر دیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس پر آپ Assurance motion دے دیں اس پر پھر بحث کر لیتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: اس کی کیا ضرورت ہے جبکہ میری تحریک التوائے کار موجود ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا وہ جواب دے چکے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب غلط دیا گیا ہے تو میں نے objection لگایا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میں آپ کی بات سے agree نہیں ہوں۔ (شور وغل)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ میری بات سنئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں اس تحریک التوائے کار کو bulldoze نہیں کر رہا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ اس تحریک التوائے کار کو bulldoze ہی کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، نہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اور آپ کیا کر رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، نہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1184/14 میاں محمد رفیق صاحب کی ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کا جواب دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ گورنمنٹ کو یہ بھی ہدایت جاری کریں کہ متعلقہ منسٹر صاحب یا پارلیمانی سیکرٹری صاحب آیا کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! پارلیمانی سیکرٹری موجود ہیں اور جواب دے رہے ہیں۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! متعلقہ منسٹر کہاں ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! وہ پارلیمانی سیکرٹری ہیں اور جواب دے رہے ہیں۔ وٹو صاحب! اس پر میں already Ruling دے چکا ہوں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب موجود ہیں اور وہ بااختیار ہیں۔ جی، اب میاں محمد رفیق صاحب کی تحریک التوائے کار ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! کیا ایک ہی پارلیمانی سیکرٹری نے تمام محکموں کے جواب دینے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، انہوں نے دینے ہیں۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! اس issue کو resolve ہونا چاہئے کہ اگر فاضل ممبر کوئی چیز بڑے وثوق سے کہہ رہے ہیں تو اس حوالے سے میں آپ سے گزارش کروں گا کہ ایک کمیٹی بنادیں جس طرح انہوں نے فرمایا ہے اور دوسرے فاضل ممبران بھی بات کر رہے ہیں اور ہمارے پارلیمانی سیکرٹری صاحب بھی یہی بات کر رہے ہیں۔ اس پر آپ ایک کمیٹی بنادیں جو اس کو دیکھ لے اور وہ آپ کو رپورٹ پیش کر دے۔

جناب قائم مقام سپیکر: راجہ صاحب! آپ کی بات کا میں بالکل احترام کرتا ہوں۔ میں نے کہا ہے کہ یہ اس بات پر Assurance motion دے دیں تو اس کو Assurance Committee کے سپرد کر کے شیخ صاحب کی تسلی کرادیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے۔ آپ بااختیار ہیں لہذا آپ کہیں کہ میں کمیٹی بناتا ہوں اور میں ثابت کروں گا کہ یہ بالکل جھوٹا جواب ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ Assurance motion دے دیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مجھے ضرورت ہی نہیں ہے اور آپ بااختیار ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ Assurance motion دے دیں اور ہم اس پر ٹائم بھی fix کر دیں گے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہوں گا کہ معزز وزیر راجہ اشفاق سرور صاحب نے بھی اس حوالے سے بات کی ہے۔ اگر معزز ایوان اسی طریقے سے چلنا ہے کہ متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری یا منسٹر جوابدہ نہیں ہیں تو ہم احتجاجاً ٹوکن واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے ٹوکن واک آؤٹ کر گئے)

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! میں کہتا ہوں کہ وہ موجود ہیں اور جواب بھی دے رہے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1184/14 میاں محمد رفیق صاحب کی ہے۔

پنجاب میں منرل واٹر کی اکیس فیکٹریوں کے منرل واٹر کو مضر صحت قرار دیئے جانے سے عوام الناس میں خوف واشتعال کا پایا جانا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔ جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ مذکورہ لیبارٹری میں صرف E.Coli بیکٹریا کے معائنہ کی سہولت موجود ہے جبکہ کیمیکل اور دوسرے بیکٹریا کے معائنہ کی سہولت موجود نہیں ہے۔ اس ضمن میں مزید عرض ہے کہ عالمی ادارہ صحت کے معیار کے مطابق پانی کے نمونہ جات کو 24 گھنٹے کے لئے incubate کیا جاتا ہے۔ اگر اس incubation کے بعد ایک بھی E.Coli بیکٹریا نکل آئے تو ایسے پانی کے نمونے کو پینے کے لئے مضر یعنی کہ unfit قرار دیا جاتا ہے۔ مزید برآں عرض ہے کہ حکومت پنجاب نے صوبہ بھر میں عوام کو معیاری اور آلودگی سے پاک اشیاء خوردونوش مہیا کرنے کے لئے قوانین وضع کر رکھے ہیں جن کو Punjab Pure Food Rules 2007 کہتے ہیں۔ ان قوانین کے مطابق غیر معیاری اشیاء کو تیار کرنے اور بیچنے والوں کے لئے سخت سزائیں مقرر کی گئی ہیں۔ اس کے ساتھ ان اشیاء کی تیاری کے لئے standard بھی مہیا کئے گئے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: راجہ صاحب! آپ ذرا اپوزیشن والوں کو منا کر لے آئیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر محنت وانسانی وسائل، راجہ اشفاق سرور
معزز ممبران حزب اختلاف کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! جو ادارہ یا فیکٹری قوانین میں دیئے گئے standard کی خلاف ورزی کرتا ہے تو حکومت کے مقرر کردہ Food Inspectors کو اختیار ہے کہ وہ ان فیکٹریوں کے خلاف قوانین کی خلاف ورزی کرنے پر حسب ضابطہ کارروائی کریں۔ ضلع لاہور میں حکومت پنجاب نے فوڈ اتھارٹی قائم کر رکھی ہے جو ایسے اداروں/ فیکٹریوں یا اشیاء خورد و نوش بیچنے والوں کے خلاف مؤثر کارروائی کرتی ہے، جرمانے اور دیگر سزائیں دیتی ہے جس کے تحت مضر صحت اشیاء فروخت کرنے میں بہت حد تک کمی آئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1187/14 میاں طارق محمود صاحب کی ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ اس پر بحث نہیں ہو سکتی کیونکہ detail میں جواب آ گیا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک صاحب!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ حوصلے کے ساتھ سب کی بات سنتے ہیں اور یہ آپ کے منصب کا تقاضا ہے کہ جب آپ بات سن رہے ہوتے ہیں تو کوشش کرتے ہیں کہ اس ایوان کو rules کے مطابق چلائیں اور آپ ماشاء اللہ بڑے احسن طریقے سے ایوان کو چلاتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ ختم
کرنے کے بعد ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک صاحب!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری چھوٹی سی گزارش یہ ہے کہ آپ کا بطور سپیکر conduct اور ممبر کا conduct اس book کے اندر لکھ دیا گیا ہے۔ Question arose was کہ پارلیمانی سیکرٹری جواب دے رہے ہیں اور

Mover but not a general member, mover of the adjournment motion was not satisfied with that

انہوں نے کہا کہ میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں تو آپ کے پاس دو اختیارات بچتے تھے کہ آپ اس ایوان سے پوچھتے کہ میں اس پر سپیشل کمیٹی constitute کر دوں بلکہ وہ question put کرنا بھی ضروری نہیں تھا the words used are very clear وہ الفاظ یہ ہیں کہ:

> The Assembly may, by motion, appoint a Special Committee which shall have such composition and functions as may be specified in the motion.

اب میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ جب اس طرح کے معاملات اسمبلی کے floor پر آتے ہیں اور وہ unattended چلے جائیں یا کسی ایسے procedure کے تابع کر دیئے جائیں جن کی requirement نہ ہو، اس پر ممبران Assurance motion لائیں تو اس سے ہم اپنے سسٹم کو demise کر رہے ہیں اور اس سے یہ ایوان اپنی افادیت کھوتا چلا جائے گا۔ جب گورنمنٹ کے منسٹر آپ سے کہہ رہے ہیں، اپوزیشن بنچوں کا resolve ہے اور ممبر بھی dissatisfied ہیں تو پھر آپ سپیشل کمیٹی constitute کریں اور within the Session جواب مانگیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک احمد خان صاحب! میری ایک بات سنیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے ایک جواب دیا ہے جو اسی ایوان کے ممبر ہیں اور پارلیمانی سیکرٹری بھی ہیں۔ وہ بڑے وثوق کے ساتھ ایک بات کر رہے ہیں تو آپ اُن کی بات کو کیسے deny کر سکتے ہیں، یہ بات مجھے بتائیں؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ اس پر question put کر لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ نے اس پر Ruling دی ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میری ایک بات سن لیں۔ انہوں نے آپ کو 36 اضلاع کی پوری detail بتا دی ہے۔ میں نے اتنا بھی کہہ دیا ہے کہ میں اس پر پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی بھی ڈیوٹی نہیں لگاتا بلکہ آپ کی ذمہ داری لگاتا ہوں کیونکہ اتنی محنت کر کے آپ نے یہ تحریک جمع کروائی ہے تو آپ لاہور

کے پانچ سکول select کر کے ان کا بتا دیں کہ اگر دس فیصد کوٹا نہیں دیا جا رہا تو اس پر Assurance motion دے دیں، میں اس پر کارروائی کرتا ہوں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! جب پارلیمانی سیکرٹری اور معزز ممبر کا آپس میں dispute ہو جائے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں، میں اس پر Ruling دے چکا ہوں۔ اگر شیخ صاحب مجھے voting کرانے کے لئے کہتے تو میں ایوان سے voting کروالیتا۔ اس پر اب بحث ہو ہی نہیں سکتی۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ اس پر کمیٹی constitute کر دیں تو معاملہ ٹھیک ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے اُن سے کہہ دیا ہے کہ وہ Assurance motion دے دیں تو میں اس کو کمیٹی کو بھجوا دوں گا۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! آپ کے حکم پر جا کر میں نے اپوزیشن کے دوستوں سے request کی کہ وہ واک آؤٹ ختم کر کے واپس تشریف لائیں۔ میں نے ان سے یہ بھی کہا ہے کہ on the floor of the House جو باتیں کی جا رہی ہیں ان کو ایجوکیشن منسٹر اور پارلیمانی سیکرٹری برائے ایجوکیشن address بھی کریں گے اور اُن کا انشاء اللہ notice بھی لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: راجہ صاحب! آپ کا شکریہ اور اپوزیشن کے ممبران کا ایوان میں واپس آنے پر بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1187/14 میاں طارق محمود صاحب کی ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں اپنی اس تحریک التوائے کار کے جواب میں ہرگز مطمئن نہیں ہوں اور آپ نے مجھے اپنی وضاحت پیش کرنے کا موقع بھی نہیں دیا۔ اگر مجھ سے آپ وضاحت نہیں لینا چاہتے تو کم از کم جو منرل واٹر کمپنیاں زہر بیچ رہی ہیں اس کے جواب میں ایک شعر ہی سن لیں۔

خداوند یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
جہاں درویشی بھی عیاری ہے اور سلطانی بھی عیاری

یہ لوگ یہ کہہ کر زہر بیچ رہے ہیں کہ پانی سے ہی ہیپاٹائٹس ہوتا ہے تو یہ سراسر غلط اور جھوٹ ہے کیونکہ ہیپاٹائٹس دیگر اسباب اور وجوہات کی بناء پر ہوتا ہے لہذا ان کو روکا جانا چاہئے۔ جن منرل واٹر کمپنیوں کا

پاکستان کے standard کے مطابق پانی نہیں آیا اُن کے خلاف کیا کارروائی کی جا رہی ہے اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب اُن پر کیا کارروائی کرتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! انہوں نے آپ کی بات سن لی ہے اور اس کا بڑا تفصیلی جواب بھی دے دیا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ ایسے ہی ہوگا کہ جس کمپنی نے ابتدا میں یہ منرل واٹر شروع کیا تھا کہ سادہ پانی ہیپاٹائٹس پیدا کرتا ہے اس لئے زندہ رہنے کے لئے ہمارا منرل واٹر پینے لگ جاؤ۔ اب آئندہ آنے والے وقت میں یہ ہوگا کہ Nestle کمپنی والے آکسیجن کے سلنڈر بیچنا شروع کر دیں گے کہ زندہ رہنا ہے تو Nestle کمپنی کے آکسیجن سلنڈر خریدنا شروع کر دو۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! بہت شکریہ۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1187/14 میاں طارق محمود صاحب کی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ یہ چونکہ انٹی کرپشن کے متعلق ہے جس کا جواب ابھی تک نہیں آیا لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1199/14 جناب امجد علی جاوید صاحب کی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! مجھے اجازت دیں تو میں اس کے بارے میں کچھ بتانا چاہتا ہوں کیونکہ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! اس تحریک التوائے کار کو next week کے لئے pending کیا ہے اس کا جواب انشاء اللہ آ جائے گا۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اگلے ہفتے میں اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جی، انشاء اللہ۔

(اذانِ مغرب)

جناب قائم مقام سپیکر: 20منٹ کے لئے وقفہ برائے نماز کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب کے لئے اجلاس کی کارروائی 20منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد 6بج کر 30منٹ پر جناب قائم مقام سپیکر
کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! تحریک التوائے کار نمبر 14/1199جناب امجد علی جاوید صاحب کا جواب دیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! تحریک التوائے کار کا جواب آنے دیں اس کے بعد آپ کو موقع دیتے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پہلے مجھے موقع دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار صاحب! بولیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں صرف دو منٹ لوں گا لیکن میں جو آج کے دن کے حالات ہیں اس پر بات کرنا چاہوں گا۔ سب سے پہلے تو میرا سوال یہ ہے کہ ہم یہاں کر کیا رہے ہیں؟ اسمبلی کے اجلاس کا خرچہ tax payers برداشت کرتے ہیں۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ ایک دن کی proceeding پر کتنے پیسے لگتے ہیں؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! انہی کو تو معلوم ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! آپ اپنی بات کریں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آج لوکل گورنمنٹ کے سوال تھے، جن جن معزز ممبران کے سوال آئے ہیں ان سے آپ پوچھیں کہ کیا وہ مطمئن ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! وہ مطمئن ہیں۔(قطع کلامیاں)

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ میری بات تو سنیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر بنتا نہیں ہے۔ سردار صاحب پلیز! اگر کوئی important issue ہے تو آپ بات کریں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میری بات سنیں یہ کلاس روم نہیں ہے، یہ اسمبلی کا floor ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جن کے سوالات تھے وہ مطمئن ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پہلے آپ ان کی بات تو سنیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ جو بات کہہ رہے ہیں میں نے ان کی بات سن لی ہے، سردار صاحب جن کے سوالات تھے وہ مطمئن ہیں، سردار صاحب کا کوئی سوال نہیں تھا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! شیخ علاؤالدین صاحب کا سوال تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ علاؤالدین صاحب نے رولز کے مطابق مجھ سے رولنگ مانگی تھی اس بات کو اب آپ چھوڑ دیں، میں نے ان سے بات کر لی ہے۔ (قطع کلامیاں)

چوہدری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! آپ معزز ممبر کی بات تو سنیں۔

(اس مرحلہ پر تمام معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً اپنی نشستوں سے کھڑے ہو گئے)

جناب قائم مقام سپیکر: تشریف رکھیں۔ نہیں، نہیں۔ سردار صاحب! آپ میرے لئے قابل احترام ہیں، آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں جن کے سوالات تھے انہوں نے ضمنی سوالات بھی کئے ہیں وہ مطمئن ہوئے ہیں اور انہوں نے خود کہا ہے کہ ہم مطمئن ہیں، آپ کہتے ہیں کہ لوکل گورنمنٹ کے سوالات کے جوابات سے مطمئن نہیں ہوئے، سردار صاحب نہیں، ایسا نہ کریں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! پلیز آپ بات کریں۔ (قطع کلامیاں)

پنجاب میں میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانی پیپروں کی غیر معیاری مارکنگ اور ناقص نظام کی وجہ سے طلباء و طالبات کا مستقبل تاریک ہونے کا خدشہ

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ جوابی کاپی کی تصدیق پروفیسر صاحبان سے کروائی جاتی ہے ڈیوٹی سونپنے سے قبل مارکنگ ورکشاپ کرائی جاتی ہے، اساتذہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی بنائی گئی کتب کے مطابق جوابی کاپیوں کو جانتے ہیں---(قطع کلامیاں)

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ میری بات تو سنیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب میں نے آپ کی ساری بات سنی ہے، یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! آپ معزز ممبر کی بات تو سن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا، پوائنٹ آف آرڈر پر صرف specific بات کی جاتی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی بورڈ کی فیس مبلغ 700 روپے ہے، بورڈ آف گورنرز کی منظوری کے بعد یہ فیس مقرر کی جاتی ہے۔ مارکنگ کو درست بنانے کے لئے اور مزید شفاف بنانے کے لئے quality assurance coordinator مقرر کئے جاتے ہیں جو کہ پروفیسر ہوتے ہیں random checking کے لئے یکسانیت پیدا کی جاتی ہے۔ تاہم جو امیدواران مارکنگ سے مطمئن نہیں ہوتے وہ مروجہ طریق کار کے مطابق rechecking کے لئے درخواست دیتے ہیں۔ ان کی کاپیوں کی پڑتال کے لئے ہر مضمون کے لئے علیحدہ علیحدہ rechecking کمیٹیاں تشکیل دی جاتی ہیں جو مطلوبہ جوابی کاپیوں کی تسلی سے جانچ پڑتال کرتے ہیں اور اگر کسی سوال کے نمبر نہ دیئے گئے ہوں تو دوران rechecking اس کی دادرسی کردی جاتی ہے۔ امیدواروں کی مارکنگ کے حوالے سے تسلی کرنے کے بعد ہر مضمون کے سینئر پروفیسر صاحبان موجود ہوتے ہیں۔ نظام میں بہتری لانے کے لئے تمام اساتذہ کی ٹریننگ اور ورکشاپ کا انعقاد بھی کیا جارہا ہے تاکہ صوبہ بھر میں مارکنگ کے معیار کو بہتر اور یکساں بنایا جاسکے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ہمیں تو کچھ سمجھ ہی نہیں آئی۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحبان تشریف رکھیں گے تو آپ کو کچھ سمجھ آئے گی۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرے ضمنی سوال کا کیا جواب آیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ لوگوں نے جب بھی کسی issue پر بات کی ہے میں نے آپ کی بات سنی ہے۔ سردار صاحب! آپ مجھے بتائیں کہ یہ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ کوئی مطمئن نہیں ہے، سارے مطمئن تھے، آپ کا کوئی سوال تھا؟ آپ کا تو لوکل گورنمنٹ پر کوئی سوال ہی نہیں تھا۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال تھا اس کا صحیح طرح سے جواب نہیں آیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، یہ ضمنی سوال نہیں تھا، سردار صاحب آپ نے ایک نشاندہی کی کہ ٹی ایم اے لیہ کے اندر ایک جوہڑ ہے جس میں ایک ہفتہ پہلے ایک بچے کی death ہو گئی، یہی بات آپ نے کی تھی؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اس کا بھی صحیح طرح سے جواب نہیں آیا۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ اب کسی اور بچے کی death ہو جائے؟

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! آپ میری بات تو سن لیں۔ (قطع کلامیاں)

سردار صاحب اگر تو یہاں پر شور ہی مچانا ہے تو پھر اس کا تو میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ اب آپ میری بات سنیں، میں نے پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو یہ ہدایت کی ہے، سیکرٹری کی موجودگی میں یہ ہدایت کی ہے کہ سردار صاحب کو بلائیں ان کو ساتھ بٹھائیں اور ڈی سی او سے کہیں کہ وہ ٹی ایم اے کو ہدایت کریں کہ یہ جو واقعہ ہوا ہے اس کا نوٹس بھی لیں، فوراً اس جوہڑ کو fill بھی کروائیں اور اس مسئلے کو حل کروائیں۔

سردار شہاب الدین خان: پارلیمانی سیکرٹری صاحب موجود ہی نہیں تھے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب وہاں پر موجود تھے، سردار صاحب انہوں نے آپ کی بات سنی ہے، اب آپ اس طرح سے نہ کریں۔ میں نے ان کو فوراً ہدایت کی ہے اور اگلی دفعہ ان سے جواب بھی لیا جائے گا کہ انہوں نے اس پر کیا ایکشن لیا ہے۔ (قطع کلامیاں)

وہ کہہ رہے ہیں کہ لوکل گورنمنٹ کے سوالات تھے اور وہاں پر کوئی مطمئن نہیں ہے، جتنے بھی لوگوں کے یہاں پر سوالات تھے کسی نے یہ نہیں کہا کہ میں مطمئن نہیں ہوں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! آپ ہمارے معزز ممبر کی بات تو سنیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ میری بات تو سنیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! آپ بات کریں لیکن پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر نہیں کریں گے۔ (قطع کلامیاں)

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! آپ تو ماحول کو خراب کر رہے ہیں، آپ تو مجھے میاں محمد نواز شریف کے خلاف لگتے ہیں، میرے خیال میں آپ بھی ان کے خلاف سازش کر رہے ہیں، آپ ان کے ہمدرد نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چیمہ صاحب! اب آپ مجھے پارٹی نہ بنائیں، آپ کی مہربانی ہوگی، آپ میرے لئے قابل احترام ہیں۔ چلیں سردار صاحب! آپ اپنی بات مکمل کر لیں۔

سردار وقاص حسن موکل: بہت بہت مہربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: تقریر نہیں ہوگی، مختصر بات کریں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ میری بات سنیں، تقریر والی بات نہیں ہے۔ میں یہاں تک تو elect ہو کر آگیا ہوں، اب آگے وزیر اعلیٰ تو میں نے نہیں بننا۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! میں نے رولز کے مطابق اس ایوان کو چلانا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! کون سے رولز؟

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے آپ کو floor دیا ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ اس چیز کا فائدہ اٹھا کر بات کریں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! کون سے رولز؟

جناب قائم مقام سپیکر: بتائیں آپ بات کیا کہنا چاہتے ہیں؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں آپ سے صرف یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ یہاں پر آج کے دن کی آپ مثال لے لیں، تیسرا سیشن ہے یہاں پر قائد حزب اختلاف نہیں ہیں، آپ سے ہم نے بات کی، سپیکر صاحب سے ہم نے بات کی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے تو ان کو لے کر نہیں آنا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ بھی اس وقت سپیکر ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرے کہنے پر اگر وہ آتے ہیں تو سردار صاحب! میں آپ کے ساتھ صبح ہی چلنے کے لئے تیار ہوں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ فوراً جواب دے دیتے ہیں، میری بات تو مکمل ہونے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ مجھے کہہ رہے ہیں کہ ہم نے آپ سے بات کی۔ میرے کہنے پر اگر وہ آتے ہیں تو میں تو چلنے کے لئے تیار ہوں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں نے آپ کو سپیکر کہا ہے اور جو بھی اس کرسی پر بیٹھتا ہے وہ سپیکر ہے۔ میری بات صرف اتنی سی ہے، میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ اس وقت لیڈر آف اپوزیشن نہیں ہیں، حکومت نے اس پر کچھ نہ کچھ کرنا ہے اور یہ حکومت کا کام ہے۔ ہم جو یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں ہم بھی اسی طرح سے یہاں پر منتخب ہو کر آئے ہیں جیسے دوسرے دوست آئے ہیں۔ میرا آپ سے صرف یہ سوال ہے کہ جب یہاں پر کوئی بات کی جاتی ہے، اگر تو کوئی اپنی ذات کی بات کرے تو سمجھ میں آتا ہے آپ اس کو روکیں، اگر ایک issue یہاں پر اٹھایا جاتا ہے تو کلاس روم کی طرح ان کو روکا جاتا ہے۔ میں بات صرف یہی کر رہا ہوں کہ یہاں پر ہر سوال کا جواب من مانی سے دیا جاتا ہے اور اس پر کوئی ایکشن نہیں ہوتا، میں سپیکر کی بات کر رہا ہوں، جو سوال کیا جاتا ہے آپ کہتے ہیں کہ اس کو Assurance Committee میں لے کر آؤ، اگر پارلیمنٹ میں بھی پرچی بازی کرنی ہے تو مناسب بات نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ میری بات سنیں۔Rule 182 Composition and Function کے متعلق ہے اگر آپ کہتے ہیں تو میں پورا rule یہاں پر پڑھ دیتا ہوں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! مجھے نہیں چاہیئے، میرا صرف آپ سے سوال ہے، سپیکر سے سوال ہے کہ یہاں پر جتنے بھی مسائل اٹھائے گئے اس میں سے کسی ایک کا follow up مجھے بتا دیں، میری بات مکمل ہونے دیں، سپیکر صاحب آپ تو جب چاہیں جتنا مرضی بولیں، یہاں پر وزراء نہیں آ رہے اس وقت بھی دو وزراء بیٹھے ہوئے ہیں ان دونوں کے متعلقہ سوال ہی نہیں ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب سوالوں کے جواب دیتے ہیں اور اس کے بعد ان کا کوئی follow up نہیں ہے۔ وزیراعلیٰ صاحب نے یہاں پر نہیں آنا، یہ ان کی مرضی ہے ہم ان کو بلا سکتے ہیں اور نہ ہی شاید آپ بلا سکتے ہیں لیکن باقی لوگ تو آ سکتے ہیں۔ آج یہاں پر تین دفعہ کورم point out ہوا ہے، interest کی بات ہے اور یہاں پر تمام معزز ممبران عوام کے مسائل کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ کون ہے جو یہاں پر دکانداری چلانے کے لئے بیٹھا ہوا ہے، آپ سے میری صرف یہ request ہے کہ ہم tax payers کا پیسا خرچ کر رہے ہیں یہاں اسمبلی چیمبر میں اجلاس ہوتا ہے وہ دو گھنٹے بیٹھے وہ چار گھنٹے بیٹھے وہ چھ گھنٹے بیٹھے اگر بیٹھے تو کچھ کرے۔ وزراء کیوں نہیں آتے وہ کدھر ہیں، وہ کس مصروفیت میں ہیں؟ عوام کے مسائل تو ہم نے بتانے ہیں، نمائندے ہم ہیں۔ اگر آپ نے جا کر وزیران قافلہ سے بات کرنی ہے تو کر لیں۔

جناب سپیکر! میں آخری بات کروں گا کہ میرے حلقے میں ایک لاکھ 53ہزار رجسٹرڈ ووٹرز ہیں اگر میں جیتا ہوں تو اکثریت سے جیتا ہوں۔ اصول یہ کہتا ہے کہ میں جو بات کروں گا وہ اس علاقے کی عوام کی بہتری کے لئے کروں گا۔ یہاں سارا پنجاب بیٹھا ہوا ہے، یہاں پر منسٹرز نہیں ہیں تو وہ ہیں کدھر اور وہ کس کے پاس جا رہے ہیں؟ issues ہم سے پوچھیں۔ میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ بااختیار ہیں، آپ یہ کر سکتے ہیں اور یہ آپ کو کرنا چاہئے، آپ رولنگ دیں کہ تمام وزراء اجلاس میں آئیں۔ میں مان لیتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ exempted ہیں لیکن کس rule کے تحت exempted ہیں یہ مجھے نہیں پتا۔ یہ سارے کے سارے میرے بھائی ہیں، میرے بڑے ہیں، یہ صرف اور صرف اس لئے بیٹھے ہوئے ہیں کہ کورم point out نہ ہو اور سرکاری بزنس کے اندر تضحیک نہ ہو۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! اب آپ بات کر چکے ہیں بہت شکریہ۔ میں نے آپ کو پورا موقع دیا ہے۔ یہاں پر راجہ صاحب موجود ہیں انہوں نے بھی آپ کی بات note کر لی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ ملک احمد خان صاحب! آپ مہربانی کر دیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! ہم یہ ریکارڈ کرانا چاہتے ہیں کہ حکومت پنجاب کا یہ interest ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: مجھے اس کے مطابق چلانے دیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں مختصر بات کروں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک صاحب!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! سردار وقاص جو بات کہہ رہے ہیں یہ consensus ہے میں گورنمنٹ پارٹی کا ممبر ہوں اور یہ میں بھی آپ سے کہہ رہا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

منسٹرز آئیں، کیوں نہیں آتے؟ معاملات کو حل کریں، کیوں نہیں کرتے؟ یہ پنجاب اسمبلی ہے آج آپ سپیکر ہیں میں ممبر ہوں، کل ہم ہوں گے یا نہیں ہوں گے لیکن یہ اسمبلی یہاں ہو گی اور آج کے واقعات کل آپ کا اور میرا منہ چڑائیں گے۔ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2001 والا تو ٹی ایم ایز کو بناتا تھا، آج 2013 کا قانون آپ اسی اسمبلی میں پاس کر چکے ہیں لیکن یہ اسمبلی سوالات اور جوابات پرانے قانون کے

تابع کر رہی ہے۔ کیا یہ مذاق نہیں ہے، کوئی ممبر کیسے مطمئن ہو گا اور یہ کہاں کا اصول ہے اور آپ اس کو scrutinize تو کریں۔ TMAs do not exist in the law لیکن ٹی ایم ایز کے متعلق سوال ہیں اور ہم جواب دے رہے ہیں؟ یہ پنجاب اسمبلی ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں بتاتا ہوں کہ اس پر بھی بحث ہوئی ہے۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب نے اس پر بھی بات کی ہے انہوں نے ایک دفعہ نہیں بلکہ تین دفعہ یہ سوال اٹھایا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک احمد خان صاحب! میں نے آپ کی بات تحمل سے سنی ہے، آپ بھی سن لیں۔ سیکرٹری لوکل گورنمنٹ بھی یہاں پر موجود تھے اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے اس پر detail کے ساتھ جواب دیا۔ اس وقت تو کسی نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات نہیں کی، اس وقت کسی نے ضمنی سوال پر بات نہیں کی وہ satisfy ہوئے اور اپنے سوالات کے بعد بیٹھ گئے تو اس کے بعد میں نے اسے dispose of کیا۔ اب جب ان کا وقفہ سوالات مکمل ہو گیا ہے اور وہ یہاں سے چلے گئے ہیں تو اب آپ یہ ساری بات کر رہے ہیں۔ میری عرض سنیں، لگ بھگ کوئی بیس کے قریب سوالات take up ہوئے ہیں۔ یہاں پر جتنے معزز ممبران نے بھی سوال کئے ہیں انہوں نے سب کے جواب دیئے ہیں اور سارے satisfy ہوئے ہیں کسی نے یہ نہیں کہا کہ وہ satisfy نہیں ہے۔ اب ایک چیز ہو گئی ہے۔۔۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں نے point raise کیا تھا کہ پہلے 2001 والا ایکٹ تھا اور اب 2013 میں ہم نیا ایکٹ پاس کر چکے ہیں جس میں ٹی ایم ایز اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹس stand نہیں کرتیں لیکن ٹی ایم ایز اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹس کے سوالات کے جوابات آ رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! یہ سوالات آپ نے دیئے ہیں میں نے تھوڑے دیئے ہیں۔ اس میں میرا تو قصور نہیں بنتا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک احمد خان صاحب! میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں۔ فتیانہ صاحب! اب آپ تشریف رکھیں۔ شکریہ۔ گوندل صاحب! امجد علی جاوید صاحب کی تحریک التوائے کار کا جواب دوبارہ پڑھیں۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! آپ اتنا تو فرمادیں کہ وزراء اپنی حاضری کو یقینی بنائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: قاضی صاحب! میں کسی کو direct نہیں کر سکتا۔ ان کے متعلقہ جو بھی بات ہو گی جس دن کسی بھی وزیر کا answer question ہو اور وہ یہاں پر موجود نہ ہو اور پارلیمانی سیکرٹری بھی نہ ہو تو میں اس پر action لینے کا مجاز ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ کم از کم ایوان کے جذبات تو محترم قائد حزب اختلاف کو پہنچائیں کہ یہاں یہ صورتحال ہے کہ وقفہ سوالات میں وزراء موجود نہیں ہوتے۔ راجہ صاحب اور ہمارے یہ دو چار بھائی تو regular آ رہے ہوتے ہیں اور بیٹھے ہوتے ہیں لیکن بالعموم منسٹر صاحبان موجود نہیں ہوتے۔ آپ کم از کم یہ بات وزیر اعلیٰ صاحب تک پہنچائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سینئر وزیر راجہ اشفاق سرور صاحب نے ساری اپوزیشن کی بات سنی بھی ہے اور note بھی کر لی ہے۔ انشاء اللہ ہم بیٹھ کر اس پر discuss بھی کریں گے وہ سن رہے ہیں اور انشاء اللہ اس پر action بھی کرائیں گے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اب آپ تشریف رکھیں اور مجھے کارروائی چلانے دیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اگر وزیر اعلیٰ صاحب یہاں پر نہیں آ سکتے تو kindly Skype کا استعمال کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: گوندل صاحب! اس تحریک التوائے کار کا جواب پڑھ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ سیکنڈری سکول اور انٹر میڈیٹ کی حل شدہ جوابی کاپیوں کی مارکنگ تجربہ کار اساتذہ اور پروفیسر صاحبان سے کروائی جاتی ہے۔ مارکنگ کی ڈیوٹی سونپنے سے قبل ہدایات برائے مارکنگ ورکشاپس بھی کرائی جاتی ہیں، اساتذہ پنجاب ٹیکسٹ بورڈ کی بنائی گئی کتب ہائے کے مطابق جوابی کاپیوں کو جانچتے ہیں اور غیر معیاری جتنی بھی کتابیں ہوتی ہیں ان کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے۔ یہ درست نہ ہے کہ چیکنگ کی فیس مبلغ -/800 روپے ہے بلکہ گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی لاہور بورڈ یہ فیس مبلغ -/700 روپے وصول کر رہا ہے جو کہ بورڈ آف گورنرز کی منظوری کے بعد فیس کا تعین کیا جاتا ہے۔ مارکنگ کرنے کے لئے ہیڈ ایگزامینر کا تقرر کیا جاتا ہے جس کو مزید شفاف بنانے کے لئے Quality Assurance

Coordinators بھی مقرر کئے جاتے ہیں جو کہ سکیل نمبر 19 تا 21 کے سینئر ترین پروفیسر صاحبان ہوتے ہیں۔مارک شدہ کاپیوں کی random checking کی جاتی ہے اور چیکنگ میں یکسانیت پیدا کی جاتی ہے۔تاہم جو امیدوار مارکنگ سے مطمئن نہیں ہوتے وہ مجوزہ طریق کار کے مطابق ری چیکنگ کے لئے درخواست دیتے ہیں ان کی کاپیوں کی پڑتال کے لئے ہر مضمون کے لئے علیحدہ علیحدہ چیکنگ کمیٹیاں تشکیل دی جاتی ہیں جو مطلوبہ جوابی کاپیوں کی تسلی سے جانچ پڑتال کرتے ہیں۔اگر کسی سوال کے نمبر نہ دیئے گئے ہوں تو دوران چیکنگ ان کی دادرسی کر دی جاتی ہے۔امیدواروں کی مارکنگ کے حوالے سے ان کی تسلی کرائی جاتی ہے اور ہر مضمون کے سینئر پروفیسر صاحبان اس چیکنگ میں موجود ہوتے ہیں۔نظام میں بہتری لانے اور فعال بنانے کے لئے تمام اساتذہ کی ٹریننگ اور ورکشاپ کا انعقاد بھی کیا جارہا ہے تاکہ صوبہ بھر میں مارکنگ کے معیار کو یکساں اور معیاری بنایا جاسکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!پارلیمانی سیکرٹری نے جو جواب پڑھا ہے وہ درست نہیں۔ہر سال اسمبلی کے سامنے جلوس نکلتے ہیں اور بچے خودکشیاں کرتے ہیں۔پارلیمانی سیکرٹری نے یہ فرمایا ہے کہ rechecking کا نظام ہے جبکہ وہاں پر rechecking کا نظام نہیں۔وہاں صرف recount ہو سکتا ہے۔بچے کے سامنے پیپر پڑا ہوتا ہے اور اس کا جواب بھی سو فیصد درست ہوتا ہے۔پیپر چیک کرنے والا کہتا ہے کہ آپ کا جواب درست ہے لیکن ہم قانون کے ہاتھوں مجبور ہیں اس لئے آپ کو اس سوال کے نمبر نہیں دے سکتے۔وہ بچہ جس کا مستقبل تباہ ہو رہا ہوتا ہے وہ اور اس کے والدین وہاں سے روتے ہوئے نکلتے ہیں۔میری آپ سے گزارش ہے کہ ہر سال ہزاروں بچوں کا مستقبل اسی طرح تاریک ہو رہا ہے لہذا اس کا تدارک کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: امجد علی جاوید صاحب!پارلیمانی سیکرٹری نے اس تحریک کا جواب دے دیا ہے تو اب آپ کیا چاہتے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!میں یہ چاہتا ہوں کہ اس تحریک کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ وہاں پر محکمہ آئے اور اس مسئلے کا کوئی حل نکالا جاسکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیااس تحریک التوائے کار کو کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے؟

معزز ممبران: جی، کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔اس تحریک التوائے کار کو مجلس قائمہ برائے تعلیم کے سپرد کیا جاتا ہے اور کمیٹی دو ماہ میں اپنی رپورٹ ایوان میں پیش کرے گی۔

جناب آصف محمود باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں بھی اسی حوالے سے ایک عرض کرنی چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: باجوہ صاحب! میں نے اس تحریک التوائے کار کو کمیٹی کے سپرد کر دیا ہے لہذا اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب آصف محمود باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں صرف ایک pointنوٹ کروانا چاہتا ہوں کہ اگر ریاضی کا پیپر ہے تو اس کو mathematicکا استاد چیک کرے۔یہاں پر یہ ظلم بھی ہوتا ہے کہ ریاضی یا فزکس کا پیپر اسلامیات کا استاد چیک کرتا ہے۔اسی طرح بیالوجی کا پیپر اردو والے استاد چیک کر رہے ہیں جس کی وجہ سے بچوں کا بہت زیادہ نقصان ہو رہا ہے لہذا اس ظلم کو بند کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: باجوہ صاحب! آپ یہ باتیں کمیٹی میں کر لیجئے گا۔میں نے اس تحریک التوائے کار کو مجلس قائمہ برائے تعلیم کے سپرد کر دیا ہے اور کمیٹی دو ماہ کے اندر اپنی رپورٹ ایوان میں پیش کرے گی۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قرار دادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈے پر مفاد عامہ سے متعلقہ قرار دادیں ہیں۔پہلے ہم مورخہ 30۔دسمبر 2014 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قرار داد لیتے ہیں۔یہ قرار داد چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

صوبہ میں جعلی ادویات بنانے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ

چودھری عامر سلطان چیمہ: میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں جعلی ادویات بنانے والی فیکٹریوں اور ان کے ساتھ گٹھ جوڑ کرنے والے میڈیکل سٹوروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور ایسے سنگین دھندے میں ملوث افراد کو سخت سے سخت سزا دینے کے لئے قانونی اقدامات کئے جائیں"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں جعلی ادویات بنانے والی فیکٹریوں اور ان کے ساتھ گٹھ جوڑ کرنے والے میڈیکل سٹوروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور ایسے سنگین دھندے میں ملوث افراد کو سخت سے سخت سزا دینے کے لئے قانونی اقدامات کئے جائیں"

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں اس قرارداد کو اس بنیاد پر oppose کر رہا ہوں کیونکہ already قانون موجود ہے اور پچھلے کئی سالوں کا ریکارڈ بھی میرے پاس موجود ہے۔ اگر چیمہ صاحب حکم کریں تو میں یہ پڑھ کر بھی سُنا سکتا ہوں کہ کتنے لوگوں کے خلاف مقدمات بنے اور کتنے میڈیکل سٹوروں کو seal کیا گیا ہے؟ The Drug Act,1976 اور The Drug Act,2012 کے تحت The Punjab Drugs Rules 2007 اور 2012 میں بنائے گئے جن کے تحت جعلی ادویات کا کاروبار کرنے والوں کے خلاف بھرپور کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔ میں اس بنیاد پر قرارداد کی مخالفت کر رہا ہوں کہ پہلے ہی قانون کے مطابق اس کے خلاف کام ہو رہا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ میں اس بنیاد پر قرارداد کو oppose کر رہا ہوں کیونکہ اس حوالے سے already قانون موجود ہے۔ یہ ایک طرح سے میری قرارداد کو support کر رہے ہیں جبکہ دوسری طرف اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ یہ واضح بات کریں کہ آیا اس قرارداد کی مخالفت کرتے ہیں یا اس کے حق میں ہیں؟ منسٹر صاحب نے جو کچھ فرمایا میرا بھی وہی مطالبہ ہے تو پھر اس کی مخالفت کرنا مناسب نہیں۔ میں بھی یہی کہہ رہا ہوں کہ ایسے سنگین دھندے میں

ملوث افراد کو سخت سے سخت سزا دینے کے لئے قانونی اقدامات کئے جائیں۔ یہ کہتے ہیں کہ قوانین موجود ہیں۔ مجھے علم ہے کہ قوانین موجود ہیں لیکن ان پر عملدرآمد کرانے کے لئے اگر اس مقدس ایوان کی طرف سے قرار داد پاس ہو جائے گی تو اس سے بہتری آئے گی۔ ہم نے ان اداروں کو باور کرانا ہے کہ قوانین پر عملدرآمد کیا جائے۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اگر میں بھی وہی کچھ کہہ رہا ہوں جو کہ معزز ممبر فرما رہے ہیں تو پھر ان کو میری بات مان لینی چاہئے کیونکہ already قانون کے مطابق کام ہو رہا ہے باقی اگر کوئی کمی بیشی ہے تو ہم اس کو بھی پورا کریں گے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میرے حساب سے قانون کے مطابق کام نہیں ہو رہا اسی لئے میں یہ قرار داد لایا ہوں تاکہ ان قوانین پر پوری طرح سے عملدرآمد ہو سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، ہم question put کر لیتے ہیں۔ یہ قرار داد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں جعلی ادویات بنانے والی فیکٹریوں اور ان کے ساتھ گٹھ جوڑ کرنے والے میڈیکل سٹوروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور ایسے سنگین دھندے میں ملوث افراد کو سخت سے سخت سزا دینے کے لئے قانونی اقدامات کئے جائیں"

(قرار داد نامنظور ہوئی)

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! بڑا افسوس ہے کہ جعلی ادویات کا کاروبار کرنے والوں کو حکومت support کر رہی ہے۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے شیم شیم کی آوازیں)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم مفاد عامہ سے متعلق موجودہ قرار دادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرار داد محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس قرار داد کو dispose of کیا جاتا ہے۔ دوسری قرار داد ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

سبزیوں پر مضر کرم کش ادویات کے سپرے پر پابندی کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ سبزیوں پر انسانی صحت کے لئے مضر کرم کش ادویات کے سپرے پر پابندی عائد کی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ سبزیوں پر انسانی صحت کے لئے مضر کرم کش ادویات کے سپرے پر پابندی عائد کی جائے۔"

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں اس قرارداد کو oppose کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: حضور! پہلے منسٹر صاحب کی بات تو سُن لیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! Pesticides Ordinance, 1971 نافذ العمل ہے اور اس کے رولز 1973 میں بنے تھے اسی کے تحت تمام کارروائی already کی جا رہی ہے۔ ڈاکٹر صاحب اگر اپنی قرارداد میں "قانون کے مطابق" الفاظ کا اضافہ کر لیں تو پھر مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ سبزیوں پر انسانی صحت کے لئے مضر کرم کش ادویات کے سپرے پر قانون کے مطابق پابندی عائد کی جائے"

(ترمیم شدہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: تیسری قرارداد محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی طرف سے ہے وہ اسے پیش کریں۔

صوبہ کے تمام پرائیویٹ تعلیمی اداروں کا سالانہ آڈٹ کروانے کا مطالبہ

محترمہ نگہت شیخ: میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تمام پرائیویٹ تعلیمی اداروں کا سالانہ آڈٹ کروایا جائے اور اس سالانہ آڈٹ کی بنیاد پر ان پر ٹیکس عائد کیا جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تمام پرائیویٹ تعلیمی اداروں کا سالانہ آڈٹ کروایا جائے اور اس سالانہ آڈٹ کی بنیاد پر ان پر ٹیکس عائد کیا جائے۔"

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! قرارداد ہذا کی بابت گزارش ہے کہ سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے پرائیویٹ سکولوں کو کسی قسم کا کوئی fund or grant جاری نہیں کی جاتی ہے لہذا سرکاری طور پر ان اداروں کا آڈٹ کروانا قواعد وضوابط کے زمرے میں نہیں آتا اس بنیاد پر میں اس قرارداد کو oppose کرتا ہوں لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ The Punjab Private Education Commission Bill,2015 آ گیا ہے اس کے مطابق تمام پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے بارے میں پتا لگایا جا سکتا ہے کہ وہ کہاں کہاں سے پیسے لیتے ہیں اور پھر کس طرح سے استعمال کرتے ہیں چونکہ ہم ان کو funding نہیں کرتے لہذا ان کا آڈٹ کرنا قواعد وضوابط کے مطابق ممکن نہیں ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں ایک سوال پوچھ سکتا ہوں؟ وزیر موصوف نے کہا ہے کہ چونکہ اُن کو کوئی پیسا نہیں دیا جاتا اس لئے اُن کا آڈٹ نہیں ہو سکتا۔ میں آپ سے بڑی ذمہ داری سے ایک عرض کر رہا ہوں کہ کیا گورنمنٹ بنکوں کو پیسا دیتی ہے کہ سٹیٹ بنک ہر چھ مہینے بعد اُن کا آڈٹ کرتا ہے؟ مجھے دوسری بات یہ بتائیے کہ اسی اسمبلی نے Sales Tax on Services پاس کیا ہے تو محترمہ یہ کہنا چاہتی ہیں کہ اس کو Services Sales Tax کے اندر کیوں نہ لایا جائے۔ یہ کمرشل ادارے ہیں تو وزیر موصوف اس کا جواب دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! شیخ صاحب میرے بڑے قابل احترام بھائی ہیں۔ پتا نہیں محترمہ یہ کہتی ہیں یا نہیں لیکن شیخ صاحب نے جو بات کی ہے تو میں اُس حوالہ سے عرض کر دیتا ہوں کہ The Punjab Private Education Commission بنا ہے وہ ان ساری چیزوں کو دیکھے گا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے کہا ہے کہ پتا نہیں محترمہ یہ چاہتی ہیں یا نہیں لیکن مجھے تو بات کرنے کا موقع ہی نہیں ملا۔ میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ ان پرائیویٹ کمرشل تعلیمی اداروں کو حکومت funding نہیں کرتی لیکن ان اداروں پر check and balance رکھنے کے حوالہ سے حکومت کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے؟ یہ ادارے بچوں کو جو تعلیم دے رہے ہیں اور اُس کے عوض جو فیسیں وصول کر رہے ہیں تو آیا وہ تعلیمی سہولیات ان فیسوں کے مطابق ہیں، اس کو کس نے check کرنا ہے؟ وزیر موصوف میری بات کا جواب دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سندھو صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! شیخ علاؤالدین صاحب اور میری بہن نے ابھی جو بات کی ہے تو میں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ The Punjab Private Education Commission 2015 بنا ہے اس میں یہ ساری چیزیں آئیں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تمام پرائیویٹ تعلیمی اداروں کا سالانہ آڈٹ کروایا جائے اور اس سالانہ آڈٹ کی بنیاد پر ان پر ٹیکس عائد کیا جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چوتھی قرارداد چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔ جی، چودھری صاحب!

صوبہ میں آرمی اور پولیس کی یونیفارم بغیر لائسنس فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ

چودھری عامر سلطان چیمہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں آرمی اور پولیس کی یونیفارم بغیر لائسنس فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں آرمی اور پولیس کی یونیفارم بغیر لائسنس فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سندھو صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! The Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Ordinance 2015 کے سیکشن 18(A) میں یہ amendment already کر دی گئی ہے اور اس قرارداد کا لفظ بہ لفظ اُس amendment میں شامل ہے۔

A person shall not manufacture, possess, buy or sell uniform of Police or any other organization notified by the Govt. except under a license from the Police or as the case may be such other notified organization.

لہذا میں سمجھتا ہوں کہ اس قرارداد کی ابھی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ already amendment کر دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محرک اس قرارداد کو press نہیں کرتے اس لئے قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔ پانچویں قرارداد محترمہ لبنیٰ فیصل کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب قائم مقام سپیکر: قواعد کی معطلی کی ایک تحریک ہے وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور، جناب خلیل طاہر سندھو، قاضی احمد سعید، ایم پی اے، ڈاکٹر سید وسیم اختر، ایم پی اے، محترمہ خدیجہ عمر، ایم پی اے اور ڈاکٹر فرزانہ نذیر، ایم پی اے توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے حوالے سے مذمتی قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔ جی، سندھو صاحب!

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو):جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت1997 کے قاعدہ234 کے تحت اور قاعدہ115اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے فرانسیسی جریدے میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے حوالے سے مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر:یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت1997 کے قاعدہ234 کے تحت اور قاعدہ115اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے فرانسیسی جریدے میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے حوالے سے مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت1997 کے قاعدہ234 کے تحت اور قاعدہ115اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے فرانسیسی جریدے میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے حوالے سے مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر:اب وزیر موصوف اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

فرانسیسی جریدے کی طرف سے توہین آمیز خاکے شائع کرنے کی شدید مذمت

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو):جناب سپیکر!میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان فرانسیسی جریدے کی طرف سے توہین آمیز خاکے شائع کرنے کی شدید مذمت کرتا ہے۔ توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے پے درپے واقعات پر پوری دنیا میں تمام مذاہب کے لوگوں، خاص طور پر

مسلمانوں میں سخت غم وغصہ اور بے چینی پائی جاتی ہے۔اس ایوان کی رائے ہے کہ فرانس میں دنیا بھر کے تمام ممالک بین المذاہب ہم آہنگی کے داعی ہیں لیکن اظہار رائے کی آزادی کی آڑ میں اس ہم آہنگی کو نقصان پہنچایا جارہاہے۔یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا جائے کہ تمام انبیاء کرام کی شان میں گستاخی کے انسداد کے لئے مؤثر قانون سازی کی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر:یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان فرانسیسی جریدے کی طرف سے توہین آمیز خاکے شائع کرنے کی شدید مذمت کرتا ہے۔توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے پے در پے واقعات پر پوری دنیا میں تمام مذاہب کے لوگوں، خاص طور پر مسلمانوں میں سخت غم وغصہ اور بے چینی پائی جاتی ہے۔اس ایوان کی رائے ہے کہ فرانس میں دنیا بھر کے تمام ممالک بین المذاہب ہم آہنگی کے داعی ہیں لیکن اظہار رائے کی آزادی کی آڑ میں اس ہم آہنگی کو نقصان پہنچایا جارہاہے۔یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ اقوام متحدہ سے مطالبہ کیاجائے کہ تمام انبیاء کرام کی شان میں گستاخی کے انسداد کے لئے مؤثر قانون سازی کی جائے۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی۔یہ قرارداد پیش کی گئی ہےاوراب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان فرانسیسی جریدے کی طرف سے توہین آمیز خاکے شائع کرنے کی شدید مذمت کرتا ہے۔توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے پےدر پے واقعات پر پوری دنیا میں تمام مذاہب کے لوگوں، خاص طور پر مسلمانوں میں سخت غم وغصہ اور بے چینی پائی جاتی ہے۔اس ایوان کی رائے ہے کہ فرانس میں دنیا بھر کے تمام ممالک بین المذاہب ہم آہنگی کے داعی ہیں لیکن اظہار رائے کی آزادی کی آڑ میں اس ہم آہنگی کو نقصان پہنچایا جارہاہے۔یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ اقوام متحدہ سے مطالبہ کیاجائے کہ تمام انبیاء کرام کی شان میں گستاخی کے انسداد کے لئے مؤثر قانون سازی کی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور، جناب خلیل طاہر سندھو اور سردار وقاص حسن مؤکل، ایم پی اے سعودی عرب کے شاہ عبداللہ کی وفات پر تعزیتی قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جی، تحریک پیش کریں۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت اور قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سعودی عرب کے شاہ عبداللہ کی وفات پر تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت اور قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سعودی عرب کے شاہ عبداللہ کی وفات پر تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت اور قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سعودی عرب کے شاہ عبداللہ کی وفات پر تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: اب وزیر موصوف اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

سعودی عرب کے شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار

وزیرانسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان سعودی عرب کے شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم اُمت مسلمہ کے عظیم راہنما اور پاکستان کے بہت بڑے خیر خواہ تھے۔ اُن کی وفات سے پاکستان اپنے ایک عظیم دوست اور عالم اسلام ایک عظیم راہنما سے محروم ہو گیا ہے۔ یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور اُن کے اہل خانہ اور سعودی عوام کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔" آمین!

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان سعودی عرب کے شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم اُمت مسلمہ کے عظیم راہنما اور پاکستان کے بہت بڑے خیر خواہ تھے۔ اُن کی وفات سے پاکستان اپنے ایک عظیم دوست اور عالم اسلام ایک عظیم راہنما سے محروم ہو گیا ہے۔ یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور اُن کے اہل خانہ اور سعودی عوام کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔" آمین!

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان سعودی عرب کے شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم اُمت مسلمہ کے عظیم راہنما اور پاکستان کے بہت بڑے خیر خواہ تھے۔ اُن کی وفات سے پاکستان اپنے ایک عظیم دوست اور عالم اسلام ایک عظیم راہنما سے محروم ہو گیا ہے۔ یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور اُن کے اہل خانہ اور سعودی عوام کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔" آمین!

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

تعزیت

شکارپور سندھ میں امام بارگاہ میں ہونے والی دہشتگردی میں جاں بحق ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! شکارپور، سندھ میں اہل تشیع کی امام بارگاہ میں دہشت گردی کے واقعہ میں بہت زیادہ معصوم جانوں کا ضیاع ہوا اُن کے لئے ایوان میں دعائے مغفرت کر لی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! آپ ہی اُن شہداء کے لئے دعا کرا دیں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 11۔فروری 2015 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔